مستند کتب کے نایاب تبلیغی حوالہ جات پر مشتمل

قندیل صداقت

Fackel Der Wahrheit

NÜTZLICHE VERWEISE ZU AUTHENTISCHEN
BÜCHERN DES ISLAMS

BEACON OF TRUTH

USEFUL REFERENCES
FROM AUTHENTIC AND DISTINCTIVE
BOOKS ON ISLAM

شائع کردہ
شعبہ تصنیف۔ جماعت احمدیہ جرمنی

حرف آغاز

دعوت الیٰ اللہ کے میدان میں مصروف عمل داعین الی اللہ جب اپنے مؤقف کے حق میں قرآن کریم احادیث یا دیگر بزرگان امت کی کتب سے حوالے پیش کرتے ہیں تو عموماً اُن حوالوں کا ثبوت مانگا جاتا ہے اور یہ اَمر کہ ہر وقت تمام کتب ہر شخص کے پاس موجود ہوں، ناممکن ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے علمائے سلسلہ کی طرف سے گاہے گاہے مختلف انداز میں کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ ایک ایسی ہی کوشش کا آغاز جماعت جرمنی میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم سابق مبلغ انچارج بلاد غانا(مغربی افریقہ)،امریکہ و جرمنی نے چند برس قبل فرمایا تھا اور بنیادی مسائل سے متعلق اہم اور نایاب کتب کے حوالے اس خیال سے مرتب کئے تھے کہ انہیں مناسب شکل دے کر طبع کروایا جائے گا تا کہ ہر داعی الیٰ اللہ کے لئے یہ ممکن ہو جائے کہ وہ کسی بھی مخالف کے اس قسم کے چیلنج کا جواب ''ہاتھ کنگن کو آرسی کیا'' کے طور پر دے سکے۔ چنانچہ مرحوم کلیم صاحب کی اسی کوشش اور خواہش کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کے علم کلام کے حوالہ سے بنیادی اختلافی مسائل سے متعلق اہم اور مستند کتب کے نایاب حوالوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب پیش کرنے کی سعادت ہمیں مل رہی ہے۔ الحمدللہ۔ یہ کتاب مندرجہ ذیل تین ابواب پر مشتمل ہے:

☆ مسئلہ وفات مسیح ناصریؑ ☆ صداقت حضرت مسیح موعودؑ ☆ فیضان ختم نبوت

ان ابواب کے تحت 70 سے زائد اہم حوالہ جات کے عکس سپرد اشاعت کئے جارہے ہیں اور ان حوالہ جات کو اس طرح سے مرتب کیا گیا ہے کہ جس کتاب کا حوالہ پیش کرنا مقصود تھا اس کے سرورق اور اس صفحہ کا عکس کتاب میں شامل کیا گیا ہے جس پر مطلوبہ حوالہ درج ہے۔ اس کے بعد اس حوالہ کی معین عبارت کا عکس پیش کر کے اس کے اردو، انگریزی اور جرمن زبانوں میں تراجم درج کئے گئے ہیں۔ جس سے اس کتاب کی افادیت اور اہمیت بین الاقوامی ہوگئی ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے آخر پر ان تمام مصنفین کے مختصر حالات زندگی اور علمی مقام اور مرتبہ پر مشتمل ایک تعارف بھی شامل کیا گیا ہے جس سے قارئین ان حوالوں کی اہمیت کا بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

قارئین کی خدمت میں یہ کتاب پیش کرتے ہوئے ہم خداتعالیٰ کے حضور حمد و شکر سے سجدہ ریز ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرمائی نیز ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے فضل سے قبول فرمالے اور اس مجموعہ کو متلاشیان حق کے لئے شرح صدر اور ہدایت کا موجب بنادے۔ آمین۔

الناشر

Foreword

At discussions about the teachings of Ahmadiyyat it time and again becomes necessary to cite quotations from the Holy Quran as well as from various Ahadith and different books written by Islamic scholars. However, opponents frequently tend to ignore the actual content of the quotation, demanding that the source of the very quotation be presented to them.
It is next to impossible, though, that all references needed can be made available at once.

Therefore, scholars of the Ahmadiyya Muslim Jamaat have been making efforts to overcome this difficulty. One of such efforts was initiated by the late Maulana Ataullah Kaleem, who had served in West Africa, USA and Germany as Missionary-in-charge, and who began to collect copies of important and rare books containing essential quotations which he wished to put together and publish, so that every preacher of Ahmadiyyat should be able to counter the challenges of the opponents on the spot.

Building on the foundation laid by Maulana Ataullah Kaleem, the Jamaat Germany is now having the honour of presenting the collection in hand, which contains original quotations along with the title of the according book and a translation into Urdu, English and German. The collection is divided into three parts:

1. Question of the death of Jesus (Isa) a.s
2. Truth of the Promised Messiah
3. Blessings of Khatm-e- Nabuwwat (Finality of Prophethood)

The fact that this collection, containing more than 70 blue prints from the original books with their title page, is published in three languages should make it useful even beyond the boundaries of Germany.
In the appendix, the reader will find biographical notes on those people who have been cited in the book, thus underlining their scientific and spiritual significance and, at the same time, enabling the reader verify the authenticity and importance of the according quotation.
May Allah bless our humble efforts and may this book prove to be a source of guidance and quench the thirst of those who seek the truth. Ameen

Publisher

Vorwort

Bei Diskussionen über die Lehren der Ahmadiyya-Muslim-Jamaat ist es häufig erforderlich, Zitate aus Qur-an, Hadith und den Werken anderer islamischer Gelehrter anzuführen. Die Dikussionsgegner gehen bisweilen nicht inhaltlich auf die Zitate ein, sondern machen als Vorwand die Forderung, die zitiereten Originalwerke vorzulegen. Das ist natürlich unmöglich, weil die zahlreichen Bücher nicht zu jeder Zeit und an jedem Ort zur Verfügung stehen.

Um diesem Umstand abzuhelfen, sind von den Gelehrten der Ahmadiyya-Gemeinschaft verschiedene Versuche unternommen worden. Ein Projekt dieser Art nahm der verstorbene Imam Ataullah Kaleem in Angriff, der in Westafrika, den USA und schließlich Deutschland für die Gemeinde als Leitender Imam tätig war. Er sammelte Kopien von Titeln wichtiger und seltener Bücher, sowie Kopien der Originalzitate aus ihnen, welche bei den Diskussionen benutzt werden. Er hatte die Absicht, diese später in einem Band zu veröffentlichen. Somit wären diese Zitate jedem jederzeit verfügbar.

Auf der Grundlage dieser Arbeit von Ataullah Kaleem ist es nunmehr der Ahmadiyya Muslim Jamaat in Deutschland möglich, diese vorliegende umfassende Sammlung mit wichtigen Originalzitaten in Faksimile der Titel zitierter Werke sowie dem Wortlaut der angeführten Stellen nebst Übersetzung ins Urdu, Englische und Deutsche zu veröffentlichen. Die Sammlung enthält drei Kapitel:

1. Frage des Todes Jesu Christi
2. Die Wahrhaftigkeit des Verheißenen Messias
3. Die Gnadenquelle des khatm-e-nubuwwat.

Die Sammlung enthält 70 Zitate, die in den meisten Fällen in vier Sprachen vorliegen. Deshalb ist das Buch über die Grenzen Deutschlands hinaus nützlich. Im Anhang des Buches finden sich biografische Skizzen von zitierten Autoren, um ihre wissenschaftliche und spirituelle Bedeutung zu verdeutlichen. Dieser Anhang gibt dem Leser die Möglichkeit, sich ein Bild von der Authentizität und Wichtigkeit des jeweiligen Zitats machen.
Wir beten inbrünstig, möge dieses Buch die Gnade Gottes finden und ein Wegweiser für den Sucher sein. Amen

Herausgeber

فہرست مضامین

مسئلہ وفات مسیح ناصریؑ

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فیضان ختم نبوت

Contents

Question of death of Jesus Christ (Isa) a.s. .1

The Truth of The Promised Messiah a.s

Blessings of Khatm-e-Nabuwwat

INHALTSVERZEICHNIS

Frage des Todes Jesu Christi

Die Wahrhaftigkeit des Verheißenen Messias

Die Gnadenquelle der Khatm-e-Nabuwwat

مسئلہ وفات مسیح ناصریؑ

مسئلہ وفات مسیح ناصریؑ کو تین لحاظ سے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اوّل اس لحاظ سے کہ اس وقت دنیا کا بیشتر حصہ عیسائی مذہب کا پیرو ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح ناصری کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہوئے اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ وہ اس دنیا میں چند سال زندگی گزارنے کے بعد پھر آسمان پر واپس چلے گئے اور وہاں زندہ موجود ہیں اور نعوذ باللہ خدا کی ازلی حکومت کے حصہ دار ہیں۔ دوسرے اس لحاظ سے کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ سے خاموش طور پر متاثر ہو کر اور بعض قرآنی آیات اور احادیث کی غلط تشریح کرکے اس زمانے کے جمہور مسلمان بھی اس خیال پر قائم ہوگئے ہیں کہ گو حضرت عیسیٰ خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں تھے بلکہ صرف خدا کے ایک نبی تھے مگر صلیب کے واقعہ پر خدا نے انہیں بجسم عنصری زندہ آسمان پر اُٹھا لیا تھا اور وہ اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ زمین پر نازل ہو کر اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کریں گے۔ تیسرے اس لحاظ سے کہ چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے اس لئے جب تک حضرت مسیح ناصری کی وفات و حیات کے عقیدہ کا فیصلہ نہ ہو کوئی مسلمان حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں کرسکتا۔ ان تین وجوہات کی وجہ سے ضروری ہے کہ قرآن و حدیث اور عقل خداداد کی روشنی میں اس مسئلہ کو حل کرکے مخلوقِ خدا کی ہدایت کا سامان مہیا کیا جائے اور عیسائیت کے مقابلے میں اسلام کا بول بالا ہو۔

تیرھویں صدی ہجری میں مسلمانوں میں رائج اس عقیدۂ حیات مسیح کا سہارا لے کر عیسائی پادریوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں عیسائی بنایا۔ ہندوستان کے علاقوں کے علاقے ان پادریوں نے فتح کرنے کے دعوے کئے۔ حتیٰ کہ خاص خانہ کعبہ پر یسوع مسیح کا جھنڈا لہرانے کے عزم کا اعلان بھی کیا۔

اس سیلاب کا سدّباب کرنے کے لئے کسی بڑے سے بڑے مسلمان عالم یا راہنما کے پاس کچھ بھی تو نہ تھا۔ اور بڑھتے ہوئے اس سیلاب کے سامنے اگر کوئی سد سکندری بنا تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا وجود تھا۔ جن کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے وفات مسیح کا ایسا کارگر ہتھیار تھمایا تھا۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے عیسائیت کا بڑھتا ہوا لشکر پسپا ہونے لگا اور بالآخر اسلام کے حق میں وہ انقلاب آیا، جس نے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا اور اس فتح مبین کا تذکرہ غیروں نے بھی کیا اور یہ اقرار بھی کہ یہ ساری مہم وفات مسیح کے ذریعہ طے ہوئی۔

پس مسئلہ وفات مسیح ناصریؑ جماعت احمدیہ کے لئے ہی نہیں بلکہ ساری اُمت مسلمہ کے لئے ایک بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس

کی اسی اہمیت کے پیش نظر آئندہ صفحات میں ایسے بزرگان سلف کی مستند اور مسلمہ کتب سے ایسے اقتباسات کے عکس شائع کئے جارہے ہیں۔ جو اس حقیقت کا اعتراف کراتے ہیں کہ ابتدائی اور بنیادی طور پر اُمت مسلمہ میں عقیدہ حیات مسیح ناصری کا تصور اور وجود نہ تھا، بلکہ یہ بہت بعد میں آہستہ آہستہ اُس وقت مسلمان عقائد کا حصہ بنا جب کثرت سے عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہونے لگے تھے۔

The issue of the death of Jesus Christ

The issue of the death of the Messiah of Nazareth is important in three respects. Firstly, the major part of the world being follower of Christianity and regarding Hazrat Messiah as the son of God believe that he lived in this world for a few years and was then raised to heaven, where he is alive and, God forbid, shares the eternal regime of God. Secondly, also the Muslim masses of this time after being siliently influenced by this belief and by wrongly interpreting certain Quranic verses and Hadith are firmly holding the thought that while Hazrat Isa was neither God nor son of God but on the occassion of his crucification Almighty Allah lifted him alive with his body and that he is still alive in heaven. In the latter days after descending on earth, they claim, he will reform the Muslim Ummah. And Thirdly, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, founder of the Ahmadiyya movement in Islam, claimed to be the Promised Messiah. However, till the issue of death and life of Hazrat Messiah is not resolved, no Muslim can properly examine the claim of Hazrat Mirza Sahib. Due to these three reasons it is essential that in the light of Quran, Hadith and Godly blessed wisdom this issue about the death of Jesus should be clarified for the guidance of mankind, so that the superiority of Islam may be established over Christianity.

During the 13th. century with the support of the prevailing belief about the Messiah of Nazareth still being alive, the Christian missionaries converted thousands and hundreds of thousands of simple Muslims to Christianity.The Christian missionaries made claims of conquering territories after territories of India. So much so they indicated their determination to host the flag of Christianity in Mecca. To resist against the invasion of Christianity, no Muslim leader or scholar had anything to protect Islam. It was only Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, who became a wall of rock. God has blessed him with arguments regarding the death of Hazrat Messiah, as an effective weapon. As a result, the invasion of Christianity was retreated. And at last a revolution in favour of Islam took place, which changed the whole situation. This great victory, even opponents confessed, was due to the reasoning proving the death of the Messiah of Nazareth.

Therefore the issue of the death of Jesus of Nazareth is not only important for Ahmadis, but also for the whole Muslim community. The fact is that in the early days of Islam there was no such concept or belief about eternal life of the Messiah. However, this belief gradually found its way to the Muslim community when Christian started joining the fold of Islam in large numbers.

Abstracts of the books of the Holy Saints of Ummah regarding this issue are reproduced below.

Frage des Todes Jesus Christi[as]

Der Frage nach dem Tode Jesus Christi[as] kommt in dreifacher Hinsicht große Bedeutung zu. Erstens, weil ein großer Teil der Welt Anhänger der christlichen Religion ist und folglich auch daran glaubt, dass er einige Jahre in dieser Welt lebte und dann wieder in den Himmel aufgefahren sei, wo er noch lebendig sei und (Gott behüte) an der Ewigen Herrschaft Gottes Anteil habe. Zweitens, weil auch die Mehrheit der Muslime sich von dieser Lehre hat beeinflussen lassen und aufgrund der Missdeutung einiger Qur-ân Verse und Überlieferungen nun annimmt, Jesus[as] sei zwar kein Sohn Gottes, sondern ein Prophet, aber bei der Kreuzigung sei er von Gott in seinem irdischen Körper in den Himmel aufgenommen worden, wo er immer noch leben würde und in der Endzeit wiederkäme und die Anhänger des Propheten Muhammad reformieren würde. Drittens, weil Hazrat Mirza Ghulam Ahmad[as] beansprucht, der Verheißene Messias[as] zu sein. So muss zunächst die Frage des Todes Jesu Christi[as] geklärt werden, bevor der Anspruch Hazrat Mirza Ghulam Ahmads[as] auf das Amt des Verheißenen Messias[as] ernsthaft untersucht werden kann. Aus diesen drei Gründen ist es wichtig, diese Frage aus der Perspektive von Qur-ân, Hadith und dem natürlichen Menschenverstand zu beleuchten und Unklarheiten zu beseitigen, so dass daraus Nutzen erzielt wird und der Islam gegenüber dem Christentum wieder an Glanz zunimmt.

Im 13. Jahrhundert nach der Hidschra haben sich christliche Missionare diese Fehlmeinung hinsichtlich des Lebens Jesus[as] unter den Muslimen zunutze gemacht und Abertausende von ihnen zum Christentum bekehrt. Sie beanspruchten, ganze Regionen von Indien für das Christentum erobert zu haben. Sie verkündeten sogar, die Fahne des Christentums bald an der Kaaba hissen zu können. Die muslimischen Führer und Gelehrte von damals wussten dieser Flut von Konversionen zum Christentum nichts entgegenzusetzen. Wenn es einem gelang, diese Flut einzudämmen, so war es Hazrat Mirza Ghulam Ahmad[as]. Denn Gott hatte ihm die Wahrheit von Jesus[as] Tod anvertraut, das die Heere christlicher Missionare letztlich zum Rückzug zwang und einen Wandel herbeiführte, der die Situation komplett

veränderte. Freund und Feind erkannten an, dass dieser eindeutige Sieg gegen die Missionare durch das Darstellen der tatsächlichen Umstände von Jesus`[as] Tod möglich wurde.

Kurzum, die Frage von Leben und Tod Christi ist nicht nur für die Ahmadiyyat zentral, sondern für die gesamte islamische Gemeinschaft. Daher werden auf den folgenden Seiten Aussagen von bedeutenden Gelehrten und Zitate aus wichtigen Werken des Islam - auch in Faksimilie der entsprechenden Originalseiten - vorgelegt, die beweisen, dass die Muslime anfänglich nicht an ein vermeintliches Fortleben Jesu[as] im Himmel glaubten, und dass sich dieser Glaube erst viel später seinen Weg in die Lehre der Muslime bahnte, nämlich zu der Zeit, als Christen in Massen dem Islam beitraten.

1

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۷﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۸﴾ (المآئدة :118-117)

اور جب اللہ نے کہا۔ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنالو تو اس نے جواب دیا کہ (ہم) تجھے (تمام عیبوں سے) پاک قرار دیتے ہیں۔ میری شان کے شایاں نہ تھا کہ مَیں (وہ بات) کہتا، جس کا مجھے حق نہ تھا اور اگر مَیں نے ایسا کہا تھا تو تجھے ضرور اس کا علم ہوگا جو کچھ میرے جی میں ہے تو جانتا ہے اور جو کچھ تیرے جی میں ہے میں نہیں جانتا۔ تو یقینا (سب) غیب کی باتوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ میں نے ان سے صرف وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا یعنی یہ کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جب تک میں ان میں (موجود) رہا، میں ان کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی ان پر نگران تھا (میں نہ تھا) اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔

Sura 5:117-118 And when Allah will say, "O Jesus, son of Mary, didst thou say to men, "Take me and my mother for two gods beside Allah?`" he will answer, "Holy art Thou. I could never say that to which I had no right. If I had said it, thou wouldst have surely known it. Thou knowest what is in my mind, and I know not what is in thy mind. It is only Thou Who art the Knower of hidden things. "I said nothing to them except that which Thou didst command me- worship Allah, my Lord and your Lord.`And I was a witness over them as long as I remained among them, but since Thou didst cause me to die, Thou hast been the watcher over them; and Thou art Witness over all things.

Sura 5:117-118 Und wenn Allah sprechen wird: «O Jesus, Sohn der Maria, hast du zu den Menschen gesprochen: "Nehmet mich und meine Mutter als zwei Götter neben Allah"?», wird er antworten: «Heilig bist Du. Nie konnte ich das sagen, wozu ich kein Recht hatte. Hätte ich es gesagt, Du würdest es sicherlich wissen. Du weißt, was in meiner Seele ist, aber ich weiß nicht, was Du im Sinn trägst. Du allein bist der Wisser der verborgenen Dinge. Nichts anderes sprach ich zu ihnen, als was Du mich geheißen hast: "Betet Allah an, meinen Herrn und euren Herrn." Und ich war ihr Zeuge, solange ich unter ihnen weilte, doch seit Du mich sterben ließest, bist Du der Wächter über sie gewesen; und Du bist aller Dinge Zeuge.

صَحِيحُ البُخَارِيّ

تأليف

الإِمَامِ الحَافِظِ أبي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اسماعِيل البخَارِيْ

"المتوفى سنة ٢٥٦هـ"

مراجعة وَضبط وَفهرسة

الشيخ محمّد علي القطبْ — الشيخ هشام البخاري

الجـزءُ الثـالِث

سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ الله عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً، ثُمَّ قَالَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾[١]. إِلَى آخِرِ الآيَةِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾. فَيُقَالُ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ».

١٥ - باب: قَوْلِهِ:

﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾[٢]

٤٦٢٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّكُمْ مُحْشُورُونَ، وَإِنَّ نَاساً يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَا دُمْتُ فِيهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - الْعَزِيزُ الحَكِيمُ﴾.

٦ - تَفْسِيرُ سُورَةِ الأَنْعَامِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ﴾[٣]: مَعْذِرَتُهُمْ. ﴿مَعْرُوشَاتٍ﴾[٤]: مَا يُعْرَشُ مِنَ الْكَرْمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ. ﴿حَمُولَةً﴾[٥]: مَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا. ﴿وَلَلَبَسْنَا﴾[٦]: لَشَبَّهْنَا. لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ أَهْلَ مَكَّةَ ﴿يَنْأَوْنَ﴾[٧]: يَتَبَاعَدُونَ: ﴿تُبْسَلَ﴾[٨]: تُفْضَحُ. ﴿أُبْسِلُوا﴾[٩]: أُفْضِحُوا. ﴿بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ﴾[١٠]:

(١) سورة الأنبياء: الآية ١٠٤
(٢) سورة المائدة: الآية ١١٨
(٣) سورة الأنعام: الآية ٢٣
(٤) سورة الأنعام: الآية ١٤١
(٥) سورة الأنعام: الآية ١٤٢
(٦) سورة الأنعام: الآية ٩
(٧) سورة الأنعام: الآية ٢٦
(٨) سورة الأنعام: الآية ٧٠
(٩) سورة الأنعام: الآية ٧٠
(١٠) سورة الأنعام: الآية ٩٣

عَنِ آبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، .... يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾
(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ المائدہ زیر آیت وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۔۔۔ جلد 3 صفحہ 1411)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا! اے لوگو۔۔۔ قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ جواب ملے گا تو نہیں جانتا کہ تیرے پیچھے انہوں نے کیا کیا۔ اس وقت میں وہی کہوں گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (عیسیٰ ابن مریم) نے کہا تھا۔ کہ میں ان کا اسی وقت تک نگران تھا جب تک ان میں تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔

Hazrat Ibn Abbas, Allah be pleased with him relates, that the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, delivered a sermon and said:-
"...... O, people, a number of people from the followers of my Ummah would be taken to the hell, thereupon, I shall say, O my Lord, these are my companions. Then I would be told: you do not know what they contrived after you. At that time, I shall say precisely what the righteous servant- Jesus son of Mary- said: "And I was witness over them as long as I remained among them, but since Thou didst cause me to die, Thou hast been the watcher over them."

(Al-Bukhari, Kitab-ul-Tafseer, Sura Maaida, Page 1411, Vol. 3)

Hazrat Ibn-e-Abbasra berichtet, daß der Heilige Prophet[saw] in einer seiner Ansprachen sagte: "[...] gebt acht, einige Menschen meiner Gefolgschaft werden in die Hölle gebracht werden. Darauf werde ich sagen 'O mein Herr, das sind doch meine Gefährten.' Mir wird geantwortet werden: 'Du weißt nicht, was sie nach deinem Ableben taten.' Darauf werde ich genau das erwidern, was seinerzeit der rechtschaffene Diener Gottes (Jesusas, Sohn der Maria) erwiderte: 'Und ich war ihr Zeuge, solange ich unter ihnen weilte, aber als Du mich sterben ließest, bist Du der Wächter über sie geworden.'"

(Al-Buchari, Kitab-ul-Tafsir, Sura Maaida, Seite1411, Bd.3)

تفسير القرآن الكريم

للشيخ الأكبر العارف بالله
العلامة محي الدين بن عربي
المتوفى سنة ٦٣٨ هجرية

تحقيق وتقديم
الدكتور مصطفى غالب

المجلد الأول

دار الأندلس
للطباعة والنشر والتوزيع - بيروت

الذي نسبة ربوبيته الى الكل سواء ، فغلطوا فما رأوه إلا في بعض التفاصيل لضيق وعائهم ، « وكنت عليهم شهداً ، رقيباً حاضراً أراعيهم ، وأعلمهم « ما دمت فيهم ، أي ما بقي مني وجود بقية « فلما توفّيتني ، أفنيتني بالكلية بك « كنت أنت الرقيب عليهم ، لفنائي فيك « وأنت على كل شيء شهيد ، حاضر يوجد بك ، وإلا لم يكن ذلك الشيء .

«إن تعذبهم» بإدامة الحجاب « فإنهم عبادك » أحقاء بالحجب والحرمان، وأنت أولى بهم ، تفعل بهم ما تشاء . « وإن تغفر لهم » برفع الحجاب . « فإنك أنت العزيز » القوي القادر على ذلك ، لا تزول عزتك بتقريبهم ، ورفع حجابهم . « الحكيم » تفعل ما تفعله من التعذيب بالحجب ، والحرمان والتقريب باللطف ، والغفران بحكمتك البالغة . « هذا يوم » نفع صدقك إياك وصدق كل صادق، لكونه خيرة الكمالات، وخاصية الملكوت. «لهم جنات» الصفات ، بدليل ثمرة الرضوان ، فإن الرضا لا يكون إلا بفناء الإرادة ، ولا تفنى إرادتهم إلا اذا غلبت إرادة الله عليهم فأفنتها ، ولهذا أقدم رضوان الله عنهم على رضوانهم عنه ، أي لما أرادهم الله تعالى في الأزل ، بظهورية إرادته ، ومحل رضوانه ، ورضي بهم محلا وأهلا لذلك ، سلب عنهم إرادتهم بأن جعل إرادته مكانها، وأبدلهم بها ، فرضيّ عنهم ، وأرضاهم « ذلك الفوز العظيم » أي الفلاح العظيم الشأن ، ولو كان فناء الذات لكان الفوز الأكبر ، والفلاح الأعظم ، له ما في العالم العلويّ ، والسفليّ ، باطنه وظاهره . « وما فيهن » أسماؤه وصفاته وأفعاله « وهو على كل شيء قدير » إن شاء أفنى بظهور ذاته ، وإن شاء أوجد بتستره بأسمائه وصفاته .

٣٥٤

وكنت عليهم شهداً ، رقيباً حاضراً أراعيهم ، وأعلمهم ، ما دمت فيهم ، أي ما بقي مني وجود بقية ، فلما توفّيتني ، أفنيتني بالكلية بك ، كنت أنت الرقيب عليهم ، لفنائي فيك ، وأنت على كل شيء شهيد ، حاضر بوجد بك ، وإلا لم يكن ذلك الشيء .
(تفسیر القرآن الکریم، جلد 1، صفحہ 354)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ سورۃ مائدہ کی آخری آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ وکنت علیھم شہیدًا میں اُن کا نگران حاضر تھا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا اور اُن کو تعلیم دیتا تھا۔ مادمت فیھم یعنی جب تک میں ان میں باقی رہا فلما توفیتنی جب تو نے مجھے کلی طور پر فنا کر دیا کنت انت الرقیب علیھم میرے فنا ہونے کی وجہ سے تو تو ان پر نگران تھا وانت علیٰ کل شیئٍ شہید تو حاضر اور موجود ہے ورنہ یہ بات کبھی نہ ہوتی۔

Elucidating the last verses of Sura Ma'idah, Hazrat Mohyuddin Ibn Arabi writes:-
I was overseeing them and looking after them as well as teaching them - as long as I remained among them - but when You caused me to die then You alone were the watchkeeper over them following my death, You were present and exist, otherwise this could not have taken place. (Tafseer alQuran vol. 1, Page 354)

Die letzen Verse der Sura al-Maidah analysierend, sagte Hadhrat Mohyiddin Ibn Arabi: "Und ich war ihr Zeuge und sorgte mich um diese und lehrte sie, solange ich unter ihnen weilte. Doch seit Du mich sterben ließest, warst Du nach meinem Tod der Wächter über sie. Du bist aller Dinge Zeuge, sonst wäre jenes, dass passiert ist, nicht geschehen. (Tafsir alQuran Bd. 1, Page 354)

2

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۠ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّنۡقَلِبۡ عَلٰی عَقِبَیۡہِ فَلَنۡ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیۡئًا ؕ وَ سَیَجۡزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾ (آل عمران : 145)

اور محمد صرف ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر وہ وفات پا جائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے ؟ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائے وہ اللہ کا ہرگز کچھ نقصان نہیں کر سکتا۔ اور اللہ شکر گزاروں کو ضرور بدلہ دے گا۔

Sura 3:145 And Muhammad is only a Messenger. Verily, all Messengers have passed away before him. If then he die or be slain, will you turn back on your heels? And he who turns back on his heels shall not harm Allah at all. And Allah will certainly reward the grateful.

Sura 3:145 Mohammad ist nur ein Gesandter. Vor ihm sind Gesandte dahingegangen. Wenn er nun stirbt oder getötet wird, werdet ihr umkehren auf euren Fersen? Und wer auf seinen Fersen umkehrt, der fügt Allah nicht den mindesten Schaden zu. Und Allah wird die Dankbaren belohnen.

مَا الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّہٗ صِدِّیۡقَۃٌ ؕ کَانَا یَاۡکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُبَیِّنُ لَہُمُ الۡاٰیٰتِ ثُمَّ انۡظُرۡ اَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۷۶﴾ (المائدۃ :76)

مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا، اس سے پہلے رسول (بھی) فوت ہو چکے ہیں۔ اور اسکی ماں بڑی راستباز تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ ہم کس طرح ان کے (فائدہ کے) لئے دلائل بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ کہ ان کا خیال کس طرح بدل دیا جاتا ہے۔

Sura 5:76 The Messiah, son of Mary, was only a Messenger; surely, Messengers like unto him had indeed passed away before him. And his mother was a truthful woman. They both used to eat food. See how We explain the Signs for their good, and see how they are turned away.

Sura 5:76 Der Messias, Sohn der Maria, war nur ein Gesandter; gewiß, andere Gesandte sind vor ihm dahingegangen. Und seine Mutter war eine Wahrheitsliebende; beide pflegten sie Speise zu sich zu nehmen. Sieh, wie Wir die Zeichen für sie erklären, und sieh, wie sie sich abwenden.

صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

"المتوفى سنة ٢٥٦هـ"

مراجعة وضبط وفهرسة

الشيخ محمد علي القطب — الشيخ هشام البخاري

الجزء الثالث

أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، يَقُولُ: (أَيْنَ أَنَا غَداً، أَيْنَ أَنَا غَداً). يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي، فَقَبَضَهُ اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي. ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَضِمْتُهُ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاسْتَنَّ بِهِ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي.

٤٤٥١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ، فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: (فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى). وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا، فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا، وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنّاً، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، أَوْ: سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ، فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ.

٤٤٥٢ - ٤٤٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ، حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ المَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَتَيَمَّمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَاللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا المَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

٤٤٥٤ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّداً ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ. قَالَ اللهُ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن

قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ - إِلَى قَوْلِهِ - ٱلشَّٰكِرِينَ﴾[1]. وَقَالَ: وَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ هٰذِهِ الآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمَا أَسْمَعُ بَشَراً مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا.

فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعُقِرْتُ، حَتَّى مَا تُقِلُّنِي رِجْلَايَ، وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى الأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا، عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ مَاتَ.

٤٤٥٥ -٤٤٥٦ -٤٤٥٧ - حدّثني عَبْدُ ٱللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَٱبْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ.

٤٤٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا يَحْيىٰ، وَزَادَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: أَنْ لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: (أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي). قُلْنَا: كَرَاهِيَةُ المَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: (لَا يَبْقَىٰ أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ).

رَوَاهُ ٱبْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٤٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ: أَخْبَرَنَا ٱبْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: مَنْ قَالَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي، فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَٱنْخَنَثَ، فَمَاتَ، فَمَا شَعَرْتُ، فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ؟

٤٤٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ ٱبْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ.

٤٤٦١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ

---

(١) سورة آل عمران: الآية ١٤٤

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّداً ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ. قَالَ اللهُ : ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾ -

(صحیح بخاری ، کتاب المغازی ، باب مرض النبی و وفاتہ،جلد 3 صفحہ 1343-1344)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ (رسول اللہ کی وفات کے موقع پر) تشریف لائے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے مخاطب تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عمر بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمرؓ تو نہیں بیٹھے مگر لوگ انہیں چھوڑ کر حضرت ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اَمَّا بَعْد !(اے لوگو!) تم میں سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور تم میں سے جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقین کرلے کہ اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول وفات پاگئے ہیں۔

Hazrat Abdullah bin Abbas relates that Hazrat Abu Bakr, Allah be pleased with him, came when the Holy Prophet peace and blessing of Allah be upon him had passed away and at that time Hazrat Umar was addressing the people. Hazrat Abu Bakr asked Hazrat Umar to sit down. However, Hazrat Umar did not sit but the people left him and paid heed to Hazrat Abu Bakr. Hazrat Abu Bakr said: ...O People those amongst you who worshipped Muhmmad. peace and blessing of Allah be upon him, let them know that Muhammad (pbuh) has passed away. But those amongst you who worshipped Allah, let them believe firmly that Allah lives on and will never die. Allah has said that Muhammad is but a messenger and all messengers before him have passed away.

(Buchari, Kitabul Maghazi Babu Marzun Nabi wa wafatohu, vol. 3, page 1343-1344)

Hazrat Abdullah bin Abbas[ra] überliefert: "Hazrat Abu Bakr[ra] kam (als der Gesandte verstarb), während Hazrat Umar zu den Menschen sprach. Er sagte: 'O Umar, setz dich hin.' Hazrat Umar setzte sich nicht, aber die Menschen wandten sich Hazrat Abu Bakr zu. Hazrat Abu Bakr sagte: „...(O Menschen), wer von euch Muhammad[saw] anbetete, soll wissen, dass er verstorben ist. Wer von euch Allah anbetet, soll sich gewiss sein, dass Allah lebt, Er wird nie sterben. Allah, der Erhabene, sagte: Muhammad[saw] ist nur ein Gesandter. Alle Gesandten vor ihm sind! verstorben."

(Bukhari, Kitabul Maghazi, Babu Marzun Nabi wa wafatohu, Bd. 3, Seite 1343-1344)

3

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (آل عمران :56)

(اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے (طبعی طور پر) وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور میں عزت بخشوں گا اور کافروں (کے الزامات) سے تجھے پاک کروں گا اور جو تیرے پیرو ہیں انہیں ان لوگوں پر جو منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔ پھر میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہو گا۔ تب میں ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔

Sura 3:56 When Allah said, "O Jesus, I will cause thee to die a natural death and will exalt thee to Myself, and will clear thee from the charges of those who disbelieve, and will place those who follow thee above those who disbelieve, until the Day of Resurrection; then to Me shall be your return, and I will judge between you concerning that wherein you differ".

Sura 3:56 Wie Allah sprach "O Jesus, Ich will dich [eines natürlichen Todes] sterben lassen und will dir bei Mir Ehre verleihen und dich reinigen (von den Anwürfen) derer, die ungläubig sind, und will die, die dir folgen, über jene setzen, die ungläubig sind, bis zum Tage der Auferstehung: Dann ist zu Mir eure Wiederkehr, und Ich will richten zwischen euch über das, worin ihr uneins seid.

صَحِيحُ البُخَارِي

تأليف

الإمام الحافظ ابي عبدالله محمد بن اسماعيل البخاري

"المتوفى سنة ٢٥٦هـ"

مراجعة وضبط وفهرسة

الشيخ محمد علي القطب الشيخ هشام البخاري

الجزء الثالث

المَائِدَةُ: أَصْلُهَا مَفْعُولَةٌ، كَعِيشَةٍ رَاضِيَةٍ، وَتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ، وَالمَعْنٰى: مِيدَ بِهَا صَاحِبُهَا مِنْ خَيْرٍ، يُقَالُ مَادَنِي يَمِيدُنِي.

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مُتَوَفِّيكَ﴾[١]: مُمِيتُكَ.

٤٦٢٣ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيَّبِ قَالَ: الْبَحِيرَةُ: الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ، فَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ: كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ.

قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». وَالْوَصِيلَةُ النَّاقَةُ الْبِكْرُ، تُبَكِّرُ فِي أَوَّلِ نِتَاجِ الإِبِلِ بِأُنْثَىٰ، ثُمَّ تُثَنِّي بَعْدُ بِأُنْثَىٰ، وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُم لِطَوَاغِيتِهِمْ، إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ، وَالحَامِ: فَحْلُ الإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ المَعْدُودَ، فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الحَمْلِ، فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَسَمَّوْهُ الحَامِيَ.

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَمِعْتُ سَعِيداً يُخْبِرُهُ بِهٰذَا.

قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: نَحْوَهُ.

وَرَوَاهُ ٱبْنُ الْهَادِ، عَنِ ٱبْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

٤٦٢٤ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْكَرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً، وَرَأَيْتُ عَمْراً يَجُرُّ قُصْبَهُ، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ».

١٤ ـ باب: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾[٢]

٤٦٢٥ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا المُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ

(١) سورة آل عمران: الآية ٥٥ (٢) سورة المائدة: الآية ١١٧

وَقَالَ ٱبْنُ عَبَّاسٍ : ﴿مُتَوَفِّيكَ﴾(١): مُمِيتُكَ.
(صحیح بخاری جلد 3، کتاب التفسیر سورہ المائدہ ما جعل اللہ من بحیرہ۔۔۔، صفحہ 1410)

بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متوفیک کے معنی "میں تجھے وفات دوں گا" کے کئے ہیں

In Sahih Bukhari, Hazrat Ibn Abbas, Allah be pleased with him, has been quoted as translating "Mutawaffeeka" with "I will cause thee to die".
(Bukhari, Kitab alTafseer, Sura Maaida)

Ibn Abbas sagte: "Das Wort mutawaffika bedeutet: Ich werde dich sterben lassen."
(Al-Buchari, Kitab alTafseer, Sura Maaida)

4

وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًاۢ ﴿۱۵۸﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۵۹﴾ (النساء: 158–159)

اور اُن کے قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔ اور وہ یقیناً اُسے قتل نہیں کر سکے۔ اور نہ اُسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ اُن پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا۔ اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اُس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ اُن کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے اور وہ یقینی طور پر اُسے قتل نہ کر سکے۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اُس کا رفع کر لیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

Sura 4:158,159 And for their saying, `We did slay the Messiah, Jesus, son of Mary, the Messenger of ALLAH;' whereas they slew him not, nor did they bring about his death upon the cross, but he was made to appear to them like one crucified; and those who differ therein are certainly in a state of doubt about it; they have no certain knowledge thereof, but only pursue a conjecture; and they did not arrive at a certainty concerning it. On the contrary, ALLAH exalted him to Himself. And ALLAH is Mighty, Wise.

Sura 4:158,159 Und wegen ihrer Rede: "Wir haben den Messias, Jesus, den Sohn der Maria, den "Gesandten" Allahs, getötet"; während sie ihn doch weder erschlugen noch den Kreuzestod erleiden ließen, sondern er erschien ihnen nur gleich (einem Gekreuzigten); und jene, die in dieser Sache uneins sind, sind wahrlich im Zweifel darüber; sie haben keine (bestimmte) Kunde davon, sondern folgen bloß einer Vermutung; und sie haben darüber keine Gewißheit. Vielmehr hat ihm Allah einen Ehrenplatz bei Sich eingeräumt, und Allah ist allmächtig, allweise.

كنز العمّال في سنن الأقوال والأفعال

للعلاّمة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

التواضع

٥٧١٩ ـ التواضعُ لا يزيدُ العبدَ إلا رفعةً ، فتواضعوا يرفعكم اللهُ والعفو لا يزيدُ العبد إلا عزاً ، فاعفوا يُعزّكم الله ، والصدقةُ لا تزيدُ المال إلا كثرةً ، فتصدّقوا يرحمكم الله عز وجل . (ابن أبي الدنيا في ذم الغضب عن محمد بن عمير العبدي) .

٥٧٢٠ ـ إذا تواضعَ العبدُ رفعه الله إلى السماء السابعة . (الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن عباس) .

٥٧٢١ ـ من يتواضع لله درجةً يرفعهُ الله درجةً حتى يجعله في عليين ومن يتكبر على الله درجةً يضَعْه الله درجةَ حتى يجعله في أسفل السافلين . (ه حب ك عن أبي سعيد) .

٥٧٢٢ ـ إن الله تعالى أوحى إليّ أن تواضعوا حتى لا يفخَرَ أحدٌ على أحدٍ ، ولا يبغي أحدٌ على أحدٍ (م د ه عن عياض بن حِمار) [1] .

---

(١) رواه مسلم في صحيحه كتاب الجنة وصفة نعيمها عن عياض بن حمار المجاشعي باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار برقم (٢٨٦٥) و (٤/٢١٩٩) .

وعياض ين حمار بن أبي حمار بن ناجية بن عقال بن محمد بن =

٥٧٢٠ - إذا تواضعَ العبدُ رفعه الله إلى السماء السابعة . (الخرائطي في مكارم الاخلاق عن ابن عباس) .
(کنز العمال باب الاوّل فی الاخلاق، زیر عنوان التواضع، جلد 3 صفحہ 110)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, is reported to have said:- When the servant of God adopts humility, Allah the Exalted elevates him up to the seventh heaven."

(Kanzulummal, Babul Awwal Fil Akhlaq, vol 3 page 110)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Wenn der Diener sich erniedrigt und demütigt, dann wird er von Gott zum siebenten Himmel emporgehoben.

(Kansulommal, Babul Awwal Fil Akhlaq, Bd 3 Seite 110)

وَالتعلیقات عَلیہ

للشیخ الاکبر محیی الدین بن عربی المتوفی سنہ ۶۳۸ ہجریہ

٢٢ ـ فص حكمة إيناسية في كلمة إلياسية

إلياس هو إدريس كان نبياً قبل نوح ، ورفعه الله مكاناً علياً ، فهو في قلب الأفلاك ساكن وهو فلك الشمس. ثم بعث إلى قرية بعلبك ، وبعل اسم صنم ، وبك هو سلطان تلك القرية . وكان هذا الصنم المسمى بعلاً مخصوصاً بالملك. وكان إلياس الذي هو إدريس قد مُثّل له[١] انفلاق الجبل المسمي لبنان — من اللبنانة ، وهي الحاجة — عن فرس من نار ، وجميع[٢] آلاته من نار[٢]. فلما رآه ركب عليه فسقطت عنه الشهوة ، فكان عقلاً (٨٢ — ا) بلا شهوة ، فلم يبق له تعلق بما تتعلق به الأغراض النفسية . فكان الحق فيه منزهاً ، فكان على النصف من المعرفة بالله؛ فإن العقل إذا تجرد لنفسه من حيث أخذه العلوم عن نظره ، كانت[٣] معرفته بالله على التنزيه لا على التشبيه. وإذا أعطاه الله المعرفة بالتجلي كملت معرفته بالله ، فنزه في موضع وشبه في موضع ، ورأى سريان الحق في الصور الطبيعية والعنصرية. وما بقيت له صورة إلا ويرى[٤] عين الحق عينها. وهذه المعرفة التامة التي جاءت بها الشرائع المنزلة من عند الله ، وحكمت بهذه المعرفة الأوهام كلها . ولذلك كانت الأوهام أقوى سلطاناً في هذه النشأة من العقول، لأن العاقل ولو[٥] بلغ في عقله ما بلغ لم يخل من حكم الوهم عليه والتصوُّر فيما عقل. فالوهم هو السلطان الأعظم في هذه الصورة الكاملة الإنسانية ، وبه جاءت الشرائع المنزلة فشبهت ونزهت ؛ شبهت في التنزيه بالوهم ، ونزهت في التشبيه بالعقل . فارتبط الكل بالكل ، فلم

---

(١) ن : ساقطة   (٢ — ٢) ساقط في ب   (٣) ن : فكانت   (٤) ا : وترى
(٥) ن : لو.

عدد غير قليـــل من الكتب في الحكمة وعلوم الأسرار ـ السحر وعلم النجوم والكيمياء . وبعض هذه الكتب مزيج غريب من الفلسفة الأفلاطونية والفلسفة المصرية القديمة مع شيء من الأساطير اليونانية . فلما فتح العرب مصر والشام وجدوا تلك المؤلفات الهرميسية ، لا في صورتها الأصلية ، بل بعد أن عمل فيها التفكير اليهودي عمله وترك فيها طابعه الخاص. وسرعان ما اقتبسوا منها وتمثلوا أفكارها وأضافوا إلى هذه الأفكار أو نقصوا منها. فبعد أن كان هناك هرميس واحد أصبح الهرامسة عند العرب ثلاثة :

الأول هرميس الذي هو « أخنوخ » وهذا هو الذي سموه إدريس . يحكي القفطي واليعقوبي وابن أبي أصيبعة أنه عاش في صعيد مصر قبل الطوفان ، وأنه جاب أقطار الأرض باحثاً عن الحكمة ثم رفعه الله إليه . قالوا وقد كان أول من تكلم في الجواهر العلوية وحركات الأفلاك الخ الخ . ولا داعي لذكر باقي الهرامسة لعدم حاجتنا إليهم هنا .

وليس هناك من شك في أن العرب قد عرفوا بعض الكتب الهرميسية ، والكتب التي ترجمت حياة هرميس . يقول القفطي إنه نقل بعض صفحات من كتاب لهرميس في الحديث الذي دار بينه وبين طوط .

وليس هناك من شك أيضاً أن بعض مؤلفات كبار المسلمين مثل رسالة حي ابن يقظان لابن سينا ومؤلفات ابن عربي والسهروردي المقتول تمت بصلة وثيقة إلى الكتابات الهرميسية . فحي بن يقظان مثلاً ليس إلا اسماً وضعه ابن سينا للعقل الفعال الذي يشرح أسرار الكون على نحو ما يشرح بومندريس في الكتابات الهرميسية أسرار الوجود لابنه طوط .

وليس إدريس في فصنا هذا سوى روح مجرد يَسكن فلك الشمس ، وهو الفلك الذي قال قدماء المصريين إنه مقام روحانية هرميس ووكلوا إلى هرميس اختيار أرواح الموتى قبل دخولهم فيه .

ويبحث هذا الفص في بعض نواحي المسألة الكبرى التي بحث فيها الفص السابق ، أعني مسألة التنزيه الإلهي ، ولذلك سمي بالحكمة القدوسية في حين سمي سابقه بالحكمة السبُّوحية: والقدوس والسبّوح من أسماء الله ومعناهما المنزه، وإن كانوا يقولون إن القدوس أخص في معنى التنزيـــه من السبّوح وأبلغ: إذ التسبيح تنزيه الله عن الشريك وعن صفات النقص كالعجز وأمثاله ، في حين أن التقديس تنزيه الله عما سبق وعن كل صفات الممكنات ولوازمها - حتى كالاتها - وعن كل ما يتوهم ويتعقل في حقه تعالى من الأحكام الموجبة للتحديد والتقييد. بعبارة أخرى التقديس هو نهاية التجريد ، ولا يقول به إلا النفوس المجردة التي لا صلة لها بالعلائق المادية . ولذلك نسب في هذا الفص إلى إدريس ، وهو النبي الذي رفعه الله إلى السماء بعد أن خلع عنه بدنه وقطع علاقته بالعالم المادي كما تقول بذلك الأخبار. والفرق بين تنزيه نوح وتنزيه إدريس أن تنزيه الاول عقلي وتنزيه الثاني ذوقي .

والذي لا شك فيه عندي أن ابن عربي لا يذكر نوحاً أو إدريس أو غيرهما من الأنبياء ، على أنها شخصيات تاريخية حقيقية ، ولا يصورها لنا التصوير الذي نعرفه في القرآن أو غيره من الكتب المقدسة ، وإنما هي مثل يضربها وأدوات يستخدمها في شرح أجزاء مذهبه. فليس نوح عنده إلا مثالاً للرجل الذي يقول بتنزيه الله تعالى متبعاً في ذلك مجرد العقل ، غير ناظر إلى ما ورد في القرآن من آيات التشبيه ، وغير مؤمن بأن للحق صوراً ومجالي في الوجود العالمي. وليس إدريس عنده كذلك إلا مثالاً لما يمكن أن تكون عليه النفس المجردة في موقفها من الله . وهذه النفس - إن وجدت - لا يمكن أن تقف من الله إلا موقف التقديس بالمعنى الذي شرحناه .

(٢) العلو :

ومن لوازم القول بالتقديس وصف الله بالعلو : وهو وصف ورد في القرآن

إلياس هو إدريس كان نبياً قبل نوح ، ورفعه الله مكاناً علياً ، فهو في قلب الأفلاك ساكن وهو فلك الشمس.
(فصوص الحکم، فی کلمۃ الیاسیۃ، صفحہ 181)

شیخ محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں: الیاس دراصل ادریس ہی ہیں جو نوح سے پہلے نبی ہو گزرے ہیں اور اللہ نے انہیں بلند جگہ کی طرف اٹھالیا تھا۔

Sheikh Muhyiddin ibn Arabi says: Ilyas is in reality Idrees who preceeded Noah, and Allah raised him to a high place.

(Fusus al Hikam, Page 181)

Sheikh Muhyiddin Ibn Arabi sagt: "Iliyas ist in Wirklichkeit Idris. Er war ein Prophet vor Noah, und Allah erhob ihn auf einen hohen Platz."

(Fusus al Hikam, Seite 181)

وهذا هو الذي سموه إدريس . يحكي القفطي واليعقوبي وابن أبي أصيبعة أنه عاش في صعيد مصر قبل الطوفان ، وأنه جاب أقطار الأرض باحثاً عن الحكمة ثم رفعه الله إليه .... وهو النبي الذي رفعه الله إلى السماء بعد أن خلع عنه بدنه وقطع علاقته بالعالم المادي كما تقول بذلك الأخبار.
(فصوص الحکم، الفص الرابع، صفحہ 46-45)

اور یہ وہی نبی ہیں جنہیں اللہ نے آسمان کی طرف اٹھایا تھا بعد اس کے کہ ان سے ان کے جسم کو علیحدہ کیا، اور ان کا مادی عالم سے تعلق قطع کیا۔

Sheikh Muhiyyud din ibn Arabi adds: He is the prophet whom Allah raised to heaven after he was seperated from his body and his relation with the material world was cut.

(Fusus al Hikam, Fass 4, page 45-46)

Er sagt weiter: "Er ist der Prophet, den Allah gen Himmel erhob, nachdem Er ihn von seinem Körper trennte und von der materiellen Welt abschnitt."

(Fusus al Hikam, Fass 4, Seite 45-46)

﴿ وانك لعلى خلق عظيم ﴾

﴿ الجزء الاول ﴾

من

﴿ كفاية الطالب اللبيب • في خصائص الحبيب ﴾

• المعروف •

بالخصايص الكبرى

للشيخ الامام العلامة الهمام حافظ عصره و وحيد دهره ابي الفضل جلال الدين
عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي الشافعي المتوفى سنة احدى عشرة وتسع مائة
تغمده الله تعالى بالرحمة والرضوان واسكنه فسيح الجنان

الناشر

المكتبة النورية الرضوية ○ لائلپور پاکستان
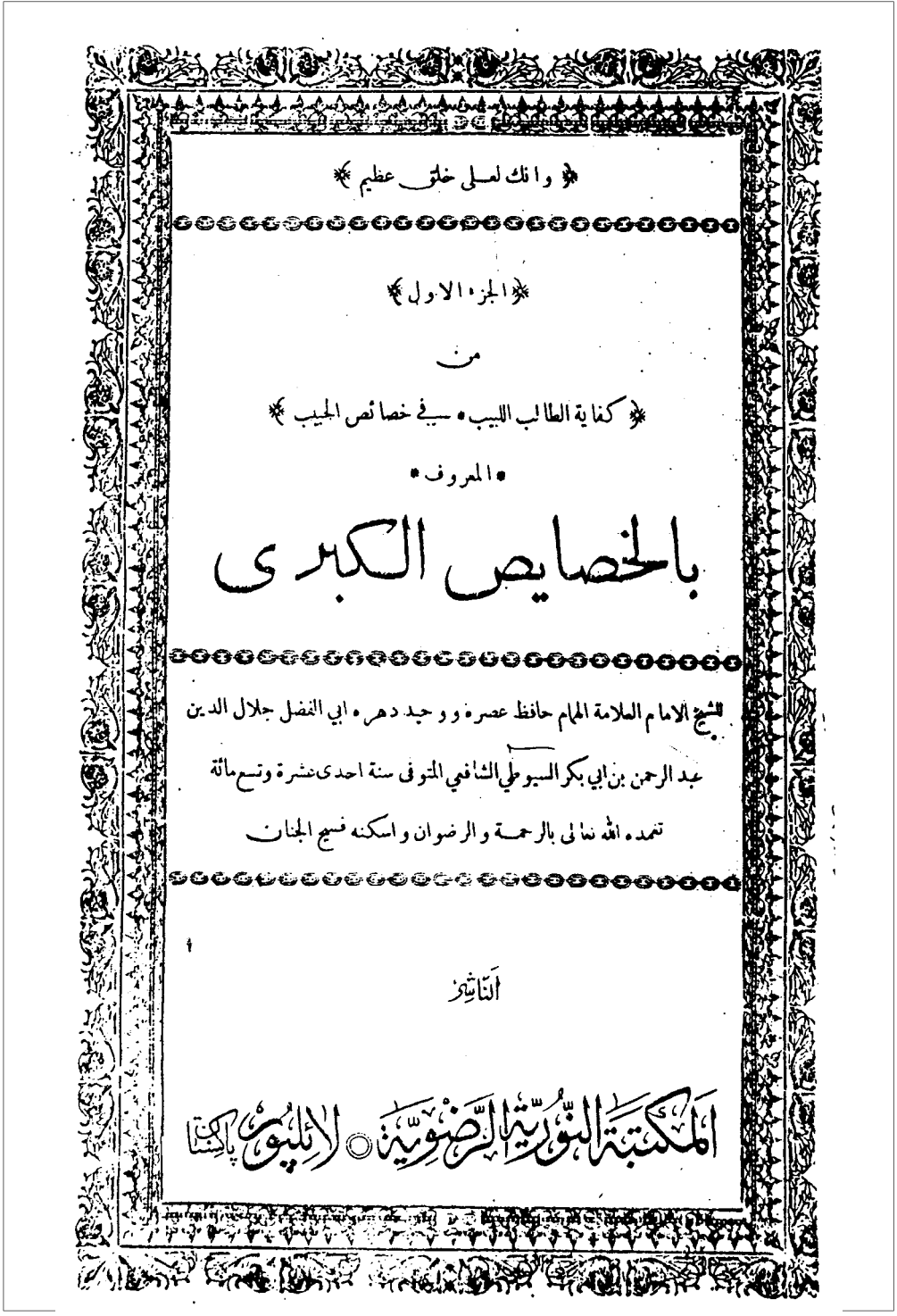
قال: أخبرنا محمّد بن ربيعة الكلابي عن طَلْق الأعمى عن جدّته قالت: كنت أنوح أنا وأمّ كلثوم بنت عليّ على عليّ، عليه السلام.

قال: أخبرنا عبدالله بن نُمير وعبيد الله بن موسى قالا: أخبرنا إسماعيل بن أبي خالد عن أبي إسحاق عن هُبيرة بن يَريمَ قال: سمعت الحسن بن عليّ قام يخطُبُ النّاس فقال: يا أيّها الناس لقد فارَقَكُمْ أمْس رجلٌ ما سبقه الأوّلون ولا يُدْركه الآخرون، لقد كان رسول الله، ﷺ، يبعثه المبعث فيعطيه الراية فما يُرَدّ حتّى يَفْتَحَ الله عليه، إنّ جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره، ما ترك صفراءَ ولا بيضاءَ، إلّا سبعمائة درهم فَضَلَتْ من عَطائه أراد أن يشتري بها خادماً.

قال: أخبرنا عبدالله بن نمير عن الأجلح عن أبي إسحاق عن هُبيرة بن يَريمَ قال: لمّا توفّي عليّ بن أبي طالب قام الحسن بن عليّ فصعد المنبر فقال: أيّها النّاس، قد قُبِضَ الليلةَ رجلٌ لم يَسْبِقْهُ الأوّلونَ ولا يدركه الآخرون، قد كان رسول الله، ﷺ، يبعثه المبعث فيكتنِفُه جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله فلا ينثني حتّى يفتح الله له، وما ترك إلّا سبعمائة درهم أراد أن يشتريَ بها خادماً، ولقد قُبض في الليلة التي عُرجَ فيها بروح عيسى ابن مريم ليلة سبعٍ وعشرين من رمضان.

قال: أخبرنا أبو معاوية الضّرير عن حجّاج عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصمّ قال: قيل للحسن بن عليّ إنّ ناساً من شيعة أبي الحسن عليّ، عليه السلام، يزعمون أنّه دابّة الأرض وأنّه سيُبْعَثُ قبل يوم القيامة، فقال: كذبوا ليس أولئك شيعتَه، أولئك أعداؤه، لو علمنا ذلك ما قسمنا ميراثه ولا انكحنا نساءه. قال ابن سعد: هكذا قال عن عمرو بن الأصمّ.

قال: أخبرنا أسْباط بن محمّد عن مُطَرّف عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصمّ قال: دخلتُ على الحسن بن عليّ وهو في دار عمرو بن حُرَيْث فقلتُ له: إنّ ناساً يزعمون أنّ عليّاً يرجع قبل يوم القيامة، فضحك وقال: سبحان الله! لو علمنا ذلك ما زوّجنا نساءه ولا ساهمنا ميراثه. قالوا وكان عبد الرحمن بن ملجم في السجن، فلمّا مات عليّ، رضوان الله عليه ورحمته وبركاته، ودُفِنَ بعث الحسن بن عليّ إلى عبد الرحمن بن ملجم فأخرجه منّ السجن ليقتله، فاجتمع الناس وجاؤوه بالنفط والبواريّ والنّار فقالوا نحرقه، فقال عبدالله بن جعفر وحسين بن عليّ ومحمد ابن الحنفيّة: دَعُونا حتّى نَشْفِيَ أنفسنا منه، فقطع عبدالله بن جعفر يديه ورجليه فلم يَجْزَعْ ولم يتكلّم،

٢٨

لمّا توفّي عليّ بن أبي طالب قام الحسن بن عليّ فصعد المنبر فقال: أيّها النّاس، قد قُبِضَ الليلةَ رجلٌ لم يَسْبِقْهُ الأوّلونَ ولا يدركه الآخرون، قد كان رسول الله، ﷺ، يبعثه المبعث فيكتنِفُه جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله فلا ينثني حتّى يفتح الله له، وما ترك إلّا سبعمائة دِرهم أراد أن يشتريَ بها خادماً، ولقد قُبض في الليلة التي عُرِجَ فيها بروح عيسى ابن مريم ليلة سبعٍ وعشرين من رمضان.
(الطبقات الکبریٰ، زیر عنوان ذکر عبد الرحمن بن ملجم، جلد 3 صفحہ 28)

حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وفات پر فرمایا ! اے لوگو! آج وہ شخص فوت ہوا ہے کہ اس کی بعض باتوں کو نہ پہلے پہنچے ہیں اور نہ بعد کو آنے والے پہنچیں گے۔ رسول ﷺ اسے جنگ کیلئے بھیجتے تو جبرائیل اس کے داہنے طرف ہو جاتے اور میکائیل بائیں طرف پس وہ بلا فتح حاصل کئے واپس نہیں ہوتا تھا اور اس نے ضرور سات سو درہم اپنا ترکہ چھوڑا ہے جس سے اس کا ارادہ یہ تھا کہ ایک غلام خریدے۔ اور اس رات کو فوت ہوا ہے جس رات کو عیسیٰ بن مریم کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی تھی یعنی رمضان کی ستائیسویں تاریخ کو۔

Hazrat Imam Hasan, recounting the events relating to the death of Hazrat Ali, Allah be pleased with him, is reported to have said:- O ye People, the man who has died today, neither those who proceeded him, nor who follow him after would be any match to his qualities. When the Holy Prophet sent him to battle, he had Angel Gabriel on the right and Angel Michael on the left to support him. He never returned from a battle defeated. He bequeathed seven hundred Derhams which he had saved to purchase a slave to set him free. He died during the 27th night of the month of Ramadhan, the same night that the spirit of Jesus was raised to Heaven.

(Ibne Saad, Tabaqat ul Kubra vol 3 page 28)

Es wird überliefert, daß Hazrat Imam Hassan[ra] zum Zeitpunkt des Todes von Hazrat Ali[ra] sagte: "O Ihr Menschen, der Mann, der heute verstorben ist, hatte einige Vorzüge, die niemand früher besaß, noch wird sie einer jemals erreichen: Wenn der Prophet[saw] ihn zum Kampf entsandte, begleiteten ihn die Engeln Gabriel zu seiner Rechten und Michael zu seiner Linken, so dass er stets erfolgreich von der Schlacht zurückkehrte. Er hat 700 Derhams hinterlassen. Mit dieser Summe wollte er aber einen Sklaven freikaufen. Er verstarb in der 27ten Nacht des Monats Ramadhan, also in der gleichen Nacht, in der die Seele Jesu[as] zum Himmel auffuhr".

(Ibne Saad, Tabaqat Bd 3 Seite 28)

تفسیر القرآن الكريم

للشيخ الأكبر العارف بالله

العلامة محي الدين بن عربي

المتوفى سنة ٦٣٨ هجرية

تحقيق وتقديم

الدكتور مصطفى غالب

المجلد الأول

دار الأندلس
للطباعة والنشر والتوزيع - بيروت

« بل رفعه الله اليه » الى قوله : « ليؤمنن به » رفع عيسى عليه السلام ، إتصال روحــه عند المفارقة عن العالم السفليّ بالعالم العلوي ، وكونه في السماء الرابعة ، إشارة الى أن مصدر فيضان روحه ، روحانية فلك الشمس، الذي هو بمثابة قلب العالم ومرجعه اليه ، وتلك الروحانية نور يحرّك ذلك الفلك بمشوقيته ، وإشراق أشعته على نفسه المباشرة لتحريكه ؛ ولما كان مرجعه الى مقره الأصلي ، ولم يصل الى الكمال الحقيقي، وجب نزوله في آخر الزمان بتملقه ببدن آخر ، وحينئذ يعرفه كل أحد ، فيؤمن به أهل الكتاب ، أي أهل العلم العارفين بالمبدأ والمعاد كلهم عن آخرهم ، قبل موت عيسى بالفنــاء في الله ، وإذ آمنوا بـــه يكون يوم القيامة ، أي يوم بروزهم عن الحجب الجسمانية، وقيامهم عن حال غفلتهم، ونومهم الذي هم عليه الآن . « شهيداً » شاهدهم يتجلى عليهم الحق في صورته كما أشير اليه .

« فَبِظُلْمٍ مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ ٱللَّهِ كَثِيرًا . وَأَخْذِهِمُ ٱلرِّبَوٰا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا . لَـٰكِنِ ٱلرَّاسِخُونَ فِي ٱلْعِلْمِ مِنْهُمْ وَٱلْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَٱلْمُقِيمِينَ ٱلصَّلَوٰةَ وَٱلْمُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱلْمُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْآخِرِ أُولَـٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا . إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّينَ

رفع عيسى عليه السلام ، إتصال روحه عند المفارقة عن العالم السفلي بالعالم العلوي .... ولما كان مرجعه الى مقره الأصلي ، ولم يصل الى الكمال الحقيقي ، وجب نزوله في آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر
(تفسیر القرآن الکریم، جلد 1، صفحہ 296)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ رفع عیسیٰ علیہ السلام سے مراد آپ کی روح کا عالم سفلی سے الگ ہو کر عالم علوی سے مل جانا ہے۔۔۔ اور چونکہ آپ کی روح کا اپنے اصلی مقام (یا اصلی قرار گاہ) کی طرف لوٹ کر جانا ضروری ہے اور وہ بھی ابھی تک حقیقی کمال تک نہیں پہنچی اس لئے آخری زمانہ میں ایک نئے جسم کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے اس کا نازل ہونا یقینی ہے۔

Hazrat Mohyuddin Ibn Arabi states:-"By Raf'a e Isa, peace be upon him, it is meant that his soul ascended to heaven. As it is essential for his soul to return to his real place or ultimate place of rest, and as it has not yet reached its true perfection, in the last days most certainly descend to earth again, but with a new body.

(Tafsir ul Quran Vol 1 Page 296)

Hadhrat Mohyiddin Ibn Arabi sagte: "Mit der Himmelfahrt Jesu ist das Aufsteigen seiner Seele von dieser Welt in das himmlische Reich gemeint [...] Da seine Seele zu ihrem Ursprung zurückkehren muss, ihre wahre Vollkommenheit jedoch noch nicht erlangt hat, wird sie in den letzten Tagen gewiss zu dieser Welt zurückkehren, und zwar verbunden mit einem neuen Körper."

(Tafsir ul Quran Bd 1 Seite 296)

5

قَالَ اِنِّیۡ عَبۡدُ اللّٰہِ ۟ؕ اٰتٰىنِیَ الۡکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیۡ نَبِیًّا ﴿ۙ۳۱﴾ وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَکًا اَیۡنَ مَا کُنۡتُ ۪ وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوۃِ وَ الزَّکٰوۃِ مَا دُمۡتُ حَیًّا ﴿۪ۖ۳۲﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِیۡ ۫ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡنِیۡ جَبَّارًا شَقِیًّا ﴿۳۳﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوۡمَ وُلِدۡتُّ وَ یَوۡمَ اَمُوۡتُ وَ یَوۡمَ اُبۡعَثُ حَیًّا ﴿۳۴﴾ (مریم: 34-31)

(یہ سن کر ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت (وجود) بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا (اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائے گی)

Sura 19:31-34 He said, I am a servant of Allah. He has given me the Book, and made me a Prophet. And He has made me blessed wheresoever I may be, and has enjoined upon me Prayer and almsgiving so long as I live; And He has made me dutiful toward my mother, and He has not made me haughty and unblessed. And peace was on me the day I was born, and peace there will be on me the day I shall die, and the day I shall be raised up to life again.

Sura 19:31-34 Er Sprach: „Ich bin ein Diener Allahs, Er hat mir das Buch gegeben und mich zu einem Propheten gemacht; Er machte mich gesegnet, wo ich auch sein mag, und Er befahl mir Gebet und Almosen, solange ich lebe; Und (Er machte mich) ehrerbietig gegen meine Mutter; Er hat mich nicht hochfahrend, elend gemacht. Friede war über mir am Tage, da ich geboren ward, und (Friede wird über mir sein) am Tage, da ich sterben werde, und am Tage da ich wieder zum Leben erweckt werde."

لابن قيم الجوزية

الإمام المحدث المفسر الفقيه شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أبي بكر الزرعي الدمشقي

(٦٩١ - ٧٥١ هـ)

حقق نصوصه، وخرج أحاديثه، وعلق عليه

شعيب الأرنؤوط عبد القادر الأرنؤوط

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة مكتبة المنار الاسلامية

خير لرسوله ، وإنما أبكي لانقطاع خبر السماء ، فهيجتهما على البكاء ، فبكيا (١) .

فصل
في مبعثه ﷺ وأول ما نزل عليه

بعثه الله على رأس أربعين ، وهي سنّ الكمال . قيل : ولها تبعث الرسل ، وأما ما يذكر عن المسيح أنه رُفِعَ إلى السماء وله ثلاث وثلاثون سنة ، فهذا لا يعرف له أثر متصل يجب المصير إليه .

وأول ما بدئ بـه رسول الله ﷺ من أمـر النبوة الرؤيا ، فـكان لا يَرى رُؤيا إلا جاءتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبح (٢) . قيل : وكان ذلك ستةَ أشهر ، ومدة النبوة ثلاث وعشرون سنة ، فهذه الرؤيا جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة والله أعلم .

ثم أكرمه الله تعالى بالنبوة ، فجاءه المَلَك وهو بغار حَرَاءٍ . وكان يُحبُّ الخلوة فيه ، فأول ما أنزل عليه ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴾ [العلق : ١] هذا قول عائشة (٣) والجمهور .

---

(١) أخرجه مسلم (٢٤٥٤) في الفضائل : باب من فضائل أم أيمن .

(٢) أخرج البخاري ٢١/١ عن عائشة قالت : أول ما بدىء به رسول الله ﷺ من الوحي الرؤيا الصالحة في النوم ، فكان لا يرى رؤيا إلا جاءت مثل فلق الصبح ...

(٣) أخرجه البخاري ٥٥١/٨ و ٥٥٢ و ٥٥٣ في تفسير سورة « اقرأ باسم ربك الذي خلق » وفي بدء الوحي : باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ . وفي الأنبياء باب (واذكر في الكتاب موسى) وفي التعبير باب أول ما بدىء به رسول الله ﷺ من الوحي الرؤيا الصالحة . =

وأما ما يذ كر عن المسيح أنه رُفِعَ إلى السماء وله ثلاث وثلاثون سنة ، فهذا لا يعرف له أثر متصل يجب المصير إليه .
(زاد المعاد، فصل فی مبعثہ ﷺ و آول ما نزل علیہ، جلد 1 صفحہ 84)

حافظ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں:۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق جو یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ 33 سال کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اس کی کوئی ایسی سند متصل موجود نہیں جس کی بناء پر اس قول کو قبول کیا جائے۔

Hazrat Hafiz Imam Ibn Qayyam says:- And what is asserted about the Messiah - that he was lifted towards heaven at the age of 33 years- has not been supported by any Hadith and cannot, therefore, win our conviction.

(Zad ul Maad vol. 1, page 84)

Hafiz Imam Ibn-e-Qayyam sagt: "Und das Gerücht über den Messias, dass er im Alter von 33 Jahren gen Himmel fuhr, wird durch keinerlei Hadith, das uns überzeugen könnte, bestätigt."

(Sad ul Maad Bd. 1, Seite 84)

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الحادي عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٣٢٢٦١ ـ لن يُعَمّرَ الله تعالى مُلكاً في أمة نبي مضى قبلَه مابلغ ذلك النبيُّ من العمر في أمته . (ك ـ عن علي) .

٣٢٢٦٢ ـ إنه لم يكن نبيٌّ كان بعدَه نبي إلا عاش نصف عمرِ الذي كان قبله ، وإن عيسى ابن مريم عاش عشرين ومائةً وإني لا أراني إلا ذاهباً على رأس الستين ، يا بنيةُ انه ليس منا من نساء المسلمينَ امرأةٌ أعظمَ ذريةً منك فلا تكوني من أدنى امرأةٍ صبراً ، إنكِ أولُ أهل بيتٍ لحوقاً بي ، وإنكِ سيدةُ نساء أهل الجنة إلا ما كان من البتولِ مريمَ بنت عمران . (طب ـ عن فاطمة الزهراء) .

٣٢٢٦٣ ـ لم يُقبرْ نبيٌّ إلا حيث يموتُ . (حم ـ عن أبي بكر وفيه انقطاع) .

٣٢٢٦٤ ـ ما من نبيٍ تقدِرُ أمته على دفنه إلا دفنوه في الموضع الذي قُبض فيه . (الرافعي من طريق الزبير بن بكار) .

٣٢٢٦٥ ـ حدثني يحي بن محمد بن طلحة بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق حدثني عمي شعيب بن طلحة حدثني أبي سمعتُ أسماءَ بنتَ أبي بكر : ماقُبضَ نبي إلا جُعلَ روحُه بين عينيه ثم خيّر بين الرجعة الى الدنيا والموتِ . (الديلمي ـ عن عائشة) .

٣٢٢٦٦ ـ ما بعثَ الله تعالى نبياً قط في قوم ٍثم يقبضُه إلا جعلَ بعدَه فترةً وملأ من تلك الفترةِ جهنمَ . (طب ـ عن ابن عباس) .

— ٤٧٩ —

٣٢٢٦٢ ـ إنه لم يكن نبيٌّ كان بعدَه نبي إلا عاش نصف عمرِ الذي كان قبله ، وإن عيسى ابن مريم عاش عشرين ومائةً وإني لا أراني إلا ذاهباً على رأس الستين ،
(کنزالعمال، باب الثانی الفصل الاوّل، فی فضائل سائر الانبیاء، جلد 11 صفحہ 479)

کنزالعمال میں آنحضرت ﷺ کا ایک قول یوں درج ہے کہ جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گذرا کہ جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہوئی ہو اور یقیناً عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے تھے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہو گی۔

The Holy Prophet[saw], peace and blessings of Allah be upon him, said: Gebriel informed me that every successive prophet has lived to half the age of his predecessor. And verily Jesus, son of Mary, lived to 120 years. Therefore, I think, I may reach the age of sixty.

(Kanzulummal vol 11 page 479)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: " [...] Jeder Prophet lebte halb so lang wie sein Vorgänger. Und wahrlich, Jesus, Sohn der Maria, lebte 120 Jahre. Deshalb nehme ich an, dass ich etwa 60 Jahre leben werde."

(Kanzulummal Bd 11 Seite 479)

تفسير سلفي أثري خالٍ من الإسرائيليات والجدليات المذهبية والكلامية
يغني عن جميع التفاسير ولا تغني جميعها عنه

تأليف

السيد الإمام العلامة الملك المؤيد من الله الباري
أبي الطيب "صدّيق بن حسن بن علي الحسيني القنوجي البخاري"
"١٢٤٨-١٣٠٧هـ"

عني بطبعه وقدّم له وراجعه
خادم العلم
عبد الله بن ابراهيم الأنصاري

الجزء الثاني

وعن سعيد بن المسيب قال: رفع عيسى وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة رفعه الله من بيت المقدس ليلة القدر من رمضان وحملت به أمه ولها ثلاث عشرة سنة، وولدته بمضي خمس وستين سنة من غلبة الاسكندر على أرض بابل وعاشت بعد رفعه ست سنين.

وأورد على هذا عبارة المواهب مع شرحها للزرقاني وإنما يكون الوصف بالنبوة بعد بلوغ الموصوف بها أربعين سنة إذ هو سن الكمال ولها تبعث الرسل، ومفاد هذا الحصر الشامل لجميع الأنبياء حتى يحيى وعيسى هو الصحيح، ففي زاد المعاد للحافظ ابن القيم رحمه الله تعالى ما يذكر: أن عيسى رفع وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة لا يعرف به أثر متصل يجب المصير إليه، قال الشامي وهو كما قال، فإن ذلك إنما يروى عن النصارى، والمصرح به في الأحاديث النبوية أنه إنما رفع وهو ابن مائة وعشرين سنة.

ثم قال الزرقاني: وقع للحافظ الجلال السيوطي في تكملة تفسير المحلى وشرح النقاية وغيرهما من كتبه الجزم بأن عيسى رفع وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة، ويمكث بعد نزوله سبع سنين، وما زلت أتعجب منه مع مزيد حفظه وإتقانه وجمعه للمعقول والمنقول حتى رأيته في (مرقاة الصعود) رجع عن ذلك انتهى.

قلت: وفي حديث أبي داود الطيالسي بدل سبع سنين أربعين سنة ويتوفى ويصلى عليه، قال السيوطي: فيحتمل أن المراد مجموع لبثه في الأرض قبل الرفع وبعده انتهى، وفيه ما تقدم.

وأورد على قوله «ليلة القدر» أنهامن خصائص هذه الأمة وربما يقال في الجواب لعل الخصوصية على الوجه الذي هي عليه الآن من كون العمل فيها خيراً من العمل في ألف شهر، ومن كون الدعاء فيها مجاباً حالاً بعين المطلوب

ففي زاد المعاد للحافظ ابن القيم رحمه الله تعالى ما يذكر: أن عيسى رفع وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة لا يعرف به أثر متصل يجب المصير إليه، قال الشامي وهو كما قال، فإن ذلك إنما يروى عن النصارى، والمصرح به في الأحاديث النبوية أنه إنما رفع وهو ابن مائة وعشرين سنة.

(فتح البیان فی المقاصد القرآن، سورۃ آل عمران، تفسیر زیر آیت وَاِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ۔۔۔ جلد 2 صفحہ 247)

علامہ ابوطیب صدیق بن حسن صاحب لکھتے ہیں کہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام 33 سال کی عمر میں اٹھائے گئے اس کی تائید کسی حدیث سے نہیں ہوتی تا اس کا ماننا واجب ہو۔ شامی نے کہا کہ جیسا کہ امام ابن قیم نے فرمایا فی الواقع ایسا ہی ہے۔ اس عقیدہ کی بناء عیسائیوں کی روایات ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ ان کا (یعنی حضرت عیسیٰؑ) کا رفع ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوا۔

Allama Abu Tayyeb Siddique bin Hasan says:- " It is written in Zadul Ma'ad authored by Hafiz Ibne Qayyam, Allah's mercy be upon him, that the assertion that Jesus, peace and blessings of Allah be upon him, was lifted up at the age of 33 years, has not been supported by any Hadith and cannot, therefore, merit our belief. Shami has been quoted as saying that the truth of the matters is exactly the same as described by Imam Ibne Qayyim. This belief of ascension of Jesus at the age of 33 years is based on the narratives of the Christians. It is quite clear from the Traditions of the Holy Prophet, that Jesus's spiritual ascension took place at the age of 120 years.

(Fat hul Bayan vol 2 page 247)

Ein eminenter Gelehrter, Abu Tayyeb Siddique bin Hasan, sagte: "Es wird in Sadul Ma'ad, verfasst von Hafiz Ibne Qayyam, Allahs Segen sei mit ihm, berichtet, dass das Gerücht, dass Jesus[as] im Alter von 33 Jahren gen Himmel fuhr, in keinem Hadith überzeugend bestätigt wird. Al-Shami überliefert, dass der wahre Tatbestand von Imam Ibn Qayyam geschildert wird. Der Glaube an die Himmelfahrt Jesu[as] im Alter von 33 Jahren ist auf Erzählungen der Christen zurückzuführen. Aus den Überlieferungen des Heiligen Propheten[saw] ist eindeutig ersichtlich, dass der Tod Jesu sich ereignete, als dieser 120 Jahre alt war.

(Fat hul Bayyan Bd 2 Seite 247)

أسباب النزول

ويهامشه

الناسخ والمنسوخ

تصنيف الشيخ الإمام أبي الحسن علي
بن أحمد الواحدي النيسابوري

تأليف الشيخ الإمام المحقق أبي القاسم
هبة الله إبن سلامة أبي النصر

عالم الكتب
بيروت

كنيهم حتى حسن علمه في دينهم وكانت ملوك الروم قد شرفوه ومولوه وبنوا له الكنائس لعلمه واجتهاده فقدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ودخلوا مسجده حين صلى العصر عليهم ثياب الحبرات جباب واردية في جمال رجال الحارث بن كعب يقول بعض من رآهم من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأينا وفداً مثلهم وقد حانت صلاتهم فقاموا فصلوا في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوهم فصلوا الى المشرق فكلم السيد والعاقب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اسلما فقالا قد اسلمنا قبلك قال كذبتما منعكما من الاسلام دعاؤكما لله ولدا وعبادتكما الصليب واكلكما الخنزير قالا ان لم يكن عيسى ولد الله فمن ابوه وخاصموه جميعا في عيسى فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم الستم تعلمون انه لا يكون ولد الا ويشبه اباه قالوا بلى قال ألستم تعلمون ان ربنا حي لا يموت وان عيسى أتى عليه الفناء قالوا بلى قال الستم تعلمون ان ربنا قيم على كل شيء يحفظه ويرزقه قالوا بلى قال فهل يملك عيسى من ذلك شيئاً قالوا لا قال فان ربنا صور عيسى في الرحم كيف شاء وربنا لا يأكل ولا يشرب ولا يحدث قالوا بلى قال الستم تعلمون ان عيسى حملته امه كما تحمل المرأة ثم وضعته كما تضع المرأة ولدها ثم غذي كما يغذي الصبي ثم كان يطعم ويشرب ويحدث قالوا بلى قال فكيف يكون هذا كما زعمتم فسكتوا فانزل الله عزوجل فيهم صدر سورة آل عمران الى بضعة وثمانين آية منها قوله ﴿ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ ﴾ الآية قال الكلبي عن ابي صالح عن ابن عباس ان يهود اهل المدينة قالوا لما هزم الله المشركين يوم بدر هذا والله النبي الامي الذي بشرنا به موسى ونجده

في كعب بن عجرة الانصاري وذلك انه قال لما نزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم الحديبية مر بي النبي صلى الله عليه وسلم وانا اطبخ قدراً لي والقمل يتهافت على وجهي فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا كعب بن عجرة لعلك يؤذيك هوام رأسك فنزلت فمن كان مريضاً او

نسـ

فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم. ألستم تعلمون انه لا يكون ولد الا ويشبه اباه قالوا بلى قال ألستم تعلمون ان ربنا حي لايموت وان عيسى أتى عليه الفناء قالوا بلى قال ألستم تعلمون ان ربنا قيم على كل شيء يحفظه ويرزقه

(اسباب النزول، مطبوعہ بیروت، صفحہ 68)

آنحضرت ﷺ نے نجران کے وفد سے فرمایا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا جبکہ عیسیٰؑ پر تو فنا آچکی۔

The Holy Prophet (pbuh) said to the group of Najran: Do you not know that our Lord is living and He will never die, whereas Jesus has already died ?

(Asbabun Nazul, page 68)

Der Heilige Prophet[saw] sagte zur Gesandschaft aus Nadschran: "Wisst ihr denn nicht, dass unser Herr lebendig ist, Er wird nicht sterben, aber Jesus[as] ist schon gestorben."

(Asbabun Nasul, Seite 68)

أسبابُ النّزوُل

تأليف

أبى الحسن على بن أحمد الواحدى النيسابورى
٤٦٨ هـ

الطبعة الأولى
١٤١١ هـ - ١٩٩٠ م

٩١٣٨٦٢

حدثنا سفيان ، عن آدم بن سليمان قال : سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عباس قال : لما نزلت هذه الآية - ﴿ وإن تبدوا مافى أنفسكم أو تخفوه يحاسبكم به الله ﴾ دخل قلوبهم منها شىء لم يدخلها من شىء ، فقال النبى - ﷺ - قولوا سمعنا وأطعنا وسلمنا ، فألقى الله تعالى الإيمان فى قلوبهم ، فقالوا سمعنا وأطعنا ، فأنزل الله تعالى - ﴿ لا يكلف الله نفسا إلا وسعها ﴾ - حتى بلغ - أو أخطأنا - فقال : قد فعلت إلى آخر البقرة ، كل ذلك يقول قد فعلت ، رواه مسلم عن أبى بكر بن أبى شيبة عن وكيع .

قال المفسرون : لما نزلت هذه الآية - ﴿ وإن تبدوا مافى أنفسكم ﴾ جاء أبو بكر وعمر وعبد الرحمن بن عوف ومعاذ بن جبل وناس من الأنصار إلى النبى - ﷺ - فجثوا على الركب وقالوا : يارسول الله ، والله مانزلت آية أشدّ علينا من هذه الآية ، إن أحدنا ليحدّث نفسه بما لا يحبّ أن يثبت فى قلبه وأن له الدنيا ومافيها ، وإنا لمؤاخذون بما نحدث به أنفسنا هلكنا والله ، فقال النبى - ﷺ - هكذا أنزلت ، فقالوا : هلكنا وكلفنا من العمل مالا نطيق ، قال فلعلكم تقولون كما قال بنو إسرائيل لموسى : سمعنا وعصينا ، قولوا : سمعنا وأطعنا فقالوا سمعنا وأطعنا ، واشتدّ ذلك عليهم ، فمكثوا بذلك حولا ، فأنزل الله تعالى الفرج والراحة بقوله - ﴿ لا يكلف الله نفسا إلا وسعها ﴾ - الآية ، فنسخت هذه الآية ما قبلها ، قال النبىّ - ﷺ - إن الله قد تجاوز لأمتى ماحدثوا به أنفسهم مالم يعملوا أو يتكلموا به .

سورة آل عمران

قال المفسرون : قدم وفد نجران ، وكانوا ستين راكبا على رسوله - ﷺ - وفيهم أربعة عشر رجلا من أشرافهم ، وفى الأربعة عشر ثلاثة نفر إليهم يئول أمرهم ، فالعاقب أمير القوم وصاحب مشورتهم الذى لا يصدرون إلا عن رأيه واسمه عبد المسيح ، والسيد إمامهم وصاحب رحلهم واسمه الأيهم ، وأبو حارثة بن علقمة أسقفهم وحبرهم ، وإمامهم وصاحب مداركهم ، وكان قد شرف فيهم ودرس كتبهم حتى حسن علمه فى دينهم ، وكانت ملوك الروم قد شرّفوه ومولّوه وبنوا له الكنائس لعلمه واجتهاده ، فقدموا على رسول الله - ﷺ - ودخلوا مسجده حين صلى العصر ، عليهم ثياب الحبرات جبات وأرديه فى جمال رجال الحارث بن كعب ، يقول بعض من رآهم من أصحاب رسول الله - ﷺ - ما رأينا وفدا مثلهم ، وقد حانت صلاتهم فقاموا فصلوا فى مسجد رسول الله - ﷺ - فقال رسول الله - ﷺ - دعوهم فصلوا إلى المشرق ، فكلم السيد والعاقب رسول الله - ﷺ - فقال لهما رسول الله - ﷺ - أسلما ، فقالا : قد أسلمنا قبلك ، قال : كذبتما منعكما من الإسلام دعاؤكما لله ولدا ، وعبادتكما الصليب ، وأكلكما الخنزير ، قالا : إن لم يكن عيسى ولد الله فمن أبوه ؟ وخاصموه جميعا فى عيسى ، فقال لهما النبى - ﷺ - ألستم تعلمون أنه لايكون ولد إلا ويشبه أباه ؟ قالوا : بلى ، قال ألستم تعلمون أن ربنا قيم على كل شىء يحفظه ويرزقه ؟ قالوا : بلى : قال : فهل يملك عيسى من ذلك شيئًا ؟ قالوا : لا ، قال : فإن ربنا صوّر

عيسى فى الرحم كيف شاء ، وربنا لا يأكل ولا يشرب ولا يُحدث ؟ قالوا : بلى ، قال : ألستم تعلمون أن عيسى حملته أمه كما تحمل المرأة ، ثم وضعته كما تضع المرأة ولدها ، ثم غذى كما يغذى الصبى ، ثم كان يطعم ويشرب ويحدث ؟ قالوا : بلى ، قال : فكيف يكون هذا كما زعمتم ؟ فسكتوا ، فأنزل الله عزّ وجل فيهم صدر سورة آل عمران إلى بضعة وثمانين آية منها .

* الآية ١٢ قوله ﴿ قل للذين كفروا ستغلبون ﴾ الآية ، قال الكلبى عن ابى صالح عن ابن عباس : إن يهود أهل المدينة قالوا لما هزم الله المشركين يوم بدر : هذا والله النبيّ الأميّ الذى بشرنا به موسى ، ونجده فى كتابنا بنعته وصفته ، وإنه لا نزد له راية ، فأرادوا تصديقه واتباعه ، ثم قال بعضهم لبعض : لا تعجلوا حتى ننظر إلى وقعة له أخرى ، فلما كان يوم أحد ونكب أصحاب رسول الله ـ ﷺ ـ شكوا وقالوا : لا والله ما هو به ، وغلب عليهم الشقاء فلم يسلموا ، وكان بينهم وبين رسول الله ـ ﷺ ـ عهد إلى مدة ، فنقضوا ذلك العهد ، وانطلق كعب بن الأشرف في ستين راكباً إلى أهل مكة أبى سفيان وأصحابه فوافقوهم وأجمعوا أمرهم ، وقالوا : لتكونن كلمتنا واحدة ، ثم رجعوا إلى المدينة ، فأنزل الله تعالى فيهم هذه الآية .

وقال محمد بن إسحاق بن يسار : لما أصاب رسول الله ـ ﷺ ـ قريشا ببدر ، فقدم المدينة جمع اليهود وقال : يا معشر اليهود احذروا من الله مثل ما نزل بقريش يوم بدر ، وأسلموا قبل أن ينزل بكم ما نزل بهم ، فقد عرفتم أني نبي مرسل ، تجدون ذلك في كتابكم وعهد الله إليكم ، فقالوا : يا محمد لا يغرنك أنك لقيت قوما أغمارا لاعلم لهم بالحرب ، فأصبت فيهم فرصة ، أما والله لو قاتلناك لعرفت أنا نحن الناس ، فأنزل الله تعالى – قل للذين كفروا – يعني اليهود – ستغلبون – تهزمون – وتحشرون إلى جهنم – في الآخرة هذه رواية عكرمة وسعيد بن جبير عن ابن عباس .

* الآية ١٨ قوله ﴿ شهد الله أنه لا إله إلا هو ﴾ قال الكلبي : لما ظهر رسول الله ـ ﷺ ـ بالمدينة قدم عليه حبران من أحبار أهل الشام ، فلما أبصرا المدينة ، قال أحدهما لصاحبه : ما أشبه هذه المدينة بصفة مدينة النبي الذي يخرج في آخر الزمان ، فلما دخلا على النبي ـ ﷺ ـ عرفاه بالصفة والنعت فقالا له : أنت محمد ؟ قال : نعم ، قالا : وأنت أحمد ؟ قال : نعم ، قالا ، إنا نسألك عن شهادة ، فإن أنت أخبرتنا بها آمنا بك وصدقناك ، فقال لهما رسول الله ـ ﷺ ـ سالني ، فقالا : أخبرنا عن أعظم شهادة في كتاب الله ؟ فأنزل الله تعالى على نبيه – شهد الله أنه لا إله إلا هو والملائكة وأولوا العلم – فأسلم الرجلان وصدقا برسول الله ـ ﷺ ـ .

* الآية ٢٣ قوله ﴿ ألم تر إلى الذين أوتوا نصيبا من الكتاب ﴾ الآية ، اختلفوا في سبب نزولها ، فقال السدي : دعا النبي ـ ﷺ ـ اليهود إل الإسلام فقال له النعمان بن أدفي : هلم يا محمد نخاصمك إلى الأحبار ، فقال رسول الله ـ ﷺ ـ : بل إلى كتاب الله ، فقال : بل إلى الأحبار ، فأنزل الله تعالى هذه الآية .

وخاصموه جميعا في عيسى ، فقال لهما النبي - ﷺ - ألستم تعلمون أنه لايكون ولد إلا ويشبه أباه ؟ قالوا : بلى ، قال ألستم تعلمون أن ربنا قيم على كل شيء يحفظه ويرزقه ؟ قالوا : بلى : قال : فهل يملك عيسى من ذلك شيئًا ؟ قالوا : لا ، قال : فإن ربنا صوّر
(اسباب النزول، صفحہ 44، مطبوعہ 1990ء)

ضروری نوٹ :۔ قارئین کرام! مندرجہ بالا اسباب النزول مطبوعہ 1990ء میں سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا حوالہ حذف کر دیا گیا ہے۔ جبکہ یہ پہلے شامل تھا۔ دیکھئے صفحہ 70-72 کتاب ھٰذا۔ پس یہ ایک واضح تحریف ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کے مخالف علماء کی یہود سے مشابہت ثابت ہو گئی ہے جیسا کہ آنحضور ﷺ نے پیشگوئی کی تھی کہ مسلمان یہود سے ہر امر میں مشابہہ ہو جائیں گے۔

Important Note: In the 1990 edition of this book "Asbabun Nazul" the part of the sentence referring to the death of Isa a.s. was deleted, whereas it was written in the old edition, see page No. 70-72 of this book. This is a clear manipulation by the opponents of the Jamaat and thus Muslims are following in the footsteps of the Jews, as Holy Prophet (pbuh) had prophesied that Muslims would resemble them in every respect.

(Asbabun Nuzul page 44, edition 1990)

Wichtige Anmerkung: Sehr geehrte Leser, in der im Jahre 1990 erschienenen Ausgabe des Buches "Assbabun Nasul" ist der den Tod des Isa (a.s.) betreffende Teil des Satzes nicht mehr vorhanden! (s. Seiten 70ff. dieser Ausgabe.) Dies ist eine klare Manipulation seitens der Gegner der Ahmadiyya-Gemeinschaft, damit folgen Muslime auf den Spuren der Juden. Der Heilige Prophet s.a.s. hatte prophezeit, dass die Muslime den Juden in jeder Hinsicht ähneln werden.

(Assbabun Nusul Seite 44, Ausgabe 1990)

6

وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّ اٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ۝ (المؤمنون:51)

اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔

Sura 23:51 And We made the son of Mary and his mother a Sign, and gave them refuge on an elevated land of green valleys and springs of running water.

Sura 23:51 Und Wir machten den Sohn der Maria und seine Mutter zu einem Zeichen und gaben ihnen Zuflucht auf einem Hügel mit einer grünen Talmulde und dem fließenden Wasser von Quellen.

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٥٩٥٤ ـ يكونُ في أُمتي رجالٌ ، طُلْسٌ رؤسهم ، دنِسٌ ثيابهم ، لو أقسموا على الله لأبرَّهم . (الديلمي عن أبي موسى) .

٥٩٥٥ ـ أوحى الله تعالى إلى عيسى : أن يا عيسى انتقلْ من مكانٍ إلى مكانٍ ، لئلاَّ تُعرف ، فتُؤذى ، فوعزتي وجلالي لأزوِّجنَّك ألفَ حوراءَ ، ولأولمنَّ عليك أربعمائة عامٍ . (كر عن أبي هريرة) وفيه هانىء ابن المتوكل الإسكندراني قال في المغني مجهول [1] .

---

(١) هانىء بن المتوكل الاسكندراني أبو هاشم المالكي الفقيه .
روى عن مالك وحيوة بن شريح ومعاوية بة صالح وعنه : بقي بن مخلد وعمَّر دهراً طويلاً ازيد من مائة سنة وتوفي (٢٤٢) هـ
قال ابن حبان : كان تدخل عليه المناكير وكثرت فلا يجوز الاحتجاج به فمن مناكيره هذا الحديث .
وأرده الذهبي في ميزان الاعتدال (٤/٢٩١) . ص .

٥٩٥٥ ـ أُوحى الله تعالى إلى عيسى : أن يا عيسى انتقلْ من مكانٍ إلى مكانٍ ، لئلاّ تُعرف ، فتُؤذى ،

(کنز العمال باب الاوّل فی الاخلاق، زیر عنوان الاکمال جلد 3، صفحہ 158)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی کرتے ہوئے فرمایا اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نقل مکانی کرتے رہو تا کہ تجھے پہچان کر تکلیف میں نہ ڈالا جائے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, is reported to have said:- "Allah the Exalted revealed to Jesus, peace be upon him, :- 'O Isa, continue to move from one place to another so that you might not be persecuted after being recognised."

(Kanzulummal chapter 1 in vol 3 page 158)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Gott offenbarte Jesus: "O Jesus, fahre fort, von einem Ort zum anderen zu wandern, damit du nicht erkannt wirst und in Schwierigkeiten gerätst."

(Kansulummal Kapitel 1 in Bd 3 Seite 158)

7

وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝۳۵ (الانبیآء:35)

اور ہم نے کسی انسان کو تجھ سے پہلے ہمیشہ کی زندگی نہیں بخشی۔ کیا اگر تو مر جائے تو وہ غیر طبعی عمر تک زندہ رہیں گے۔

Sura 21:35 We granted not everlasting life to any human being before thee. If then thou shouldst die, shall they live here forever ?

Sura 21:35 Wir gewährten keinem Menschenwesen vor dir immerwährendes Leben. Drum, wenn du sterben solltest, können sie immerwährend leben?

جمعها وشرحها

محمد خليل الخطيب

دار الاعتصام

فأخذت بيده حتى جلس على المنبر ثم قال : ناد فى الناس فاجتمعوا إليه .
فقال : أما بعد أيها الناس فإنى أحمد إليكم الله الذى لا إله إلا هو ، وإنه قد
دنا منى خفوق(١) من بين أظهركم . فمن كنت جلدت له ظهراً فهذا ظهرى
فليستقد(٢) منه . ومن كنت شتمت له عرضاً فهذا عرضى ، فليستقد منه ؛
ومن أخذت له مالا فهذا مالى ، فليأخذ منه ، ولا يخش الشحناء(٣) من قبلى
فإنها ليست من شأنى . ألا وإن أحبكم إلى من أخذ منى حقاً . إن كان له
أو حللنى(٤) فلقيت ربى . وأنا طيب النفس ، وقد أدرى أن هذا غير مغن
عنى حتى أقوم فيكم مراراً ثم نزل فصلى الظهر . ثم رجع فجلس على المنبر
فعاد لمقالته الأولى ، فادعى عليه رجل بثلاثة دراهم فأعطاه عوضها ثم قال :
أيها الناس من كان عنده شىء فليؤده ، ولا يقل فضوح(٥) الدنيا . ألا وإن
فضوح الدنيا أهون من فضوح الآخرة ثم صلى على أصحاب أحد . واستغفر
لهم ثم قال : إن عبداً خيره الله بين الدنيا ، وبين ما عنده . فاختار ما عنده
فبكى أبو بكر رضى الله عنه وقال : فديناك بأنفسنا وآبائنا) .

الجمهرة : (٦٠/١) ، الطبرى : (١٩١/٢) ، الكامل لابن الأثير :
(١٥٤/٢) .

٥٦٥ ــ خطبته فيه يوصى بالأنصار :

حمد الله وأثنى عليه وقال : (أيها الناس بلغنى أنكم تخافون من موت
نبيكم صلى الله عليه وسلم هل خلد نبى قبلى فيمن بعث إليه فأخلد فيكم ؟
ألا وإنى لاحق بربى . وإنكم لاحقون بى . فأوصيكم بالمهاجرين الأولين

---

(١) خفوق : غياب بالموت .
(٢) فليستقد : فليقتص .
(٣) الشحناء من قبلى : العداوة من جهتى .
(٤) حللنى : سامحنى .
(٥) الفضوح بضم الفاء : الفضيحة انكشاف العيوب .

٣٤٥

حمد الله وأثنى عليه وقال : (أيها الناس بلغني أنكم تخافون من موت
نبيكم صلى الله عليه وسلم هل خلد نبي قبلي فيمن بعث إليه فأخلد فيكم ؟
ألا وإني لاحق بربي . وإنكم لاحقون بي . فأوصيكم بالمهاجرين الأولين

(خطبۃ المصطفیٰ از محمد خلیل الخطیب صفحہ 345)

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا! اے لوگو! مجھے پتہ لگا ہے کہ تم کو اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی موت کا خوف دامن گیر ہے کیا مجھ سے پہلے کسی نبی کو جن کی طرف وہ بھیجا گیا تھا۔ خلود (ہمیشہ کی زندگی) ملی کہ میں تم میں ہمیشہ کے لئے رہوں۔ سنو میں اپنے رب کو ملنے والا ہوں اور یقیناً تم مجھ کو ملو گے۔ سو میں تم کو مہاجرین کے متعلق وصیت کرتا ہوں۔

The Holy Prophet , Peace and blessing of Allah be upon him, praised Allah the Exalted and eulogized Him, and then he said:- O people, I have come to know that you are afraid of your Prophet's death. Did any of the prophet who was sent before me had everlasting life that I should live with you for ever? Hearken, I am going to meet my Lord, and certainly you will meet me. Hence, I give you advise regarding the first immigrants (from Mecca).

(Khutaba alMustafa by Mohammad Khalil alKahteeb: page 345)

Der Heilige Prophet[saw] lobpreiste Allah und verherrlichte Ihn und sagte: "O ihr Menschen, ich habe erfahren, dass ihr euch vor dem Tod eures Propheten fürchtet. Hat je ein Prophet, der gesandt wurde, ewiges (irdisches) Leben erhalten, so dass auch ich ewig Leben sollte? Hört, ich werde bald meinen Herrn treffen und gewiss werdet auch ihr mich treffen. Also ermahne ich euch in Bezug auf die Behandlung der Muhadscherien (die Flüchtlinge aus Mekka)."

(Khutaba alMustafa von Mohammad Khalil alKhatib; Seite 345)

لأبي عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي

المجلد الثاني
٣ — ٤

هي حياة الذّكر قال : يرزقون الثناء الجميل . والأوّل الحقيقة . وقد قيل : إن الأرواح تُدرِك في تلك الحال التي يسرحون فيها من روائح الجنة وطيّبها ونعيمها وسرورها ما يَليق بالأرواح ؛ مما ترتزق وتنتعش به . وأما اللذات الجسمانية فإذا أعيدت تلك الأرواح إلى أجسادها آستَوْفت من النعيم جميعَ ما أعدّ الله لها . وهذا قول حسن ، وإن كان فيه نوع من المجاز ، فهو الموافق لما آخترناه . والموفّقَ الإله . و ﴿فَرِحِينَ﴾ نصب في موضع الحال/من المضمر في «يُرْزَقُونَ» . ويجوز في الكلام «فَرِحُون» على النعت لأحْيَاء . وهو من الفرح بمعنى السرور . والفضْل في هذه الآيـة هو النّعيم المـذكور . وقرأ ابن السَّمَيْقَع «فَارِحِين» بالألف وهما لغتان ، كالفرِه والفارِه ، والحَذِر والحاذِر ، والطّمِع والطّامِع ، والبَخِل والباخِل . قال النحاس : ويجوز في غير القرآن رَفعُه ، يكون نعتاً لأحياء .

٢٧٥

قوله تعالى : ﴿وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ﴾ المعنى لم يلحقوا بهم في الفضل ، وإن كان لهم فضل . وأصله من البَشرة ؛ لأن الإنسان إذا فَرِح ظهرَ أثر السّرور في وجهه . وقال السّدّي . : يؤتى الشهيد بكتاب فيه ذكر من يَقْدَمُ عليه من إخوانه ، فيستبشر كما يستبشـر أهل الغائب بقُدومِه في الدنيا . وقال قَتادةُ وابن جُرَيْـج والرّبيـعُ وغيرُهم : استبشـارهم بأنهم يقـولون : إخواننا الذين تركنا خلفنا في الدنيا يقاتلون في سبيل الله مع نبيّهم ، فيستشهدون فينالون من الكرامة مثلَ ما نحن فيه ؛ فيسرّون ويفرحون لهم بذلك . وقيل : إن الإشارة بالاستبشار للذين لم يَلحقوا بهم إلى جميع المؤمنين وإن لم يُقتَلوا ، ولكنهم لما عاينوا ثواب الله وقع اليقين بأن دِين الاسلام هو الحق الذي يثيب الله عليهم ؛ فهم فَرِحون لأنفسهم بما آتاهم الله من فضله ، مستبشرون للمؤمنين بأن لا خوفٌ عليهم ولا هم يحزنون . ذهب إلى هذا المعنى الزجّاج وآبن فُورَك .

قوله تعالى : يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾

أي بجنة من الله . ويقال : بمغفرة من الله . ﴿وَفَضْلٍ﴾ هذا لزيادة البيان . والفضل داخل في النعمة ، وفيه دليل على اتساعها ، وأنها ليست كنِعَم الدنيا . وقيل : جاء الفضل بعد النعمة على وجه التأكيد ؛ روى التِّرمذيّ عن المِقْدام بن مَعْديكرِب قال: قال رسول الله ﷺ : (للشَّهيـد عند الله ستُّ خِصال ـ كذا في الترمذيّ وابن ماجه «ستّ»، /وهي في العدد سبع ـ يغفر له في أوّل دُفعة ويرى مَقعده من الجنة ويُجار من عذاب القبر ويأمن من الفزع الأكبر ويوضع على رأسه تاجُ الوَقار الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويُزوّج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العِين ويُشَفَّع في سبعين من أقاربه) قـال : هذا حديث حسن صحيح غريب . وهذا تفسير للنّعمة والفضل . والآثار في هذا المعنى كثيرة . ورُوي عن مجاهد أنه قال : السيوف مفاتيح الجنة . ورُوي عن رسـول الله ﷺأنه قـال : (أكرم الله تعـالى الشهداء بخمس كرامات لم يُكرم بها أحداً من الأنبياء ولا أنا أحدها أن جميع الأنبياء قبض أرواحَهم مَلَكُ الموت وهو الذي سيقبض رُوحي وأما الشهداء فالله هو الذي يقبض أرواحهم بقدرته كيف يشاء ولا يُسلّط على أرواحهم مَلَكُ الموت ، والثاني أن جميع الأنبياء قد غُسِّلوا بعد الموت وأنا أُغَسَّل بعد الموت والشهداء لا يُغَسَّلُون ولا حاجة لهم إلى ماء الدنيا ، والثالث أن جميع الأنبياء قـد كُفِّنوا وأنـا أُكَفَّن والشهداء لا يُكَفَّنون بل يُدفنون في ثيابهم ، والرابع أن الأنبياء لما ماتوا سُمُّوا أمواتـاً وإذا مِت

٢٧٦

وَرُوِيَ عن رسـول الله ﷺ أنه قـال : (أكرم الله تعـالى الشهداء بخمس كرامات لم يُكرم بها أحداً من الأنبياء ولا أنا أحدها أن جميع الأنبياء قبض أرواحَهم مَلَكُ الموت وهو الذي سيقبض رُوحي وأما الشهداء فالله هو الذي يقبض أرواحهم بقدرته كيف يشاء ولا يُسلَّط على أرواحهم مَلَكُ الموت ،

(الجامع لاحکام القرآن، تفسیر زیر آیت ال عمران، یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہ۔۔۔، جلد 4 صفحہ 176)

ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی لکھتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے شہدا کو پانچ ایسے اعزازات کے ساتھ معزز کیا ہے کہ کسی نبی کو بلکہ مجھ کو بھی ان سے معزز نہیں کیا۔ پہلا اعزاز یہ ہے کہ تمام انبیاء کی ارواح ملک الموت نے قبض کی ہیں اور میری روح بھی وہی قبض کرے گا۔ لیکن شہداء کی ارواح اپنی قدرت سے خود جیسے چاہے قبض کرتا ہے اور ملک الموت کو ان کی روحوں پر مسلط نہیں کرتا۔

Abu Abdullah Muhammad Bin Ahmad Al-Ansari Alqurtabi writes:- It has been narrated that the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said: Allah the Exalted has honoured the martyrs with five honours that not a single prophet not even me, has been honoured with such honours. The first honour is, that the souls of all the prophets are in the custody of the Angel of death, and he it is who shall seize my soul too, but the soul of the martyrs are seized by Allah Himself with His Divine power as He wishes. He has not given the Angel of death control over their souls.

(Al-Jame' leAhkamil Quran vol 4 page 176)

Abu Abdullah Mohammad bin Ahmad alAnsari alQurtabi sagt: "Der Heilige Prophet[saw] sagte: 'Allah hat die Märtyrer mit fünf solchen Auszeichnungen versehen, mit denen kein Prophet, nicht einmal ich, versehen worden ist. Die erste (Auszeichnung) ist, dass die Seelen aller Propheten von dem Todesengel in den Himmel geführt werden. Die Seelen der Märtyrer aber werden von Ihm allein geführt, weil Er den Todesengel nicht für Märtyrer bestimmt hat.'"

(alJaame leAhkamil Quran Bd. 4 S. 176)

للإمام الجليل ، الحافظ عماد الدين ، أبو الفداء
اسماعيل بن كثير القرشي الدمشقي
المتوفى سنة ٧٧٤ هـ

الجزء الأول

الناشـــــر

المكتبة التوفيقية
أمام الباب الأخضر (سيدنا الحسين)

لمهما أعطيتكم من كتاب وحكمة ﴿ثم جاءكم رسول مصدّق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال أأقررتم وأخذتم على ذلكم إصرى﴾ وقال ابن عباس ومجاهد والربيع بن أنس وقتادة والسدّى : يعنى عهدى . وقال محمد بن إسحاق ﴿إصرى﴾ أى ثقل ما حملتم من عهدى أى ميثاق الشديد المؤكد ﴿قالوا أقررنا ، قال فاشهدوا وأنا معكم من الشاهدين فمن تولى بعد ذلك﴾ أى عن هذا العهد والميثاق ﴿فأولئك هم الفاسقون﴾ . قال على بن أبى طالب وابن عمه ابن عباس رضى الله عنهما ما بعث الله نبياً من الأنبياء إلا أخذ عليه الميثاق لئن بعث الله محمداً وهو حى ليؤمنن به ولينصرنه ، وأمره أن يأخذ الميثاق على أمّته لئن بعث محمد وهم أحياء ليؤمنن به ولينصرنه . وقال طاوس والحسن البصرى وقتادة : أخذ الله ميثاق النبيين أن يصدّق بعضهم بعضا ، وهذا لا يضاد ما قاله على وابن عباس ولا ينفيه بل يستلزمه ويقتضيه ، ولهذا روى عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاووس عن أبيه مثل قول على وابن عباس . وقد قال الإمام أحمد حدثنا عبد الرزاق أنبأنا سفيان عن جابر عن الشعبى عن عبد الله بن ثابت قال : جاء عمر إلى النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله إنى أمرت بأخ يهودى من قريظة فكتب لى جوامع من التوراة ألا أعرضها عليك ؟ قال : فتغير وجه رسول الله ﷺ قال عبد الله بن ثابت قلت له ألا ترى ما بوجه رسول الله ﷺ ؟ فقال عمر : رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا قال : فسرى عن النبى ﷺ وقال « والذى نفسى بيده لو أصبح فيكم موسى عليه السلام ثم اتبعتموه وتركتمونى لضللتم ، إنكم حظى من الأمم وأنا حظكم من النبيين »

(حديث آخر) قال الحافظ أبو يعلى حدثنا إسحق حدثنا حماد عن الشعبى عن جابر قال : قال رسول الله ﷺ « لا تسألوا أهل الكتاب عن شىء فإنهم لن يهدوكم وقد ضلوا ، وإنكم إما أن تصدّقوا بباطل وإما أن تكذبوا بحق وإنه والله لو كان موسى حياً بين أظهركم ما حل له إلا أن يتبعنى » وفى بعض الأحاديث « لو كان موسى وعيسى حيين لما وسعهما إلا اتباعى » فالرسول محمد خاتم الأنبياء صلوات الله وسلامه عليه دائماً إلى يوم الدين ، هو الإمام الأعظم الذى لو وجد فى أى عصر وجد لكان هو الواجب الطاعة المقدم على الأنبياء كلهم ، ولهذا كان إمامهم ليلة الإسراء لما اجتمعوا ببيت المقدس : وكذلك هو الشفيع فى المحشر فى إتيان الرب جل جلاله لفصل القضاء بين عباده وهو المقام المحمود الذى لا يليق إلا له والذى يحيد عنه أولو العزم من الأنبياء والمرسلين حتى تنتهى النوبة إليه فيكون هو المخصوص به ، صلوات الله وسلامه عليه .

أَفَغَيْرَ دِينِ ٱللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُۥٓ أَسْلَمَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٨٥﴾

يقول تعالى منكراً على من أراد ديناً سوى دين الله الذى أنزل به كتبه وأرسل به رسله وهو عبادة الله وحده لا شريك له الذى له أسلم من فى السموات والأرض أى استسلم له من فيهما طوعاً وكرها كما قال تعالى ﴿ولله يسجد من فى السموات والأرض طوعاً وكرها﴾ الآية، وقال تعالى ﴿أو لم يروا إلى ما خلق الله من شىء يتفيؤ ظلاله عن اليمين والشمائل سجداً لله وهم داخرون • ولله يسجد ما فى السموات وما فى الأرض من دابة والملائكة وهم لا يستكبرون • يخافون ربهم من فوقهم ويفعلون ما يؤمرون﴾ فالمؤمن مستسلم بقلبه وقالبه لله، والكافر مستسلم لله كرها، فإنه تحت التسخير والقهر والسلطان العظيم الذى لا يخالف ولا يمانع. وقد ورد حديث فى تفسير هذه الآية على معنى آخر فيه غرابة فقال الحافظ أبو القاسم الطبرانى حدثنا أحمد بن النضر العسكرى حدثنا سعيد بن حفص النفيلى حدّثنا محمد بن محصن العكاشى حدثنا الأوزاعى عن عطاء بن أبى رباح عن النبى ﷺ ﴿وله أسلم من فى السموات والأرض طوعاً

لو كان موسى وعيسى حيين لما وسعهما إلا اتباعی
(تفسیر القرآن العظیم، سورہ ال عمران زیر آیت وَاِذْ اَخَذَاللّٰہُ مِیْثَاق النَّبِیّٖنَ ---، جلد 1 صفحہ 378)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اگر اس وقت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

The Holy Prophet[saw], peace and blessings of Allah be upon him has said:- If Moses and Jesus were alive, they would have no alternative but to follow me.

(Ibn Kathir: Tafseer ul Quran vol 1 page 378)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Wenn Moses und Jesus am Leben wären, hätten sie keine andere Wahl, als mir zu folgen."

(Ibn Kathir: Tafsir ulQuran Bd 1 Seite 378)

في ظلال القرآن

بقلم

سيد قطب

المجلد الرابع

الأجزاء: ١٢-١٨

طبعة جديدة مشروعة

تتضمن إضافات وتنقيحات تركها المؤلف
وتنشر للمرة الأولى

مع المراجعة الشاملة والتصويب الدقيق
لما كان في الطبعة الأصلية - التي صورت عنها الطبعات غير المشروعة -
من أخطاء في الآيات القرآنية والتفسير

دار الشروق

سورة مريم

أبوك امرأ سوء ، وما كانت أمك بغياً » حتى تأتي بهذه الفعلة التي لا يأتيها إلا بنات آباء السوء والأمهات البغايا

وتنفذ مريم وصية الطفل العجيب التي لقنها إياها :

« فأشارت إليه » .. فماذا نقول في العجب والغيظ الذي ساورهم وهم يرون عذراء تواجههم بطفل ثم تتبجح فتسخر ممن يستنكرون فعلتها فتصمت وتشير لهم إلى الطفل ليسألوه عن سرها !

« قالوا : كيف نكلم من كان في المهد صبياً ؟ » .

ولكن ها هي ذي الخارقة العجيبة تقع مرة أخرى :

« قال : إني عبد الله ، آتاني الكتاب ، وجعلني نبياً ، وجعلني مباركاً أينما كنت ، وأوصاني بالصلاة والزكاة ما دمت حياً ، وبرّاً بوالدتي ولم يجعلني جباراً شقياً ، والسلام عليّ يوم ولدت ويوم أموت ويوم أبعث حياً » .

وهكذا يعلن عيسى ــ عليه السلام ــ عبوديته لله . فليس هو ابنه كما تدعي فرقة . وليس هو إلهاً كما تدعي فرقة . وليس هو ثالث ثلاثة هم إله واحد وهم ثلاثة كما تدعي فرقة .. ويعلن أن الله جعله نبياً ، لا ولداً ولا شريكاً . وبارك فيه ، وأوصاه بالصلاة والزكاة مدة حياته . والبر بوالدته والتواضع مع عشيرته . فله إذن حياة محدودة ذات أمد . وهو يموت ويبعث . وقد قدر الله له السلام والأمان والطمأنينة يوم ولد ويوم يموت ويوم يبعث حياً ..

والنص صريح هنا في موت عيسى وبعثه . وهو لا يحتمل تأويلاً في هذه الحقيقة ولا جدالاً .

* * *

ولا يزيد السياق القرآني شيئاً على هذا المشهد . لا يقول : كيف استقبل القوم هذه الخارقة . ولا ماذا كان بعدها من أمر مريم وابنها العجيب . ولا متى كانت نبوته التي أشار إليها وهو يقول :

« آتاني الكتاب وجعلني نبياً » .. ذلك أن حادث ميلاد عيسى هو المقصود في هذا الموضع . فحين يصل به السياق إلى ذلك المشهد الخارق يسدل الستار ليعقب بالغرض المقصود في أنسب موضع من السياق ، بلهجة التقرير ، وإيقاع التقرير :

« ذلك عيسى ابن مريم . قول الحق الذي فيه يمترون . ما كان لله أن يتخذ من ولد . سبحانه . إذا قضى أمراً فإنما يقول له : كن فيكون . وإن الله ربي وربكم فاعبدوه . هذا صراط مستقيم » ..

ذلك عيسى ابن مريم ، لا ما يقوله المؤلهون له أو المتهمون لأمه في مولده .. ذلك هو في حقيقته وذلك واقع نشأته . ذلك هو يقول قول الحق الذي فيه يمترون ويشكون . يقولها لسانه ويقولها الحال في قصته : « ما كان لله أن يتخذ من ولد » تعالى وتنزه فليس من شأنه أن يتخذ ولداً . والولد إنما يتخذه الفانون للامتداد ، ويتخذه الضعاف للنصرة . والله باق لا يخشى فناء ، قادر لا يحتاج معيناً . والكائنات كلها توجد بكلمة كن . وإذا قضى أمراً فإنما يقول له : كن فيكون .. فما يريد تحقيقه يحققه بتوجه الإرادة لا بالولد والمعين .. وينتهي ما يقوله عيسى ــ عليه السلام ــ ويقوله حاله بإعلان ربوبية الله له وللناس ، ودعوته إلى عبادة الله الواحد بلا شريك : « وإن الله ربي وربكم فاعبدوه هذا صراط مستقيم » .. فلا يبقى بعد شهادة عيسى وشهادة قصته مجال للأوهام والأساطير .. وهذا هو المقصود بذلك التعقيب في لغة التقرير وإيقاع التقرير .

* * *

٢٣٠٨

والنص صريح هنا في موت عيسى وبعثه . وهو لا يحتمل تأويلاً في هذه الحقيقة ولا جدالاً .
(فی ظلال القرآن،زیر آیت،سورہ مریم،قال انی عبداللہ اتنی الکتاب جلد4)

سیّد قطب سورۃ مریم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں یہاں نص صریح حضرت عیسیٰ کی موت اور موت کے بعد اٹھایا جانا ہے اور اس حقیقت کیلئے کسی تاویل اور تنازع کا احتمال نہیں ہے۔

Commenting upon the verses of Sura Maryam regarding Jesus, peace be upon him, Syed Qutub says:- "The definite explanation advanced here is of Jesus's death and him being raised after death. There is no scope for any other interpretation for unnecessary diatribe.

(Fi Zilal il Quran, Vol: 4, Page:66)

Syed Qutub sagt in seinem Kommentar über die Verse der Sura Maryam in Bezug auf Jesus: "Die hier aufgeführten Verse über den Tod Jesu und seiner Auferstehung nach dem Tode sind eindeutig, so dass es in dieser Frage kein Raum für Interpretation und Streit besteht."

(Fi Silal il Quran Bd:4 Seite:66)

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

ہمارے آقا، ہمارے مطاع ہادیٔ برحق حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے اپنی اُمت کے حالات بتاتے ہوئے خبر دی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب اس کی دینی حالت اس قدر بگڑ جائے گی کہ ایمان تک باقی نہ رہے گا۔ مسلمان محض نام کے رہ جائیں گے، قرآن کے الفاظ تو ہوں گے مگر اس پر عمل نہ ہو گا۔ غرضیکہ اُمت بگڑ کر ایسی شدید گمراہی میں مبتلاء ہو جائے گی کہ ظہر الفساد فی البرّ و البحر کا نظارہ ہو گا اور وہ وقت ہر لحاظ سے اُمت کے لئے ہی بہت دردناک وقت ہو گا۔

باوجود اس کے کہ یہ خطرناک اور روحانی اور مادی ادبار و تنزل اُمت کے اپنے ہی اعمال و کردار کا نتیجہ ہونا تھا، ہمارے آقا کے دل میں اُمت کے لئے شدید تڑپ تھی، بے چین کر دینے والا درد تھا اور مادر مہربان کی طرح گہری شفقت اور رحمت کا جذبہ تھا۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ آپ نے اس دور ضلالت میں بھی اُمت کے لئے اُمید کی شمع روشن فرمائی اور اُس نور ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا دیکھو اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں میرا، ہاں میرا ایک غلام صادق اور عاشقِ کامل ایک سفید مینارے کے ذریعہ آئے گا اور اُمت کے لئے ہدایت اور نور کے سامان کرے گا۔ آپ نے اس موعود کا ذکر کرتے ہوئے اُمت کو یہ تاکیدی نصیحت بھی فرمائی کہ دیکھنا اس کو ضرور قبول کرنا خواہ برف کے تودوں پر سے چل کر اس کے پاس پہنچنا پڑے اور اپنے اس پیارے کے لئے اپنا سلام بھی اُمت کے سپرد کیا تھا۔

مگر افسوس کہ جب ہمارے پیارے نبی ﷺ کا پیارا مہدی ظاہر ہوا تو لوگوں نے اس کو قبول نہ کیا تاہم خدا نے قبول کیا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر فرمائی اور کیا زمین اور کیا آسمان ہر ایک نے اس کی صداقت کی گواہی دی کیا جن اور کیا انس، حتی کہ دریاؤں، سمندروں، پہاڑوں اور جانوروں تک نے شہادت دی کہ ہاں یہی موعود ہے اور یہی وقت، مہدی معہود کا وقتِ ظہور ہے۔

آئندہ صفحات میں انہی نشانات کا تذکرہ کیا جارہا ہے مگر بزرگان اُمت کی کتب کے حوالہ سے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے بہت پہلے یا متصل پہلے ظاہر ہونے والے ان نشانات کو مختلف انداز میں اپنی تصانیف میں محفوظ کر چھوڑا تھا۔ اور یہ تمام نشانات عین اپنے وقت پر بڑی ہی شان کے ساتھ پورے ہوئے۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

Turth of the claim of the Messiah[as]

There is saying of our Master, our true Guide, the Holy Prophet Hazrat Mohammad (Pease be upon him), regarding his Ummah that a time would come when the religious situation would be so deteriorated that there would be no true faith. Muslims will be Muslims by name only, the words of the Quran will be existing but practice would be amiss. The Ummah would be so far misguided, that there would be disorder on earth and on sea and that it would be a critical time for the Ummah.

Despite the fact that this dreadful spiritual and material downfall of this Ummah was going to be consequence of its own deeds, the Holy Prophet (pbuh) had grave concern and agonising restlessness for the Ummah but also great love and affection similar to the love of an affectionate mother.In view of this, The Holy Prophet rekindled hope and light to guide towards that path of righteousness. He also said that at that time of ignorance, his completely obedient servant who truely loved him would come from a White Minaret and guide the Ummah. The Holy Prophet advised the Ummah particularly to believe the Promised Messiah at all cost, even if you have to undertake the journey on your knees over glaciers. The Holy Prophet (pbuh) also asked the Ummah to convey his personal salaam.

But it is a matter of great regret that when that beloved Mahdi of the Holy Prophet appeared, he was refuted by his followers, but was accepted by God and his truthfulness was made manifest by God with full splendour, and as such the earth and heaven, jinn and human being, rivers and seas, mountain and animals all bore witness that he was the Promised One, who appeared according to the need of the time. In the coming pages, the same signs will be mentioned, but with reference to the books of Holy saints of Ummah, who have recorded those signs in various methods, long before or quite near to the advent of Imam Mahdi. All these signs have been fulfilled at their appropriate time.

Wahrhaftigkeit des Verheißenen Messias[as]

Unser Meister und Führer, der Heilige Prophet Muhammad[saw] sagte über den Zustand seiner Umma (Gemeinschaft der Muslime) voraus, diese werde einmal so weit vom rechten Weg abkommen, dass sie keine Spur des Glaubens aufweisen würde. Für die Religion werden sie nur Lippenbekenntnisse übrig haben; sie werden den Qur-ân besitzen, ihm aber nicht folgen. Die Irrungen und Wirrungen der Umma werden so schlimm sein, dass auf sie das folgende Wort des Qur-ân zutreffen wird: "Verderbnis ist gekommen über Land und Meer." Kurzum, in dieser Zeit wird die Umma in einem erbärmlichen Zustand sein.

Dieser spirituelle und materielle Niedergang sollte eindeutig eine Folge des eigenen Fehlverhaltens sein. Doch das Herz des Heiligen Propheten[saw] schlug so sehr für seine Umma, dass er angesichts der bevorstehenden Schwierigkeiten für seine Gläubigen keinen Augenblick Ruhe fand und tiefen Schmerz erduldete; diese Liebe war nicht geringer als die Zuneigung einer fürsorglichen Mutter gegenüber ihrem Kind. Aus diesem Grunde sagte er ebenfalls voraus, dass es in jener krisenhaften Zeit auch einen Hoffnungsschimmer für den Islam geben würde. Auf diese Lichtquelle hinweisend, gab er den Gläubigen bekannt, dass ein wahrer Diener und vollkommener Anhänger des Propheten über ein weißes Minarett kommen und für Leitung der Umma sorgen würde. Über diesen Verheißenen ermahnte der Prophet seine Anhänger eindringlich, ihm Gehorsam und Gefolgschaft zu leisten, gleich, was es auch kosten möge. Ferner wies der Heilige Prophet seine Umma an, diesem Verheißenen seine Grüße zu übermitteln.

Doch leider kam es anders. Als der geliebte Mahdi des Heiligen Propheten[saw] erschien, lehnten die Menschen es ab, an ihn zu glauben. Doch Gott nahm ihn an und bewies mit majestätischen Manifestationen die Wahrhaftigkeit jenes Mahdis. Himmel und Erde bestätigten seine göttliche Sendung. Nicht nur Menschen, sondern auch Flüsse, Meere, Berge und Tiere bezeugten einstimmig: Ja, das ist der Messias, und es ist an der Zeit, dass der Verheißene Messias erscheint.

1

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۲﴾

(الرّوم :42)

(اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ خدا تعالیٰ لوگوں کو ان کے عملوں کے کچھ حصہ کی سزا (اس دنیا میں) دیگا۔ تا کہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔

Sura 30:42 Corruption has appeared on land and sea because of what men`s hands have wrought, that He may make them taste the fruit of some of their doings, so that they may turn back from evil.

Sura 30:42 Verderbnis ist gekommen über Land und Meer um dessentwillen, was die Hände der Menschen gewirkt, auf dass Er sie kosten lasse die (Früchte) so mancher ihrer Handlungen, damit sie umkehren.

تأليف

محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي

بتحقيق

محمد ناصر الدين الألباني

الجزء الاول

المكتب الاسلامي

٢٧٦ — (٧٩) وعن علي ، قال : قال رسول الله ﷺ : « يوشك أنْ يأتي على الناسِ زمانٌ لا يبقى من الإسلامِ إلا اسمُه ، ولا يبقى من القُرآن إلا رَسْمُه ، مساجِدُهم عامرةٌ وهي خَرابٌ من الهُدَى ، عُلماؤُهم شَرٌّ مَنْ تحتَ أديمِ السَّماء ، مِن عندِهم تَخرُجُ الفِتنةُ ، وفيهم تعودُ » . رواه البيهقي في « شعب الايمان » [١] .

٢٧٧ — (٨٠) وعن زياد بن لَبيد ، قال : ذَكر النبيُّ ﷺ شيئاً ، فقال : « ذاكَ عند أوانِ ذهابِ العلم » . قلتُ : يا رسولَ الله ! وكيفَ يذْهبُ العلمُ ونحنُ نقرأُ القرآنَ ونقرِئُه أبناءَنا ، ويُقرِؤُه أبناؤُنا أبناءهم إلى يوم القيامة ؟ فقال : « ثَكلتْكَ أمُّكَ زيادُ ! إنْ كنتُ لَأراكَ من أفْقه رجُلٍ بالمَدينة ! أوَ ليْسَ هذه اليهودُ والنَّصارى يقرؤُونَ التَّوراةَ والإنجيلَ لا يَعملونَ بشيءٍ ممَّا فيهما ؟! » . رواه أحمد ، وابن ماجه [٢] ، وروى الترمذي عنه نحوه .

٢٧٨ — (٨١) وكذا الدَّارميُّ عن أبي أمامة [٣] .

٢٧٩ — (٨٢) وعن ابن مسعود ، قال : قال لي رسولُ الله ﷺ : « تعلَّموا العِلمَ وعلِّموهُ الناسَ ، تعلَّموا الفرائضَ وعلِّموها النَّاسَ ، تعلموا القُرآنَ وعلموه النَّاسَ ؛ فإني امرؤٌ مَقبوضٌ ، والعِلمُ سَينقَبضُ ، وتظهرُ الفِتنُ حتى يختلِفَ اثنانِ في

(١) ورواه ابن عدي في «الكامل»(ق ٢٢٢/٢) . وأبو عمرو الداني في «السنن الواردة في الفتن» (ق ١/١٢)عن علي موقوفاً عليه ، وفيه بشر بن الوليد القاضي وفيه ضعف، وكان قد شاخ وخرف .

(٢) رجال إسنادهما ثقات،ولكنه منقطع، لكن له شاهدان تقدم الكلام عليهما برقم (٢٤٥)

(٣) في سننه (٧٧/١) ورجاله ثقات، لكن الحجاج وهو ابن أرطاة مدلّس وقد عنعنه.ورواه ابن ماجه (رقم ٢٢٨) من طريق أخرى واهية مختصرة. ولم أجده عند الترمذي عن زياد بن لبيد ، وإنما رواه عن أبي الدرداء كما تقدم .

قال : قال رسول الله ﷺ : « يوشِكُ أنْ يأتي على الناسِ زمانٌ لا يبقى من الإسلامِ إلا اسمُه ، ولا يبقى من القرآنِ إلا رَسمُه ، مساجدُهم عامرةٌ وهي خَرابٌ من الهُدَى ، عُلماؤُهم شَرُّ مَنْ تحتَ أديمِ السَّماءِ ، مِن عندِهم تخرُجُ الفِتنةُ ، وفيهم تعودُ » .

(مشکوٰۃ المصابیح ، فصل الثالث ، کتاب العلم ، جلد 1 صفحہ 91)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔لوگوں پر ایسازمانہ آئے گا جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ان کی مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہونگی لیکن ہدایت کے لحاظ سے بالکل ویران ہونگی۔اس زمانہ کے لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔انہی میں سے فتنے نکلیں گے اور انہی میں واپس جائیں گے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him said:- A time will come when nothing would be left of Islam except its name, and nothing would be left of the Quran except its script, their mosques would be full of worshipers but would be devoid of righteousness . Their Ulama - religious scholars would be the worst of creatures under the canopy of the heavens. Evil plots will hatch from them and to them will they return.

(Mishkat ul Masabih vol. 1, page 91)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Eine Zeit wird kommen, wenn vom Islam nichts anderes mehr übrigbleiben wird, als sein Name, und vom Heiligen Qur-ân nichts übrigbleiben wird, als seine Schrift. Die Moscheen werden voll von Betenden sein; die Rechtschaffenheit jedoch wird sich verflüchtigt haben. Ihre Ulema (Religionsgelehrte) werden die schlimmsten Kreaturen unter dem Firmament des Himmels sein. Üble Verschwörungen werden von ihnen ausgehen; und zu ihnen werden sie zurückkehren.

(Mishkat ul Masabih Bd. 1, seite 91)

الجامع الصحيح

وهو

سنن الترمذي

لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة

٢٠٩ - ٢٧٩

من كان في بيته
هذا الكتاب فكأنما
في بيته نبي يتكلم

بتحقيق وشرح
أحمد محمد شاكر
القاضي الشرعي

الجزء الخامس

دار الكتب العلمية
بيروت . لبنان

وَفي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢٦٤١ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ الأَفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتى إِنْ كانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ في أُمَّتي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ في النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هٰذَا إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٢٦٤٢ ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ. حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ في ظُلْمَةٍ، فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ أَقُولُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللهِ.

قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢٦٤٣ ـ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ. حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي

٢٦٤٣ ـ (البخاري) الجهاد والسير: باب اسم الفرس والحمار. (مسلم) الإيمان: باب الدليل على أن مَن مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً.

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.
(جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب18، جلد5، صفحہ26)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ البتہ ضرور آئے گا میری امت پر وہ زمانہ جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا یہ ان کے قدم بقدم چلیں گے یہاں تک کہ اگر کسی اسرائیلی نے اعلانیہ اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں سے بھی ضرور کوئی ایسا ہوگا جو یہ کریگا۔ اور بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہوگئے تھے اور میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ سوائے ایک کے باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ وہ نجات یافتہ کون ہونگے تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا! وہ جو اس طریق پر ہوگا جو میرا اور میرے صحابہؓ کا طریق ہے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him said:- Surely things will happen to my people as happend earlier to the Israelites. They will resemble each other like one shoe in a pair resembles the other - to the extent that if anyone among the Israelites had openly committed adultery with his mother, there would be someone who would do this in my Ummah. Verily, the Israelites were divided into 72 sects, but my people will be divided into 73 sects. All of them will be in the Fire except one. 'The Companions asked,' Who are they; O Messenger of Allah.' The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said, ' They are the people who adopt my practice and that of my companions.

(Al-Jame Tirmizi, Kitab ul Iman chapter 18; vol 5 page 26)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Gewisslich werden meiner Umma (Gefolgschaft) Dinge passieren, die früher schon den Israeliten geschehen sind. Sie werden so einander gleichen, wie in einem Paar Schuhe der eine dem anderen gleicht. Das wird so weit gehen, dass, wenn irgendeiner unter den Israeliten in aller Öffentlichkeit Unzucht mit seiner Mutter beging, es einige innerhalb meiner Ummah genauso tun werden. Die Israeliten waren in 72 Gruppierungen gespalten, doch wird meine Ummah in 73 Gruppierungen gespalten sein. Alle von ihnen werden im Feuer sein, außer einer einzigen". Darauf fragten ihn seine Gefährten: "O Gesandter Allahs, wer

sind diese?" Der Heilige Prophet[saw] antwortete: "Sie werden die Leute sein, die meinem Brauch folgen werden und dem meiner Gefährten."

(Al-Dshame Tirmisi, Kitab ul Iman Kapitel 18; Bd 5 Seite 26)

2

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۙ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۙ (القیٰمۃ : 10-8)

سو جب نظر پتھرا جائے گی۔ اور چاند کو خسوف لگے گا۔ اور سورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا۔

Sura 75:8-10 When the eye is dazzled, And the moon is eclipsed, And the sun and the moon are brought together.

Sura 75:8-10 Wenn das Auge geblendet ist, Und der Mond sich verfinstert, Und die Sonne und der Mond vereinigt werden.

١- سنن الدارقطني

تأليف شيخ الإسلام حافظ عصره. الفذ في علم الحديث ومعرفة علله ورجاله

الإمام الكبير علي بن عمر الدارقطني

المولود سنة ٣٠٦ والمتوفى سنة ٣٨٥ هجرية

الجزء الأول

عني بتصحيحه وتنسيقه وترقيمه وتحقيقه محب السنة النبوية وخادمها

السيد عبد الله هاشم يماني المدني

بالمدينة المنورة - الحجاز

١٣٨٦ هـ - ١٩٦٦ م

وبذيله

٢ التعليق المغني على الدارقطني

تأليف المحدث العلامة

أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي

دار المحاسن للطباعة

٢٤١ شارع الجيش - القاهرة

دينار الطاحى عن يونس عن الحسن ، عن أبى بكرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « إن الله عز وجل إذا تجلى لشيء من خلقه خشع له » تابعه نوح بن قيس عن يونس ابن عبيد .

١٠ — حدثنا أبو سعيد الأصطخرى ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ، ثنا يونس بن بكير عن عمرو[٧] بن شمر عن جابر ، عن محمد بن على قال : إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس فى النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض .

١١ — حدثنا ابن أبى داود ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سلمة قالا نا ابن وهب ، عن عمرو ابن الحارث أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه ، عن عبد الله[٨] بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : « إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا ينخسفان لموت أحد ولا لحياته ، ولكنهما آيتان من آيات الله ، فإذا رأيتموها فصلوا » .

الأخيرة أعنى : ولكن الله إذا تجلى لشيء الخ وإنما فى سنن النسائى من حديث قبيصة الهلالى ومن حديث النعمان بن بشير ولفظه : إن الله عز وجل إذا بدا لشيء من خلقه خشع له ، وقد أطال الحافظ ابن القيم الكلام فى معنى هذه الزيادة فى كتابه مفتاح دار السعادة بما لا مزيد عليه . قوله : عمرو[٧] بن شمر عن جابر ، كلاهما ضعيفان لا يحتج بهما . قوله : عن عبدالله[٨] ابن عمر ، الحديث أخرجه الشيخان ، وأعلم أنه ثبت عن النبى صلى الله عليه وسلم فى الكسوف والخسوف فى كل ركعة بركوع ، وفى كل ركعة ركوعان ، وفى كل ركعة ثلاث ركوعات ، وأربعة ركوعات ، وخمسة ركوعات ، قال الحافظ فى فتح البارى : وجمع بعضهم بين هذه الأحاديث بتعدد الواقعة ، وأن الكسوف وقع مراراً فيكون كل من هذه الأوجه جائزاً ، وإلى ذلك ذهب إسحاق بن راهويه ، لكن لم يثبت عنده الزيادة على أربع ركوعات ، وقال ابن خزيمة وابن المنذر والخطابى وغيرهم : يجوز العمل بجميع ما ثبت من ذلك ، وهو من الاختلاف المباح ، وقواه النووى فى شرح مسلم . والله أعلم .

قال : إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس في النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض .
(سنن دار قطنی، جلد 1، باب صلوٰۃ الکسوف والخسوف، صفحہ 65)

فرمایا!" ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں۔ یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اوّل رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مقررہ دنوں میں سے) درمیان (کے دن) میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کیلئے ظاہر نہیں ہوئے۔"

The Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, said:- "The truth of our Mahdi will be attested by two signs which have never appeared in support of any other claimant since the beginning of the world. These are that in the month of Ramadhan the moon will be eclipsed during the first of the nights during which it is subjected to an eclipse and the sun will be eclipsed on the middle one of the days which it is subject to an eclipse and these signs have never appeared in support of any other claimant since the creation of the Universe.

(Sunan Dar Qutni, vol. 1, page 65)

Der Heilige Prophet Mohammad[saw] sagte: "Für unseren Mahdi wird es zwei Zeichen geben, die seit der Schöpfung der Himmel und Erde niemals erschienen sind, nämlich, dass sich der Mond im Ramadhan in der ersten Nacht (von den Nächten, in denen eine Mondfinsternis möglich ist) verfinstert, und die Sonne sich im gleichen Ramadhan am mittleren Tag (von den Tagen, an denen eine Sonnenfinsternis möglich ist) verfinstert; und diese Zeichen sind, seit Allah die Himmel und die Erde erschaffen hat, nie erschienen."

(Sunan Dar Qutni, Bd. 1, Seite 65)

المجلد الأول من

كتاب

مجموعة فتاوى شيخ الاسلام تقى الدين
ابن تيمية الحرانى المتوفى سنة ٧٢٨

طبع بمعرفة صاحب الهمة العلية * والسيرة المرضية * (حضرة الفاضل الشيخ فرج الله زكى الكردى الازهرى)

وذلك بمطبعته * (مطبعة كردستان العلمية) * بدرب المسمط
بملك سعادة المفضال أحمد بك الحسينى بجمالية
مصر القاهرة سنة ١٣٢٦ هجريه

تنبيه

كل من أراد هذا الكتاب * واعلام الموقعين * ومستصفى الغزالى * وشرح تحرير الاصول * وكشف الاسرار * وشروح التلخيص * وشرح تهذيب الكلام * وشرح منظومتى الكواكبى * وحواشى شرح الشمسية ومتن مسلم الثبوت مع المنهاج والمختصر.
وغيرها يطلبها من ملتزم طبعها * (فرج الله ذكى الكردي بمصر) *

قال تعالى (وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا ما كنت تدرى ما الكتاب ولا الايمان ولكن جعلناه نوراً نهدى به من نشاء من عبادنا) وتجوز القراءة فى الصلاة وخارجها بالقراآت الثابتة الموافقة لرسم المصحف كما ثبتت هذه القراآت وليست شاذة حينئذ والله أعلم

(۲۳۲) مسئلة فى قول اهل التقاويم فى ان الرابع عشر من هذا الشهر يخسف القمر . وفى التاسع والعشرين تكسف الشمس فهل يصدقون فى ذلك واذا خسفا هل يصلى لهما ام يسبح واذا صلى كيف صفة الصلاة ويذكر لنا أقوال العلماء فى ذلك

* الجواب * الحمدلله * الخسوف والكسوف لهما أوقات مقدرة كما لطلوع الهلال وقت مقدر وذلك مما أجرى الله عادته بالليل والنهار والشتاء والصيف وسائر مايتبع جريان الشمس والقمر وذلك من آيات الله تعالى كما قال تعالى (وهو الذى خلق الليل والنهار والشمس والقمر كل فى فلك يسبحون) وقال تعالى (هو الذى جعل الشمس ضياء والقمر نورا وقدره منازل لتعلموا عدد السنين والحساب ماخلق الله ذلك الا بالحق) وقال تعالى(والشمس والقمر بحسبان وقال تعالى فالق الاصباح وجعل الليل سكنا والشمس والقمر حسبانا ذلك تقدير العزيز العليم (وقال تعالى (يسألونك عن الاهلة قل هى مواقيت للناس والحج) وقال تعالى(ان عدة الشهور عندالله اثناعشر شهرا فى كتاب الله يوم خلق السموات والارض منها أربعة حرم ذلك الدين القيم (وقال تعالى وآية لهم الليل نسلخ منه النهار فاذاهم مظلمون والشمس تجرى لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم لا الشمس ينبغى لها ان تدرك القمر ولا الليل سابق النهار وكل فى فلك يسبحون) وكما ان العادة التى اجراها الله تعالى ان الهلال لا يستهل الا ليلة ثلاثين من الشهر أو ليلة احدى وثلاثين وان الشهر لايكون الا ثلاثين أو تسعة وعشرين فمن ظن ان الشهر يكون أكثر من ذلك أو أقل فهو غالط فكذلك أجرى الله العادة ان الشمس لاتكسف الا وقت الاستسرار وان القمر لايخسف الا وقت الابدار ووقت ابداره هي الليالى البيض التى يستحب صيام أيامها ليلة الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر فالقمر لايخسف الا فى هذه الليالى والهلال يستسر آخر الشهر اما ليلة واما ليلتين كما يستسر ليلة تسع وعشرين وثلاثين . والشمس لاتكسف الا وقت استسراره وللشمس

فكذلك أجرى الله العادة ان الشمس لاتكسف الا وقت الاستسرار وان القمر لايخسف الا وقت الابدار ووقت ابداره هي الليالى البيض التى يستحب صيام أيامها ليلة الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر فالقمر لايخسف الا فى هذه الليالى
(کتاب، مجموعہ فتاویٰ شیخ الاسلام تقی الدین، باب خسف القمر، جلد 1)

پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون جاری کر رکھا ہے کہ سورج کو صرف تاریک راتوں میں ہی گرہن لگتا ہے اور چاند کو چاندنی راتوں میں ہی گرہن لگتا ہے اور یہ راتیں وہ ہیں جن میں چاند مکمل ہوتا ہے اور جن کے ایام میں روزے رکھنا مستحب ہے اور یہ تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں رات ہے۔ پس چاند کو صرف انہی راتوں میں گرہن لگتا ہے۔

Thus Allah has decreed that the sun is eclipsed only in dark nights, and the moon is eclipsed only in moonlight nights. These are the nights when the moon is full, and during which days the keeping of optional fasts is preferable. These nights are the thirteenth, fourteenth and fifteenth. Hence, the moon is eclipsed only on these nights.

(Fatawa Sheikh ulIslam Taqi ud Din, chapter Khasuf ul Qamar, vol. 1)

So also hat Allah entschieden, dass die Sonne sich nur in den dunklen Nächten (in denen der Mond nicht sichtbar ist) verfinstert, und der Mond nur in den hellen Nächten. Das sind die Nächte, in denen der Mond voll ist, und in denen das freiwillige Fasten bevorzugt wird. Diese sind der 13., 14. und 15. des Ramadans. Der Mond verfinstert sich nur in diesen Nächten.

(Fatawa Sheikh ul Islam Taqi ud Din, Kapitel Khassuf ul Qamar, Bd. 1)

3

هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ
کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ﴿۳﴾ وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۴﴾ (الجمعة :4-3)

وہی خدا ہے، جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو خدا کے احکام سناتا ہے، اور ان کو پاک کرتا ہے، اوران کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی (وہ اسے بھیجے گا) جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔

Sura 62:3-4 He it is Who has raised among the Unlettered people a Messenger from among themselves who recites unto them His Signs, and purifies them, and teaches them the Book and wisdom, although they had been, before, in manifest misguidance; And among others from among them who have not yet joined them. He is the Mighty, the Wise.

Sura 62:3-4 Er ist es, Der unter den Analphabeten einen Gesandten erweckt hat aus ihrer Mitte, ihnen Seine Zeichen vorzutragen und sie zu reinigen und sie die Schrift und die Weisheit zu lehren, wiewohl sie zuvor in offenkundigem Irrtum gewesen waren, Und unter den anderen von ihnen, die sich ihnen noch nicht zugesellt haben. Er ist der Allmächtige, der Allweise.

صَحِيحُ البُخَارِيّ

تأليف

الإمام الحافظ ابي عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري

" المتوفى سنة ٢٥٦ﻫ "

مراجعة وضبط وفهرسة

الشيخ محمد علي القطب الشيخ هشام البخاري

الجزء الثالث

وَقالَ آبْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَّرۡصُوصٌ﴾(١): مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ، وَقالَ غَيْرُهُ: بِالرَّصَاصِ.

١ ـ باب: قَوْلُهُ تَعالَى: ﴿مِنۢ بَعۡدِي ٱسۡمُهُۥٓ أَحۡمَدُۖ﴾(٢).

٤٨٩٦ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ آبْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ آللهُ عَنْهُ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ آللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا المَاحِي آلَّذِي يَمْحُو آللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ آلَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ».

٦٢ ـ باب: تَفْسِيرُ سُورَةُ الجُمُعَةِ.

١ ـ باب: قَوْلُهُ: ﴿وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡۚ﴾(٣).

وَقَرَأَ عُمَرُ: فَآمْضُوا إِلَى ذِكْرِ آللهِ.

٤٨٩٧ ـ حدّثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ آللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ آللهُ عَنْهُ قالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الجُمُعَةِ: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾. قالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ آللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثاً، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ آللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قالَ: «لَوْ كانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجالٌ، أَوْ رَجُلٌ، مِنْ هٰؤُلَاءِ».

٤٨٩٨ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ آللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَنَالَهُ رِجالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ».

٢ ـ باب: ﴿وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا﴾(٤).

٤٨٩٩ ـ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا خالِدُ بْنُ عَبْدِ آللهِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ

(١) سورة الصف: الآية ٤
(٢) سورة الصف: الآية ٦
(٣) سورة الجمعة: الآية ٣
(٤) سورة الجمعة: الآية ١١

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللهُ عَنْهُ قالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الجُمُعَةِ: ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾. قالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ ٱللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثاً، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ ٱللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قالَ: «لَوْ كانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجالٌ، أَوْ رَجُلٌ، مِنْ هٰؤُلَاءِ».
(صحیح بخاری،،باب تفسیر القرآن زیر آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْ بِهِمْ ---جلد3، صفحہ1560)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْ بِهِمْ ۔ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ سے تین دفعہ پوچھا گیا۔اسی مجلس میں سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھ کر فرمایا! کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہل فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زیادہ اشخاص اس کو پالیں گے۔

Hazrat Abu Hurrairah, Allah be pleased with him, narrates:- "When Sura Juma'a chapter 62 of the Holy Quran was revealed to the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, we happened to be there in his company. When he recited the verse 'others from among them and have not yet joined them.' Someone asked, 'Who are they' O Messenger of Allah, The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, did not pay attention. The man repeated the question two or three times. At that time Salman the Persian was also sitting among us. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, placed his hand on him and said, 'Even if faith ascended to the pleiades completely disappearing from the earth, there would be someone from his people; In another version 'one man' is mentioned instead of 'some people' -who would restore faith back to earth.'

(Bukhari, Tafseer ul Quran, vol 3 page 1560)

Hazrat Abu Hurairah[ra] sagte: "Wir waren anwesend, als die Sura Dschuma (das 62. Kapitel des Heiligen Qur-ân) dem Heiligen Propheten[saw] offenbart wurde. Die Sura enthält auch den Vers: wa acharina minhum lamma yalhaqu bihim (Jene, die später kommen, die sich ihnen noch nicht zugesellt haben). Einer fragte: "O Gesandter Allahs, wer sind diese Leute?" Der Heilige Prophet (Friede und Segen Allahs seien auf ihm) ignorierte diese Frage. Der Mann wiederholte seine Frage drei Mal. Zu dieser Zeit war auch Salman von Persien unter uns. Der Heilige Prophet[saw] legte seine Hand auf ihn und sagte: "Selbst wenn der Glaube aus der Welt vollkommen

verschwände, würde es einen (oder einige) von seinen Leuten (d.h. persischer Abstammung) geben, die den Glauben auf der Erde wiederherstellen werden."

(Buchari, Tafseer ul Quran, vol 3 page 1560)

الامام الحافظ المصنف المتقن أبى داود سليمان
ابن الاشعث السجستاني الازدي

٢٠٢ - ٢٧٥ هـ

الجزء الرابع

دار الحديث
القاهرة

الأرض ؟ قال « أربعون يوما : يوم كسنة ، ويوم كشهر ، ويوم كجمعة ، وسائر أيامه كأيامكم » فقلنا : يارسول الله ، هذا اليوم الذى كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم وليلة ؟ قال « لا ، أقدرُوا له قدرَهُ . ثم ينزل عيسى ابن مريم عند المنارة البيضاء شرقيَّ دمشقَ فيدركه عند باب لدٍّ فيقتله »

٤٣٢٢ ــ حدثنا عيسى بن محمد ، ثنا ضمرة ، عن السيبانى ، عن عمرو بن عبد الله ، عن أبى أمامة ، عن النبى ﷺ ، نحوه . وذكر الصلوات مثل معناه

٤٣٢٣ ــ حدثنا حفص بن عمر ، ثنا همام ، ثنا قتادة ، عن سالم بن أبى الجعد ، عن معدان [بن أبى طلحة] ، عن حديث أبى الدرداء ، يرويه عن النبى ﷺ قال « منْ حفظَ عشرَ آياتٍ من أول سورة الكهف عصم من فتنة الدجال » قال أبو داود : وكذا قال هشام الدستوائى عن قتادة ، إلا أنه قال « من حفظ من خواتيم سورة الكهف » وقال شعبة [عن قتادة] « من آخر الكهف »

٤٣٢٤ ــ حدثنا هدبة بن خالد ، ثنا همام بن يحيى ، عن قتادة ، عن عبد الرحمن بن آدم ، عن أبى هريرة أن النبى ﷺ قال « ليس بينى وبينَه نبىٌّ ــ يعنى عيسى ــ وإنه نازلٌ ، فإذا رأيتموه فاعرفوه : رجل مَرْبوعٌ ، إلى الحمرة والبياض ، بين مُمصَّرَتَيْن ، كأن رأسه يقطر وإن لم يصبه بلل ، فيقاتل الناس على الإسلام ، فيدقُّ الصليب ، ويقتل الخنزير ، ويضع الجزية ، ويهلك الله فى زمانه الملل كلها إلا الإسلام . ويهلك المسيح الدجال فيمكث فى الأرض أربعين سنة ثم يتوفى فيصلى عليه المسلمون »

باب فى خبر الجساسة

٤٣٢٥ ــ حدثنا النفيلى ، ثنا عثمان بن عبد الرحمن ، ثنا ابن أبى

عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال « ليس بيني وبينه نبيٌّ – يعني عيسى – وإنه نازلٌ ، فإذا رأيتموه فاعرفوه : رجل مَرْبوعٌ ، إلى الحمرة والبياض ، بين ممصَّرَتَيْن ، كأن رأسه يقطر وإن لم يصبه بلل ، فيقاتل الناس على الإسلام ، فيدقُّ الصليب ، ويقتل الخنزير ، ويضع الجزية ،

(سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، جلد 4 صفحہ 117-118)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ آنے والے مسیح اور میرے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے اور مسیح ضرور تم میں نازل ہو گا۔ پس جب وہ آئے تو تم اسے دیکھتے ہی پہچان لینا۔ اُس آنے والے مسیح کا قد درمیانہ ہو گا اور رنگ سرخی کی جھلک لئے ہوئے سفید ہو گا۔ وہ اسلام کی تائید میں دوسرے مذہبوں کے ساتھ مقابلہ کرے گا اور صلیبی عقائد کو پاش پاش کریگا اور خنزیری گندوں کو مٹادے گا اور (چونکہ اس کے زمانہ میں دین کے لئے تلوار کی جنگ نہیں ہو گی) اسلئے وہ جزیہ کو بھی منسوخ کر دیگا۔

Abu Hurairah relates that: He said the Prophet of Allah, (pbuh) said "there is no prophet between me and the Messiah to come who will most surely appear amongst you and therefore when you see him accept him ... he will be a man of average height, with fair color and touch of redness in hair. He will confront other religions in support of Islam, break the Cross, kill the swine and remit Jizya."

(Sunan abi Dawood, vol 4, page 117-118)

Abu Huraira[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Zwischen mir und ihm (Jesus) gibt es keinen Propheten. Und wahrlich, er wird unter euch erscheinen. Deshalb, sobald ihr ihn seht, erkennt ihn an [...] Er wird mittelgroß sein, sein Teint wird rötlich-weiß sein. Er wird den Islam (gegen Angriffe) verteidigen, er wird das Kreuz brechen, das Schwein töten und die Djisya (Eine Kopfsteuer für Nicht-Muslime, deren Einnahmen für die Sicherstellung und Durchsetzung ihrer Zivilrechte eingesetzt wurde. Sie wurde nach einer Niederlage eines nicht-muslimischen Landes in einem Jehad (Verteidigungskrieg) erhoben) abschaffen [...]."

(Sunan abi Dawood, Bd 4, Seite 117-118)

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

خطباتِ نبوی ﷺ

معہ ضروری حالات، اخلاق و عادات، فضائل و خصائل اور
تفصیلی شرح کے ساتھ، ہر مسجد، ہر محفل میں پڑھنے کیلئے

مرتبہ

عبدالقیوم ندوی

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور / کراچی اور ڈھاکہ

آج کی طرح ان دنوں میں بھی اندازہ سے نماز ادا کر لینا ابھی آپ اتنا ارشاد فرمانے پائے تھے کہ نماز کا وقت آگیا۔ آپ نے نماز ادا فرمائی اور مسلمانوں نے پڑھی پھر سلسلہ تخاطبت جاری فرمایا۔ ارشاد ہوا۔

اسکے بعد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں انصاف کرنے والے حاکم کی حیثیت میں پیدا ہوں گے۔ جو صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو ذبح کر دیں گے اور جزیہ اور زکواۃ لینا بند کر دیں گے۔ نہ کسی سے بکری لیں گے نہ اونٹ اور باہمی عداوت اور بغض سینوں سے دور ہو جائینگے۔ زہریلے جانوروں کا زہر ختم ہو جائیگا حتیٰ کہ ایک لڑکا سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا اور وہ اسے نہ ڈسے گا اور ایک لڑکی شیر کو دھتکارے گی اور وہ اس کو نقصان نہ پہنچائیگا۔ بکریوں میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جیسے نگہبان کتا۔ زمین مسلمانوں سے ایسے بھر جائیگی جیسے پانی کا بھرا ہوا پیالا۔ سب کا کلمہ ایک ہو جائے گا۔ سوا خدا کے کسی کی پرستش نہیں ہوگی۔ لڑائی ختم ہو جائے گی۔ اور حکومت قریش سے چھین لی جائیگی۔ اور زمین خالص چاندی کی طرح عہد آدم کے پھل اور سبزے اگائے گی۔ انگور کا ایک خوشہ اور انار کا ایک پھل پورے خاندان کو کافی ہوگا۔ بیل بہت مہنگے ہو جائینگے اور گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائیگی۔ اس کا ایک فتنہ یہہ ہے کہ آسمان سے پانی برسائے گا اور زمین سے سبزہ اگائے گا۔ اسکا ایک فتنہ یہہ ہے کہ جو قبیلہ اس کو جھٹلائے گا اس کے سارے مویشی مر جائیں گے۔ اور جو قبیلہ اس کی تصدیق کریگا تو وہ اپنے حکم سے ان پر پانی برسائے گا اور سبزہ اگائے گا۔

اسکے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میری امت میں انصاف کرنے والے حاکم کی حیثیت میں پیدا ہوں گے۔ جو صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو ذبح کر دیں گے اور جزیہ اور زکواۃ لینا بند کر دیں گے۔
(خطبات نبوی صفحہ 241 مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، کراچی، ڈھاکہ)

Hazrat Abu Omama Bahili may Allah be pleased with him has narrated, that once the Holy Prophet(peace and blessings of Allah be upon him) delivered a lengthy sermon the greater part of which was connected with the Dajjal. In this sermon he also said:- "After this Jesus son of Mary would be born in my Ummah as an Arbiter . He will break the cross, kill the swine and stop taking tribute and Zakat."

(Khutbat-e-Nabawi Page 241, Printed by Taj company Ltd. Lahore)

Hazrat Abu Omama Bahili[ra] überliefert: "Der Heilige Prophet[saw] hielt einmal eine lange Freitagsansprache, deren Großteil den Dajjal thematisierte. In dieser Ansprache sagte er: "Danach wird Jesus, Sohn der Maria, in meiner Umma (Gefolgschaft) in der Funktion eines gerechten Richters erscheinen. Er wird das Kreuz brechen und das Schwein töten und die Jisya (Kriegssteuer) und die Armensteuer abschaffen."

(Khutbat-e-Nabawi Seite 241, Gedrukt von Taj Company Ltd. Lahore)

صَحِيحُ البُخَارِيّ

تأليف

الإمامِ الحافِظ ابي عبد اللهِ محمّد بن اسماعيل البخاري

"المتوفى سنة ٢٥٦هـ"

مراجعة وضبط وفهرسة

الشيخ محمّد علي القطب الشيخ هشام البخاري

الجزء الثاني

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: «لَقِيتُ مُوسَى قَالَ: فَنَعَتَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ - رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي الحَمَّامَ - وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ، قَالَ: وَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ، أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ، أَوْ: أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ».

٣٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ٱبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ».

٣٤٣٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ المَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا إِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ».

٣٤٤٠ - «وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي المَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعْرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا المَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلاً وَرَاءَهُ جَعْداً قَطَطاً، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِٱبْنِ قَطَنٍ، وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: المَسِيحُ الدَّجَّالُ».

تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ.

٣٤٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا وَاللهِ، مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلٰكِنْ قَالَ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعْرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً - أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً - فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: ٱبْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا الدَّجَّالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهاً ٱبْنُ قَطَنٍ».

مسیح ناصری علیہ السلام اور مسیح موعود علیہ السلام کے حُلیے

1
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ،
2
٣٤٤٠ - «وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعْرِ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلاً وَرَاءَهُ جَعْداً قَطَطاً، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ».
(صحیح بخاری، جلد 2، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ 1071)

1:۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "میں نے (معراج کی رات میں) عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا تو عیسیٰ سرخ رنگ گھنگریالے بال چوڑا سینہ رکھتے تھے۔"

2:۔ اور میں رات کو خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں جیسے میں کعبہ کے پاس ہوں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت اچھا گندمی رنگ والا جس کے بال کندھوں تک صاف سیدھے تھے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ مسیح ابن مریم ہے۔ پھر میں نے اُس کے پیچھے ایک اور شخص کو دیکھا جو چوڑے سینے والا تھا۔ جو دائیں آنکھ سے کانا تھا۔ ابن قطن سے بہت مشابہہ تھا۔ اپنے ہاتھوں کو ایک شخص کے کندھوں پر رکھے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ مسیح الدجال ہے۔

1:- Hazrat Ibn Umar (Allah be pleased with both of them) has narrated, the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him said: I saw Jesus, Moses and Abraham (on the night of my ascension to the heaven), Jesus was of red complexion, and curly hair and a broad chest.
2:- And I saw tonight in a dream near the Ka'aba, a man of brown colour the best, one can see among brown colour, and his hair were so long that it fell between his shoulders and water was trickling from his head and he was placing his hands on the shoulders of two men while circumambulating the Ka'aba. I asked who is this. They replied this is Jesus son of Mary.

(Sahih Bukhari vol 2, Kitab Ahadith ul Anbiya page 1071)

1:- Ibn-e Umar[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Ich sah Jesus, Moses und Abraham. Jesus war von roter Hautfarbe, hatte lockige Haare und eine breite Brust."
2:- Und ich sah heute Nacht in einem Traum in der Nähe der Kaaba einen Mann brauner Hautfarbe, der besten braunen Farbe, die man sehen kann. Seine Haare waren lang und reichten bis an die Schultern. Wasser tropfte von seinem Kopf. Er hatte seine Hände auf die Schultern zweier Männer gelegt und umlief die Kaaba. Ich fragte, wer er sei. Man sagte mir: "Dies ist der Messias, der Sohn Marias".

(Sahih Bukhari Bd 2, Kitab Ahadith ul Anbiya Seite 1071)

« رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ »

(٢ / سورة البقرة / الآية ١٢٩)

سُنَن

الحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ القَزْوِينِيّ

ابْنِ مَاجَة

٢٠٧ – ٢٧٥ هـ

حقق نصوصه ، ورقّم كتبه ، وأبوابه ، وأحاديثه ،

وعلّق عليه

محمد فؤاد عبد الباقي

الجزء الثاني

عيسى البابي الحلبي وشركاه

قَالَ « لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً . وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا . وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا . وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ . وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ » .

فى الزوائد : قال الحاكم فى المستدرك ، بعد أن روى هذا المتن بهذا الإسناد: هذا حديث يعد فى أفراد الشافعىّ ، وليس كذلك. فقد حدّث به غيره. وقد بسط السيوطىّ القول فيه. وخلاصة مانقل عن الحافظ عمادالدين بن كثير أنه قال : هذا حديث مشهور بمحمد بن خالد الجندىّ الصنعانىّ المؤذن ، شيخ الشافعىّ . وروى عنه غير واحد أيضا . وليس هو بمجهول . بل روى عن ابن معين أنه ثقة .

(٢٥) باب أشراط الساعة

٤٠٤٠ — **حدثنا** هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَا : ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ . ثنا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ ، كَهَاتَيْنِ » وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ .

٤٠٤١ — **حدثنا** أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ثنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ؛ قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ ، وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ . فَقَالَ « لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ : الدَّجَّالُ ، وَالدُّخَانُ ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا » .

٤٠٤٢ — **حدثنا** عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ . ثنا عَبْدُاللهِ بْنُ الْعَلَاءِ. حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ . حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ . حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ ؛ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، وَهُوَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَهُوَ فِي خِبَاءٍ مِنْ أَدَمٍ .

٤٠٣٩ — (لا يزداد الأمر إلا شدة) أى التمسك بالدين والسنة . لقلة الأعوان وكثرة المخالفين .

٤٠٤٠ — (بعثت أنا والساعة) قيل : بالنصب على أنه مفعول . وقيل بالرفع فى العطف .

٤٠٤٢ — (من أدم) الأدم هو الجلد .

وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ » .
(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب شدۃ الزمان، جلد 2، صفحہ 1341)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔ سوائے عیسیٰ ابن مریم کے اور کوئی مہدی نہیں ہے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said:- The Mahdi is none other than Jeus son of Mary.

(Sunan Ibn Maja, Kitab ul Fitan, vol 2 page 1341)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Der Mahdi ist niemand anderes als Isa, Sohn der Maria."

(Sunan Ibn Madscha, Kitab ul Fitan, Bd 2 Seite 1341)

قَالَ « يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ . إِنْ قُصِرَ ، فَسَبْعٌ . وَإِلَّا فَتِسْعٌ . فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نَعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ . تُؤْتَى أُكُلَهَا . وَلَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا . وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ . فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : يَا مَهْدِيُّ ! أَعْطِنِي . فَيَقُولُ : خُذْ » .

٤٠٨٤ — **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَا : ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ . كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ . ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ . ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ . فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ » .

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ . فَقَالَ « فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ . فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللهِ ، الْمَهْدِيُّ » .

في الزوائد : هذا إسناد صحيح . رجاله ثقات . ورواه الحاكم في المستدرك ، وقال : صحيح على شرط الشيخين .

٤٠٨٥ — **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ . ثنا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « الْمَهْدِيُّ مِنَّا ، أَهْلَ الْبَيْتِ ، يُصْلِحُهُ اللهُ فِي لَيْلَةٍ » .

في الزوائد : قال البخاري في التاريخ ، عقب حديث إبراهيم بن محمد بن الحنفية هذا : في إسناده نظر . وذكره ابن حبان في الثقات . ووثق العجلي ، قال البخاري : فيه نظر . ولا أعلم له حديثا غير هذا . وقال ابن معين وأبو زرعة : لا بأس به . وأبو داود الحفري ، اسمه عمر بن سعد ، احتج به مسلم في صحيحه . وباقيهم ثقات .

٤٠٨٣ — (قصر) أي بقاؤه منكم . (كدوس) أي مجموع كثير .

٤٠٨٤ — (كنزكم) قال ابن كثير : الظاهر أن المراد بالكنز المذكور ، كنز الكعبة .

٤٠٨٥ — (يصلحه الله في ليلة) قال ابن كثير : أي يتوب عليه ويوفقه ويلهمه رشده بعد أن لم يكن كذلك .

١٣٦٧

فَقَالَ « فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللهِ ، الْمَهْدِيُّ »
(سنن ابن ماجۃ، کتاب الفتن باب خروج المہدی، جلد نمبر 2، صفحہ 1367)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ مہدی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔

Hazrat Thaubaan, Allah be pleased with him, relates that the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said:- When You find the Mahdi perform Bai'at (pledge of allegiance) at his hands. You must go to him, even if you have to reach him across icebound mountains on your knees. He is the Mahdi and the Caliph of Allah.

(Sunan Ibn Maja, Kitab ul Fitan vol 2 page 1367)

Hadhrat Thuban[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Wenn ihr den Mahdi findet, legt das Baiat (Treueid) an seiner Hand ab. Ihr müsst zu ihm gehen, selbst wenn der Weg zu ihm über Eisberge führte und nur auf Knien zurückgelegt werden kann. Er ist der Mahdi und der Khalifa (Statthalter) Allahs."

(Sunan Ibn Madscha, Kitab ul Fitan Bd 2, Seite 1367)

وهو مختصر تفسير ترجمان القرآن

للإمام
جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي
المتوفى سنة ٩١١هـ

الجزء الثاني

محتوى الجزء الثاني: من أول سورة آل عمران، إلى آخر سورة المائدة.

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

يعيش الناس في ذلك الزمان؟ قال: التهليل، والتكبير، والتسبيح، والتحميد، ويجري ذلك عليهم مجرى الطعام».

وأخرج أحمد ومسلم عن جابر عن النبي ﷺ قال «لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة، قال: فينزل عيسى ابن مريم فيقول أميرهم: تعال صلِّ بنا. فيقول لا إن بعضكم على بعض أمير تكرمة الله هذه الأمة».

وأخرج الطبراني عن أوس بن أوس عن النبي ﷺ قال: ينزل عيسى ابن مريم عند المنارة البيضاء في دمشق.

وأخرج الحكيم الترمذي في نوادر الأصول عن عبد الرحمن بن سمرة قال «بعثني خالد بن الوليد بشيراً إلى رسول الله ﷺ يوم مؤتة، فلما دخلت عليه قلت: يا رسول الله فقال: على رسلك يا عبد الرحمن، أخذ اللواء زيد بن حارثة فقاتل حتى قتل رحم الله زيداً، ثم أخذ اللواء جعفر فقاتل فقتل رحم الله جعفراً، ثم أخذ اللواء عبد الله بن رواحة فقاتل فقتل رحم الله عبد الله، ثم أخذ اللواء خالد ففتح الله لخالد، فخالد سيف من سيوف الله، فبكى أصحاب رسول الله ﷺ وهم حوله، فقال: ما يبكيكم؟ قالوا: وما لنا لا نبكي وقد قتل خيارنا وأشرافنا وأهل الفضل منا! فقال: لا تبكوا فانما مَثل امتي مثل حديقة قام عليها صاحبها، فاجتث زواكيها، وهيأ مساكنها، وحلق سعفها، فأطعمت عاماً فوجا، ثم عاما فوجا، ثم عاماً فوجا، فلعل آخرها طعماً يكون أجودها قنواناً، وأطولها شمراخاً، والذي بعثني بالحق ليجدن ابن مريم في أمتي خلفاً من حواريه».

وأخرج ابن أبي شيبة والحكيم الترمذي والحاكم وصححه عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي عن أبيه قال: لما اشتد جزع أصحاب رسول الله ﷺ على من قتل يوم مؤتة قال رسول الله ﷺ «ليدركن الدجال من هذه الأمة قوماً مثلكم أو خيراً منكم ثلاث مرات، ولن يخزي الله أمة أنا أولها وعيسى ابن مريم آخرها، قال الذهبي: مرسل وهو خبر منكر».

وأخرج الحاكم عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ «سيدرك رجال من أمتي عيسى ابن مريم، ويشهدون قتال الدجال».

وأخرج الحاكم وصححه عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ «ليهبطن ابن مريم حكماً عادلاً، واماماً مقسطاً، وليسلكن فجاً حاجّاً أو معتمراً، وليأتين قبري حتى يسلِّم عليَّ، ولأردن عليه. يقول أبو هريرة: أي بني أخي إن رأيتموه فقولوا: أبو هريرة يقرئك السلام».

وأخرج الحاكم عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ «من أدرك منكم عيسى ابن مريم فَلْيُقْرِئْهُ مني السلام».

وأخرج أحمد في الزهد عن أبي هريرة قال: يلبث عيسى ابن مريم في الأرض أربعين سنة، لو يقول للبطحاء سيلي عسلاً لسالت.

وخرج ابن أبي شيبة وأحمد والترمذي وصححه عن مجمع بن جارية «سمعت رسول الله ﷺ يقول:

عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ «من أدرك منكم عيسى ابن مريم فَلْيُقْرِئْهُ مني السلام».
(دُر منثور فی تفسیر الماثور، سورۃ النساء، زیر آیت وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَاب۔۔۔، جلد2 صفحہ 433)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا! جو بھی تم میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو پائے تو اس کو میرا اسلام پہنچا دے۔

Hazrat Anas, Allah be pleased with him, states that the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him said: "Whoever from among you meets Jesus, son of Mary, should convey my greetings to him."

(Durr e Mansoor, vol 2 page 433)

Anas[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Wer immer von euch Jesus, dem Sohn Marias, begegnet, soll ihm meine Grüße ausrichten."

(Durr e Manthoor, Bd 2 Seite 433)

مسند

الإمام احمد بن حنبل

وبهامشه

منتخب كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال

المجلد الرابع

دار صادر
بيروت

ستفتحونها (طب) عن عدی بن حاتم * ليأتين على الناس زمان تسير الظعينة من مكة الى الحيرة لا يأخذ أحد بخطام راحلتها وليأتين على الناس زمان يمشي الرجل على كفه ذهبا يتصدق به لا يقبل منه (طب) عن عدی بن حاتم * يا عدی لا تزدرين أصحابي وليفتحن كنوز كسرى ولتخرجن الظعينة من الحيرة فى جوار هذا البيت وليشاحن على هذا المال فى أول النهار ثم يطرح فى آخره فلا يقبله أحد (طب) عن عدی ابن حاتم * بعث الله عز وجل اليه يعنى الى كسرى ملكا فاخرج يده من سور (٢٧٣) جدار بيته الذى هو فيه تلألأ نورا فلما رآها فزع فقال لم ترع يا كسرى ان الله قد بعث رسولا وأنزل عليه كتابا فاتبعه تسلم لك دنياك وآخرتك قال سأنظر ابن اسحق وابن أبي الدنيا وابن النجار عن الحسن البصرى عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم قالوا يا رسول الله ما حجة الله على كسرى فيك قال فذكره * رأيت كأنما فى يدى سوارين من ذهب فكرهتهما فنفختهما فذهبا كسرى وقيصر (ش) عن الحسن مرسلا * اليوم انتقضت العرب ملك العجم قاله يوم ذى قار بقى فى مسنده (خ) فى التاريخ وابن السكن والبغوى وابن قانع عن بشير بن زيد وقيل يزيد الضبعى وكان قد أدرك الجاهلية قال البغوى ولم أسمع ببشير بن زيد الا فى هذا الحديث * انى خرجت أنا وصاحبى هذا يعنى أبا بكر ليس لنا طعام الا البرير يعنى الاراك حتى قدمنا على اخواننا من الانصار فآسونا فى طعامهم وكان طعامهم التمر وأيم الله لو أجد لكم الخبز واللحم لأطعمتكموه ولكنكم لعلكم أن تدركوا زمانا أو من أدركه منكم يغدى على أحدكم بجفنة ويراح عليه بأخرى ويستر أحدكم بيته كما تستر الكعبة هناد عن سعيد بن هشام * انكم ستقاتلون قوما فتظهرون عليهم فيتقونكم بأموالهم دون أنفسهم وأموالهم ويصالحونكم على صلح فلا تأخذوا منهم فوق ذلك فانه لا يحل لكم البغوى عن رجل من جهينة * انكم ستجندون أجنادا ويكون لكم ذمة وخراج وأرض يفتحها الله لكم منها ما يكون على شفير البحر مدائن وقصور فمن أدركه

(٣٥ – (مسند احمد) رابع)

فيها مؤمنا ثم يمسى كافرا ويمسى مؤمنا ثم يصبح كافرا يبيع أقوام خلاقهم بعرض من الدنيا يسير أو بعرض الدنيا قال الحسن والله لقد رأيناهم صورا ولا عقول أجساما ولا أحلام فراش نار وذبان طمع يغدون بدرهمين ويروحون بدرهمين يبيع أحدهم دينه بثمن العنز **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا على بن عاصم عن خالد الحذاء عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال جاءت امرأة الى النعمان بن بشير فقالت ان زوجها وقع على جاريتها فقال سأقضى فى ذلك بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت أحللتها له ضربته مائة سوط وان لم تكونى أحللتها له رجمته **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا سليمان بن داود الطيالسى حدثنى داود بن ابراهيم الواسطى حدثنى حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كنا قعودا فى المسجد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان بشير رجلا يكف حديثه فجاء أبو ثعلبة الخشنى فقال يا بشير ابن سعد أتحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الامراء فقال حذيفة أنا أحفظ خطبته فجلس أبو ثعلبة فقال حذيفة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء ان يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء الله أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعها اذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا جبرية فتكون ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء ان يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت قال حبيب فلما قام عمر بن عبد العزيز وكان يزيد بن النعمان بن بشير فى صحابته فكتبت اليه بهذا الحديث أذكره اياه فقلت له انى أرجو ان يكون أمير المؤمنين يعنى عمر بعد الملك العاض والجبرية فادخل كتابى على عمر بن عبد العزيز فسر به وأعجبه **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا يونس ثنا ليث عن يزيد بن أبي حبيب عن خالد بن كثير الهمدانى انه حدثهم ان السرى بن اسمعيل الكوفى حدثهم ان الشعبى حدثهم انه سمع النعمان بن بشير يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن الزبيب خمرا ومن التمر خمرا ومن العسل خمرا وأنا أنهى عن كل مسكر **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا حسن وبهز المعنى قالا ثنا حماد ابن سلمة عن سماك بن حرب عن النعمان بن بشير قال أظنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سافر رجل بأرض تنوفة قال حسن فى حديثه يعنى فلاة فقال تحت شجرة ومعه راحلته وعليها سقاؤه وطعامه فاستيقظ فلم يرها فعلا شرفا فلم يرها ثم علا شرفا فلم يرها ثم التفت فاذا هو بها تجر خطامها فما هو بأشد بها فرحا من الله بتوبة عبده اذا تاب اليه قال بهز عبده اذا تاب اليه قال بهز قال حماد أظنه عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا عفان ثنا أبو عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى العيدين والجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل أتاك حديث الغاشية وربما اجتمعا فى يوم واحد فقرأ بهما وقد قال أبو عوانة وربما اجتمع عيدان فى يوم **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا سفيان ثنا مجالد قال سمعت الشعبى قال سمعت النعمان بن بشير يقول وكان أميرا على الكوفة نحلنى أبي غلاما فأتيت النبى صلى الله عليه وسلم لأشهده فقال أكل ولدك نحلت قال لا قال فانى لا أشهد على جور **حدثنا** عبد الله حدثنى أبي ثنا سفيان عن مجالد عن الشعبى سمعه من النعمان بن بشير سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول مثل المدهن والواقع فى حدود الله قال سفيان مرة القائم فى حدود الله مثل ثلاثة ركبوا فى سفينة فصار لاحدهم أسفلها وأوعرها وشرها فكان

١٨ ، ٤

فقال حذیفة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون النبوة فیکم ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها اذا شاء ان یرفعها ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة فتکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها اذا شاء الله أن یرفعها ثم تکون ملکا عاضا فیکون ماشاء الله ان یکون ثم یرفعها اذا شاء أن یرفعها ثم تکون ملکا جبریة فتکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها اذا شاء ان یرفعها ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ثم سکت

(مسند احمد بن حنبل، زیر عنوان حدیث نعمان بن بشیر، جلد 4 صفحہ 273)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت کا زمانہ رہے گا پھر خلافت نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا پھر وہ ختم ہو جائے گی اور بادشاہت کا دروازہ کھل جائیگا اور یہ کچھ عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کھلا رہے گا۔ پھر اس کے بعد جابر حکومتیں شروع ہو جائیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر دیگا اور اس کے بعد دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

The Holy Prophet s.a.s. said:- "Prophetic period will remain with you as long as Allah wills, then Allah the Supreme will lift it; then will emerge Caliphate based on the prophetic standard of values and remain as long as Allah wills that it remain; then Allah will lift it; then will start absolute monarchy and remain so long as Allah wills that it remain; then Allah will lift it; then will start cruel governance and remain so long as Allah wills that it remain; then Allah will lift it; then will emerge the Caliphate based on the Prophetic standard of values. Then he became silent.

(Musnad Ahmad bin Hanbal, Hadith Noman bin Bashir, vol 4 page 273)

Hazrat Husaifa[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Die Ära des Prophetentums wird solange währen, wie es Gottes Wille ist; dann folgt die Ära des Khilafats. In jener Ära werden die Werte des Prophetentums weitergepflegt. Sie wird solange bestehen, wie es Gottes Wille sein wird. Dann wird auch diese zu Ende gehen und die Zeit der Monarchie beginnen, und auch sie wird solange Bestand haben, wie es der Wille Gottes sein wird. Dann wird die Zeit der Tyrannei einsetzen, und Gott wird auch sie beenden. Schließlich wird wieder die Ära des Khilafats anbrechen, in der Art und Weise des Prophetentums." Als dann schwieg er [der Prophet (s)]."

(Musnad Ahmad bin Hanbal, Hadith Noman bin Bashir, Bd 4 Seite 273)

سُنَنُ أَبِي دَاوُد

الإمَام الحَافِظ المصنف المُتقن أبِي داوُد سليمان
ابن الأشعث السجستاني الأزدي
٢٠٢ - ٢٧٥هـ

تحقيق
محمد محيي الدّين عبد الحَميد

الجزءُ الرّابع

الحارثُ بن حَرَّاثٍ[1] على مقدمته رجل يقال له منصور يُوَطِّىء ، أو يُمَكِّنُ ، لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لرسول الله صلى الله عليه وسلم وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُه » أو قال « إجابته » [« آخر كتاب المهدى »]

كتاب الملاحم

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما يذكر فى قرن المائة

٤٢٩١ — حدثنا سليمان بن داود المهرى ، أخبرنا ابن وهب ، أخبرنى سعيد بن أبى أيوب ، عن شراحيل بن يزيد المعافرى ، عن أبى علقمة ، عن أبى هريرة ، فيما أعلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال « إنَّ الله يَبْعَثُ لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة مَنْ يُجَدِّدُ لها دينها » قال أبو داود : [رواه] عبدالرحمن ابن شريح الاسكندرانى لم يجز به شراحيل

باب ما يذكر من ملاحم الروم

٤٢٩٢ — حدثنا النفيلى ، ثنا عيسى بن يونس ، ثنا الأوزاعى ، عن حسان بن عطية ، قال : مال مكحول وابن أبى زكريا إلى خالد بن معدان ، وملت معهم ، فحدثنا عن جبير بن نفير [عن الهدنة] ، قال : قال جبير : انطلق بنا إلى ذى مِخْبَرٍ[2] رجل من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم ، فأتيناه ، فسأله جبير عن الهدنة ، فقال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول « ستصالحونَ الرومَ صلحاً آمناً فتغزونَ أنتمْ وهمْ عدوًّا مِنْ ورائكم فتنصرونَ وتغنمونَ وتسلمونَ ثمَّ ترجعونَ حتَّى تنزلُوا بمرج ذِى تلول فيرفعُ رجلٌ مِنْ أهلِ النصرانيةِ الصليبَ

(١) فى نسخة « يقال له الحارث حراث » (٢) فى نسخة « أو قال ذى مخمر ، الشك من أبى داود »

عن أبی هريرة ، فيما أعلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال « إنَّ اللهَ يَبْعَثُ لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة مَنْ يُجَدِّدُ لها دينها
(سنن ابی داؤد، جلد4، کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المائۃ، صفحہ 109)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔

Hazrat Abu Huraiah, Allah be pleased with him, narrates that the Holy Prophet (pbuh) said:- Allah will raise for this ummah someone at the head of each century, who will revive its religion for it.

(Sunan Abi Daud, BdIV, Kitab al Malahim vol 4 page 109)

Hazrat Abu Huraira[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Allah wird in dieser Umma am Anfang jeden Jahrhunderts (jemanden) aufstellen, der für sie ihren Glauben erneuern wird."

(Sunan Abi Daud, BdIV, Kitab al Malahim Bd 4 Seite 109)

4

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝ وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ سُئِلَتۡ ۝ بِاَىِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۝ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝ وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ ۝ وَ اِذَا الۡجَنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ۝ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ۝

(التکویر:2-15)

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اُونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔ اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔ اور جب نُفوس ملا دیئے جائیں گے۔اور جب زندہ در گور کی جانے والی (اپنے بارہ میں) پوچھی جائے گی۔(کہ) آخر کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی ہے؟اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔ اور جب آسمان کی کھال اُدھیڑ دی جائے گی۔ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔ ہر جان معلوم کرلے گی جو وہ لائی ہوگی۔

81: 2. When the sun is folded up,
81: 3. And when the stars are obscured,
81: 4. And when the mountains are made to move,
81: 5. And when the she-camels, ten-month pregnant are abandoned,
81: 6. And when the wild beasts are gathered together,
81: 7. And when the rivers are drained away,
81: 8. And when various people are brought together,
81: 9. And when the female-infant buried alive is questioned about -
81: 10. `For what crime was she killed ?'
81: 11. And when books are spread abroad,
81: 12. And when the heaven is laid bare,
81: 13. And when Hell-Fire is set ablaze,
81: 14. And when Paradise is brought nigh,
81: 15. Then every soul will know what it has produced.

81:2. Wenn die Sonne verhüllt ist,
81:3. Und wenn die Sterne betrübt sind,
81:4. Und wenn die Berge fortgeblasen werden,
81:5. Und wenn die hochschwangeren Kamelstuten verlassen werden,
81:6. Und wenn wildes Getier versammelt wird,
81:7. Und wenn die Meere (ineinander) hinfliessen,
81:8. Und wenn die Menschen einander nahe gebracht werden.
81:9. Und wenn nach dem lebendig begrabenen Mädchen gefragt wird:
81:10. "Für welches Verbrechen ward es getötet?"
81:11. Und wenn Schriften weithin verbreitet werden,
81:12. Und wenn der Himmel aufgedeckt wird,
81:13. Und wenn das Feuer angefacht wird,
81:14. Und wenn der Garten nahe gebracht wird,
81:15. Dann wird jede Seele wissen, was sie gebracht.

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. [٣/آل عمران/الآية ١٦٤]

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

(وهو ثانى كتابين، هما أصح الكتب المصنفة)

«لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتى سنة، الحديث، فمدارهم على هذا المسند»

«صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة»
«مسلم بن الحجاج»

الجزء الأول

وقف على طبعه، وتحقيق نصوصه، وتصحيحه وترقيمه، وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه. وعلق عليه ملخص شرح الإمام النووى، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)
محمد فؤاد عبد الباقي

الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ. حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ. كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ «إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا». وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ «حَكَمًا عَادِلًا» وَلَمْ يَذْكُرْ «إِمَامًا مُقْسِطًا». وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ «حَكَمًا مُقْسِطًا» كَمَا قَالَ اللَّيْثُ. وَفِي حَدِيثِهِ، مِنَ الزِّيَادَةِ «وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ[1]: اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ [٤/النساء/آية ١٥٩] الْآيَةَ.

***

٢٤٣ – (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «وَاللهِ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا. فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ. وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ. وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ. وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ[2] فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا. وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ. وَلَيَدْعُوَنَّ (وَلَيُدْعَوُنَّ) إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ».

***

٢٤٤ – (...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ. أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَىٰ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟».

***

٢٤٥ – (...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ. قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَىٰ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ؟».

***

(١) (ثم يقول أبو هريرة) فيه دلالة ظاهرة على أن مذهب أبي هريرة في الآية أن الضمير في موته يعود على عيسى عليه السلام. ومعناها: وما من أهل الكتاب أحد يكون في زمن عيسى عليه السلام إلا آمن به، وعلم أنه عبد الله وابن أمته. وهذا مذهب جماعة من المفسرين.

(٢) (ولتتركن القلاص) القلاص جمع قلوص. وهي من الإبل كالفتاة من النساء والحدث من الرجال. ومعناه: أن يزهد فيها ولا يرغب في اقتنائها لكثرة الأموال. وإنما ذكرت القلاص لكونها أشرف الإبل، التي هي أنفس الأموال عند العرب.

١٣٦

٢٤٦ - (...) وحدثنا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، مَوْلَىٰ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ « كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ ؟ » فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ : إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ « وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ » قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ : تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ ؟ قُلْتُ : تُخْبِرُنِي . قَالَ : فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ .

* * *

٢٤٧ - (١٥٦) حدثنا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالُوا : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ (وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ . قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ « لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . قَالَ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ : تَعَالَ صَلِّ لَنَا . فَيَقُولُ : لَا . إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ . تَكْرِمَةَ اللهِ هَٰذِهِ الْأُمَّةَ » .

* * *

(٧٢) باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان

٢٤٨ - (١٥٧) حدثنا يَحْيَىٰ بْنُ أَيُّوبَ ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ . قَالُوا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ) ، عَنِ الْعَلَاءِ (وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ) ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ « لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا[(١)] . فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ . فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا » [٦/الأنعام/الآية ١٥٨] .

* * *

حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو كُرَيْبٍ . قَالُوا : حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ . ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنَا جَرِيرٌ . كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ

(١) (حتى تطلع الشمس من مغربها) قال القاضي عياض رحمه الله . هذا الحديث على ظاهره عند أهل الحديث والفقه والمتكلمين من أهل السنة .

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « وَاللهِ ! لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا . فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ . وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ . وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ . وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ(٢) فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا . وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ . وَلَيَدْعُوَنَّ (وَلَيُدْعَوُنَّ) إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ » .
(صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم جلد 1 صفحہ 136)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مریم ضرور بالضرور حکم عدل بن کے تشریف لائیں گے اور لازماً وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے۔ اور اونٹنیاں ضرور متروک ہو جائیں گی اور اُن کو تیز رفتاری کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔

Hazrat Abu Hureirah Allah be pleased with him narrated that the Holy Prophet (pbuh) said, " The Son of Mary will descend among you as an arbiter, he will discard the belief of Cross, and slay the swine, and ransom will be demolished, and the she camels will be out of vogue, and will be not used as a fast means of transportation.
(Muslim, vol. 1 , page 136)

Hazrat Abu Huraira[ra] überliefert, dass der Heilige Prophet Muhammad[saw] sagte: "Der Sohn der Maria (Ibn Mariam) wird gewiss mit Entscheidungsbefugnis (hakam) und Gerechtigkeit (adl) kommen, gewiss wird er das Kreuz brechen, das Schwein töten und die Jisia abschaffen. Die Kamelstuten werden verlassen, und sie werden nicht mehr als Mittel zur schnellen Transportierung gebraucht."
(Muslim, Bd 1 , Seite 136)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ».
(ایضاً)

ابو ھریرۃؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا جب ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔

Abu Hureirah r.a. narrates that the holy prophet s.a.s. said:- what would be your condition when son of Mary will decend among you and he will be your imam from among you ?

(Sahih Muslim, Kitab alIman vol 1 page 136)

Abu Hureira[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] fragte: Wie wird euer Zustand sein, wenn der Sohn der Maria zu euch herabgesandt wird und er euer Imam aus eurer Mitte sein wird.

(Sahih Muslim, Kitab alIman Bd 1 Seite 136)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ « كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ ؟ » فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ : إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ « وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ » قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ : تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ ؟ قُلْتُ : تُخْبِرُنِي . قَالَ : فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ ﷺ .

(ایضاً، صفحہ 137)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہو گا جب ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔ ”میں نے ابی ذِئت کے بیٹے سے کہا کہ اوزاعی نے بیان کیا زہری سے اور انہوں نے (بیان کیا) نافع سے کہ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے ”اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔“ ابو ذئب کے بیٹے نے کہا تم جانتے ہو کہ وہ تم میں تمہاری امامت کے فرائض کس طرح انجام دے گا۔ میں نے کہا۔ آپ ہی مجھے بتائیے۔ انہوں نے فرمایا ”وہ تم میں تمہارے ربّ کی کتاب تمہارے رسولؐ کی سنت کے ذریعہ امامت کے فرائض انجام دے گا۔

Abu Hurairah, Allah be pleased with him, narrated that the Holy Prophet (pbuh) said, "What will be your situation, when the son of Mary will descend among you and who will perform the duties of your Imam." I referred to the son of Abu Zahiab, who referred to Auzai and he referred to Zahri and he referred to Abu Hurairah, saying that he would be among you, and will be your Imam. The son of Abu Zahab enquired, "Do you know, how he will perform the duties of Imam among you?" I replied, "Please do let me know." He said he would perform the duties with Holy Quran and in the guidance of practise the of Holy Prophet.
(Sahih Muslim, Kitab alIman, vol. 1 page 137)

Hazrat Abu Huraira[ra] überliefert, dass der Heilige Prophet[saw] fragte: "Wie wird es euch ergehen, wenn der Sohn Marias unter euch erscheinen und das Amt eines Imam innehaben wird? Ich sagte es zum Sohn des Abi Ze'b, dieser sagte es zu Zahri und dieser wiederum erzählte es Nafe', dass Abu Huraira[ra] überlieferte: "Er wird euer Imam und einer von euch sein." Der Sohn des Abu Ze'b sagte: "Wisst ihr, wie er unter euch sein Amt als Imam ausführen wird?" Ich sagte: "Sagen Sie es doch!" Er sagte: "Er wird sein Amt als Imam ausführen mit dem Buch eures Herrn und mit der Praxis (Sunna) eures Propheten." (Sahih Muslim, Kitab alIman, Bd 1 Seite 137)

5

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٥﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٦﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٧﴾

فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٨﴾ (الحآقّة:48-45)

اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اسکی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور اس صورت میں تم میں سے کوئی نہ ہوتا جو اسے درمیان میں حائل ہو کر (خدا کی پکڑ سے) بچا سکتا۔

Sura 69:45 And if he had forged and attributed any sayings to Us,
Sura 69:46 We would surely have seized him by the right hand,
Sura 69:47 And then surely We would have severed his life-artery,
Sura 69:48 And not one of you could have held Us off from him.

Sura 69:45 Und hätte er irgendwelche Aussprüche in Unserem Namen ersonnen,
Sura 69:46 Wir hätten ihn gewiss bei der Rechten gefasst,
Sura 69:47 Und ihm dann die Herzader durchschnitten.
Sura 69:48 Und keiner von euch hätte (Uns) von ihm abhalten können.

الى المقارعة بالسيف ولم ينقل عن احد منهم مع توفر الدواعي الاتيان بشيء مما يدانيه
فدل ذلك قطعا على انه من عند الله تعالى وعلم به صدق دعوى النبي
علما عاديا لا يقدح فيه شيء من الاحتمالات العقلية على ما هو شان سائر
العلوم العادية وثانيهما انه نقل عنه من الامور الخارقة للعادة ما بلغ القدر
المشترك منها اعنى ظهور المعجزة حد التواتر وان كانت تفاصيلها احاد
كشجاعة علي وجود حاتم وهي مذكورة في كتب السير وقد يستدل ارباب
البصائر على نبوته بوجهين احدهما ما تواتر من احواله قبل النبوة وحال
الدعوة وبعد تمامها واخلاقه العظيمة واحكامه الحكمية واقدامه حيث
تحجم الابطال ووثوقه بعصمة الله تعالى في جميع الاحوال وثباته على حاله
لدى الاهوال بحيث لم تجد اعداؤه مع شدة عداوتهم وحرصهم على الطعن
فيه مطعنا ولا الى القدح فيه سبيلا فان العقل يجزم بامتناع اجتماع هذه
الامور في غير الانبياء وان يجمع الله تعالى هذه الكمالات في حق من يعلم
انه يفتري عليه ثم يمهله ثلثا وعشرين سنة ثم يظهر دينه على سائر الاديان وينصره
على اعدائه ويحيي اثاره بعد موته الى يوم القيامة وثانيهما انه ادعى ذلك
الامر العظيم بين اظهر قوم لا كتاب لهم ولا حكمة معهم وبين لهم
الكتاب والحكمة وعلمهم الاحكام والشرائع واتم مكارم الاخلاق واكمل
كثيرا من الناس في الفضائل العلمية والعملية ونور العالم بالايمان

فان العقل يجزم بامتناع اجتماع هذه الامور في غير الانبياء وان يجمع الله تعالى هذه الكمالات في حق من يعلم انه يفتري عليه ثم يمهله ثلثا وعشرين سنة

(شرح العقائد میزان العقائد)

علامہ سعد الدین تفتازانی شرح العقائد میں تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ عقل اس بات کو ناممکن قرار دیتی ہے کہ یہ باتیں ایک غیر نبی میں جمع ہو جائیں اس شخص کے حق میں جس کے متعلق خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ خدا پر افتراء کرتا ہے پھر اس کو تیئس سال کی مہلت دے۔

Allama Sa'd-ud-Din Taftazani writes in Sharahul Aqaaid:- The Reason renders it impossible that these things should accumulate in any other than a Prophet, in a person about whom Allah the Exalted knows that he is fabricating a lie upon God and yet grant him a respite for 23 years.

(Sharah ul Aqaid)

Allama Sa'd-ud-Din Taftazani schreibt in Scharhul Aqaaid: "Es ist unvernünftig, zu glauben, dass jemand, der kein Prophet ist, diese Eigenschaften aufweist, er im Namen Gottes lügt, indem er behauptet, von Gott zu sein, und Gott ihm dennoch 23 Jahre Aufschub gewährt."

(Sharah ul Aqaid)

6

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ فِیۡ شِیَعِ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝۱۱ وَ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝۱۲

کَذٰلِکَ نَسۡلُکُہٗ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۝۱۳ (الحجر: 13-11)

اور ہم نے اگلے (زمانہ کے) لوگوں کی جماعتوں میں (بھی) تجھ سے پہلے رسول بھیجے تھے۔ اور جو رسول بھی ان کے پاس آتا تھا وہ اس کی ہنسی اڑاتے تھے۔ اسی طرح ہم اس (عادت استہزاء) کو مجرموں کے دلوں میں راسخ کرتے ہیں۔

Sura 15:11 And We sent Messengers before thee among parties of ancient peoples.
Sura 15:12 And there never came to them any Messenger but they mocked at him.
Sura 15:13 Thus do We cause this habit of mocking to enter into the hearts of the sinful people.

Sura 15:11 Wir entsandten schon vor dir (Gesandte) zu früheren Stämmen.
Sura 15:12 Und nie kam ein Gesandter zu ihnen, über den sie nicht höhnten.
Sura 15:13 So lassen Wir diese (Sucht, zu höhnen) in die Herzen der Sünder einziehen;

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل
خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق
والدين أبي عبد الله محمد بن علي المعروف بابن عربي
الحاتمي الطائي قدّس الله روحه ونوّر ضريحه آمين

المجلد الثالث

دار صادر
بيروت

يفلح بهم وهي حالة فقهاء الزمان الراغبين في المناصب من قضاء وشهادة وحسبة وتدريس وأما المتنمسون منهم بالدين فيجمعون أكتافهم وينظرون الى الناس من طرف خفي نظر الخاشع ويحركون شفاههم بالذكر ليعلم الناظر اليهم انهم ذاكرون ويتجمون في كلامهم ويتشدقون ويغلب عليهم رعونات النفس وقلوبهم قلوب الذئاب لا ينظر الله اليهم هذا حال المتدين منهم لا الذين هم قرناء الشيطان لا حاجة لله بهم لبسوا للناس جلود الضأن من اللين اخوان العلانية أعداء السريرة فالله يراجع بهم ويأخذ بنواصيهم الى ما فيه سعادتهم واذا خرج هذا الامام المهدي فليس له عدو مبين الا الفقهاء خاصة فانهم لا تبقى لهم رياسة ولا تمييز عن العامة ولا يبقى لهم علم بحكم الا قليل ويرتفع الخلاف من العالم في الاحكام بوجود هذا الامام ولولا أن السيف بيد المهدي لافتى الفقهاء بقتله ولكن الله يظهره بالسيف والكرم فيطمعون ويخافون فيقبلون حكمه من غير ايمان بل يضمرون خلافه كما يفعل الحنفيون والشافعيون فيما اختلفوا فيه فلقد أخبرنا أنهم يقتتلون في بلاد العجم أصحاب المذهبين ويموت بينهما خلق كثير ويفطرون في شهر رمضان ليتقووا على القتال فمثل هؤلاء لولا قهر الامام المهدي بالسيف ما سمعوا له ولا أطاعوه بظواهرهم كما انهم لا يطيعونه بقلوبهم بل يعتقدون فيه انه اذا حكم فيهم بغير مذهبهم انه على ضلالة في ذلك الحكم لانهم يعتقدون ان زمان أهل الاجتهاد قد انقطع وما بقي مجتهد في العالم وان الله لا يوجد بعد أئمتهم أحدا له درجة الاجتهاد وأما من يدعي التعريف الالهي بالاحكام الشرعية فهو عندهم مجنون مفسود الخيال لا يلتفتون اليه فان كان ذا مال وسلطان انقادوا في الظاهر اليه رغبة في ماله وخوفا من سلطانه وهم ببواطنهم كافرون به* وأما المبالغة والاستقصاء في قضاء حوائج الناس فانه متعين على الامام خصوصا دون جميع الناس فان الله ما قدمه على خلقه ونصبه اماما لهم الا ليسعى في مصالحهم هذا والذي ينتجه هذا السعي عظيم وله في قصة موسى عليه السلام لما مشى في حق أهله ليطلب لهم نارا يصطلون بها ويقضون بها الامر الذي لا ينقضي الا بها في العادة وما كان عنده عليه السلام خبر بما جاءه فاسفرت له عاقبة ذلك الطلب عن كلام ربه فكلمه الله تعالى في عين حاجته وهي النار في الصورة ولم يخطر له عليه السلام ذلك الامر بخاطر وأي شيء أعظم من هذا وما حصل له الا في وقت السعي في حق عياله ليعلمه بما في قضاء حوائج العائلة من الفضل فيزيد حرصا في سعيه في حقهم فكان ذلك تنبيها من الحق تعالى على قدر ذلك عند الله تعالى وعلى قدرهم لانهم عبيده على كل حال وقد وكل هذا على القيام بهم كما قال تعالى الرجال قوّامون على النساء فانتج له الفرار من الاعداء الطالبين قتله الحكم والرسالة كما أخبر الله تعالى من قوله عليه السلام ففررت منكم لما خفتكم فوهب لي ربي حكما وجعلني من المرسلين وأعطاه السعي على العيال وقضاء حاجاتهم كلام الله وكله سعي بلا شك فان الفار أتى في فراره بنسبة حيوانية فرت نفسه من الاعداء طالبا للنجاة وابقاء للملك والتدبير على النفس الناطقة فالسعي بنفسه الحيوانية في فراره الا في حق النفس الناطقة المالكة تدبير هذا البدن وحركة الائمة كلهم العادلة انما تكون في حق الغير لا في حق أنفسهم فاذا رأيتم السلطان يشتغل بغير رعيته وما يحتاجون اليه فاعلموا انه قد عزلته المرتبة بهذا الفعل ولا فرق بينه وبين العامة ولما أراد عمر بن عبد العزيز يوم ولي الخلافة ان يقيل راحة لنفسه لما تعب من شغله بقضاء حوائج الناس دخل عليه ابنه فقال له يا أمير المؤمنين أنت تستريح وأصحاب الحاجات على الباب من أراد الراحة لا يلي أمور الناس فبكى عمر وقال الحمد لله الذي أخرج من ظهري من ينبهني ويدعوني الى الحق ويعينني عليه فترك الراحة وخرج الى الناس وكذلك خضر واسمه بليا بن ملكان بن فالغ بن غابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح عليه السلام كان في جيش فبعثه أمير الجيش يرتاد لهم ماء وكانوا قد فقدوا الماء فوقع بعين الحياة فشرب منه فعاش الى الآن وكان لا يعرف ما خص الله به من الحياة شارب ذلك الماء ولقيته باشبيلية وأفادني التسليم للشيوخ وان لا أنازعهم وكنت في ذلك اليوم قد نازعت شيخا لي في مسئلة وخرجت من عنده فلقيت الخضر بقوس الحنية فقال لي سلم الى الشيخ مقالته فرجعت الى الشيخ من حيني فلما دخلت عليه منزله فكلمني قبل ان أكلمه وقال لي يا محمد احتاج في كل مسئلة تنازعني فيها أن يوصيك الخضر بالتسليم للشيوخ فقلت له يا سيدنا ذلك هو الخضر

الذي

واذاخرج هذا الامام المهدی فلیس له عدوّ مبین الا الفقهاء خاصة
(فتوحات مکیہ، جلد3، صفحہ336)

محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:۔ کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر سوائے علماء کے اُن کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہو گا۔ یعنی علماء ہی خصوصیت سے مخالفت کریں گے۔

Hazrat Mohyuddin Ibn Arabi in his book Al-Fatuh-haat-i-Makkiyya Vol.3, Page 336 says: At the appearance of Imam Mahdi none would be his open enemy other than the divines - the religious scholars, in particular.

(Futuhat e Makkiyya, vol. 3, page 336)

Hazrat Muhyuddin Ibn Arabi schreibt in seinem Buch "Al Futuhat-ul Makiyya Bd. III, S.336: "Bei der Ankunft des Imam Mahdi werden vor allem Religionsgelehrte zu seinen offenen Feinden."

(Futuhat e Makkiyya, Bd. 3, Seite 336)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. [٣/آل عمران/الآية ١٦٤]

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١هـ

(وهو ثاني كتابين، هما أصح الكتب المصنفة)

«لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتي سنة، الحديث، فمدارهم على هذا المسند»

«صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة»
«مسلم بن الحجاج»

الجزء الرابع

وقف على طبعه، وتحقيق نصوصه، وتصحيحه وترقيمه، وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه. وعلق عليه ملخص شرح الإمام النووي، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)
محمد فؤاد عبد الباقي

***

٤٠ — (...) حدثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ . حَدَّثَنَا أَبِي . حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ ، حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ . قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ . فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ « مَا تَذْكُرُونَ ؟ » قُلْنَا : السَّاعَةَ . قَالَ « إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّىٰ تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ : خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَالدُّخَانُ ، وَالدَّجَّالُ ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ[٣] تَرْحَلُ النَّاسَ[٤] » .

قَالَ شُعْبَةُ : وَحَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ ، مِثْلَ ذَٰلِكَ . لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ . وَقَالَ أَحَدُهُمَا ، فِي الْعَاشِرَةِ : نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ . وَقَالَ الْآخَرُ : وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ .

***

(١) (فذكر الدخان) هذا الحديث يؤيد قول من قال : إن الدخان دخان يأخذ بأنفاس الكفار ويأخذ المؤمن منه كهيئة الزكام . وأنه لم يأت بعد . وإنما يكون قريبا من قيام الساعة . وقد سبق فى ٥٠ / ٣٩ ، ٤٠ ، ٤١ قول من قال هذا وإنكار ابن مسعود عليه . وإنه قال : إنما هو عبارة عما نال قريشا من القحط حتى كانوا يرون بينهم وبين السماء كهيئة الدخان . وقد وافق ابن مسعود جماعة . وقال بالقول الآخر حذيفة وابن عمر والحسن . ورواه حذيفة عن النبى ﷺ . وأنه يمكث فى الأرض أربعين يوما . ويحتمل أنهما دخانان ، للجمع بين هذه الآثار .

(٢) (والدابة) هى المذكورة فى قوله تعالى : وإذا وقع القول عليهم أخرجنا لهم دابة من الأرض تكلمهم . قال المفسرون : هى دابة عظيمة تخرج من صدع فى الصفا . وعن ابن عمرو بن العاص ؛ أنها الجساسة المذكورة فى حديث الدجال.

(٣) (وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلى محشرهم. وفى رواية: تخرج من قعرة عدن) هكذا هو فى الأصول ومعناه من أقصى قعر أرض عدن .. وعدن مدينة معروفة مشهورة باليمن .

(٤) (ترحل الناس) هكذا ضبطناه. وهكذا ضبطه الجمهور. وكذا نقله القاضى عن روايتهم. ومعناه تأخذهم بالرحيل وتزعجهم .

٢٢٢٦

حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ . قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ . فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ « مَا تَذْكُرُونَ ؟ » قُلْنَا : السَّاعَةَ . قَالَ « إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّىٰ تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ : خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَالدُّخَانُ ، وَالدَّجَّالُ ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ (٣) تَرْحَلُ النَّاسَ (٤) » .

(مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب آیات قبل الساعۃ، جلد 4، صفحہ 2226)

حضرت حذیفہؓ بن اسید الغفاری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم باہم گفتگو میں مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو ہم نے عرض کیا کہ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہو گی۔ یہاں تک کہ اس سے پہلے تم دس نشان دیکھ لو آپؐ نے تین خسوف مشرق و مغرب اور جزیرۃ العرب میں، دخان، دجال، دابّہ، یاجوج ماجوج، مغرب سے سورج کے طلوع، نزول عیسیٰ بن مریم اور ایک آگ بیان فرمائی جو یمن سے ظاہر ہو گی اور لوگوں کو ان کے اکٹھا ہونے کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔

Hazrat Huzaifa Bin Usaid al Ghaffari Allah pleased with him, narrated that The Holy Prophet (pbuh) came to us while we were conversing with each other. He asked, " What are you talking about? " We replied, " The the Day of Resurrection. " He answered the Day of Resurrection will not take place unless you have witnessed ten signs: three eclipses in east and west; smoke; anti-Christ (dajjal); and bacteria or virus, Gog and Magog, and the sun rising from the west,descending of Jesus son of Mary; and fire which will be lit from Yemen and will drive people to their place of gathering.

(Muslim, Kitab ul Fitan, vol. 4, page 2226)

Hosaifa bin Osaid alGhaffari[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] zu uns kam. Wir unterhielten uns. Er fragte uns: "Worüber unterhaltet ihr euch?" Wir sagten: "Über den Jüngsten Tag." Er sagte hierauf: "Der Jüngste Tag wird nicht eher erscheinen, bis ihr zehn Zeichen wahrgenommen habt: die Mondfinsternis im Osten, die Mondfinsternis im Westen und auf der Halbinsel Arabiens, der Rauch, der Antichrist, Bakterien oder Viren, Gog und Magog, der Sonnenaufgang im Westen, Herabsendung von Marias Sohn und ein Feuer, das aus Jemen seinen Ausgang nehmen wird und die Menschen zu dem Platz ihrer Versammlung bringen wird".

(Muslim, Kitab ul Fitan, Bd. 4, Seite 2226)

(...) حدثني أَبُو الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ . قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ (وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ) عَنْ أَيُّوبَ . ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ . حَدَّثَنَا حَاتِمٌ (يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ) عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ . كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . بِمِثْلِهِ .

* * *

١٠١ – (٢٩٣٣) حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ . أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ . وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ . وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر » .

* * *

١٠٢ – (...) حدثنا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ (وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى) . قَالَا : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ . حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ . حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ « الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر . أَيْ كَافِرٌ » .

* * *

١٠٣ – (...) وحدثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنَا عَفَّانُ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ[1] . مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ[2] » ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر « يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ » .

* * *

١٠٤ – (٢٩٣٤) حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (قَالَ إِسْحَاقُ : أَخْبَرَنَا . وَقَالَ الْآخَرَانِ : حَدَّثَنَا) أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

---

(١) (ممسوح العين) هذه الممسوحة هي الطافئة (بالهمز) التي لا ضوء فيها . وهي أيضا موصوفة في الرواية الأخرى بأنها ليست حجراء ولا ناتئة .

(٢) (مكتوب بين عينيه كافر) الصحيح الذي عليه المحققون أن هذه الكتابة على ظاهرها . وإنها كتابة حقيقة جعلها الله آية وعلامة من جملة العلامات القاطعة بكفره وكذبه وإبطاله . ويظهرها الله تعالى لكل مسلم كاتب وغير كاتب . ويخفيها عمن أراد شقاوته وفتنته . ولا امتناع في ذلك .

٢٢٤٨

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى. جُفَالُ الشَّعَرِ(١). مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

* * *

١٠٥ — (...) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ. مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ. أَحَدُهُمَا، رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ. وَالْآخَرُ، رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ. فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ(٢) فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ(٣) نَارًا وَلْيُغَمِّضْ. ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ. فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ. وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ. عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ(٤) غَلِيظَةٌ. مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ».

* * *

١٠٦ — (...) حدثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ. حَدَّثَنَا أَبِي. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى (وَاللَّفْظُ لَهُ). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ، فِي الدَّجَّالِ «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا. فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ. فَلَا تَهْلِكُوا».

* * *

(٢٩٣٥) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

* * *

---

(١) (جفال الشعر) أي كثيره.

(٢) (فإما أدركن أحد) هكذا هو في أكثر النسخ: أدركن. وفي بعضها: أدركه. وهذا الثاني ظاهر. وأما الأول فغريب من حيث العربية. لأن هذه النون لا تدخل على الفعل الماضي.

(قلت) قال ابن هشام في المغني: ولا يؤكد بهما (أي نوني التوكيد الخفيفة والثقيلة) الماضي مطلقا. وشذ قوله:

دَامَنَّ سعدك لو رحمت متيما ... لولاك لم يك للصبابة جانحا اهـ.

(٣) (يراه) بفتح الياء وضمها.

(٤) (ظفرة) هي جلدة تغشى البصر. وقال الأصمعي: لحمة تنبت عند المآق.

٢٢٤٩

١٠٧ – (٢٩٣٤/٢٩٣٥) حدثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ . حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَىٰ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ . فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ : حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ . قَالَ « إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ . وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا . فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً، فَنَارٌ تُحْرِقُ . وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ . فَمَنْ أَدْرَكَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا . فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ »

فَقَالَ عُقْبَةُ : وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ . تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ .

* * *

١٠٨ – (...) حدثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - (قَالَ إِسْحَاقُ : أَخْبَرَنَا . وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ : حَدَّثَنَا) جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ . فَقَالَ حُذَيْفَةُ : « لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ . إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ . فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ ، مَاءٌ . وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ ، نَارٌ ؛ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ . فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً » .

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ : هَٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ .

* * *

١٠٩ – (٢٩٣٦) حدثني مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ . حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ . حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ . وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ . فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ ، هِيَ النَّارُ . وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ » .

* * *

١١٠ – (٢١٣٧) حدثنا أَبُو خَيْثَمَةَ ، زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ . حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ . حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ . حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ ، قَاضِي حِمْصَ . حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ ، جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ . ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ (وَاللَّفْظُ لَهُ) . حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ ،

إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ[١] . عَيْنُهُ طَافِئَةٌ . كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ . فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ . إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ[٢] . فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا[٣] . يَا عِبَادَ اللهِ ! فَاثْبُتُوا » قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ « أَرْبَعُونَ يَوْمًا . يَوْمٌ كَسَنَةٍ . وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ . وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ . وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ » قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ « لَا . اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ[٤] » قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ ؟ قَالَ « كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ . فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ . فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ . وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ . فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا[٥] ، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ . ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ . فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ . فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ . فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ[٦]

---

(١) (قطط) أي شديد جعودة الشعر ، مباعد للجعودة المحبوبة .

(٢) (إنه خارج خلة بين الشأم والعراق) هكذا هو في نسخ بلادنا : خَلَّةً . وقال القاضي : المشهور فيه خَلَّةً . قيل معناه سمتَ ذلك وقبالته . وفي كتاب العين : الخلة موضع حَزْن وصخور . قال : وذكره الهروي وفسره بأنه ما بين البلدين . هذا آخر ما ذكره القاضي . وهذا الذي ذكره عن الهروي هو الموجود في نسخ بلادنا وفي الجمع بين الصحيحين ببلادنا ، وهو الذي رجحه صاحب نهاية الغريب ، وفسره بالطريق بينهما .

(٣) (فعاث يمينا وعاث شمالا) العيث الفساد ، أو أشد الفساد والإسراع فيه . وحكى القاضي أنه رواه بعضهم : فعاثٍ ، اسم فاعل ، وهو بمعنى الأول .

(٤) (اقدروا له قدره) قال القاضي وغيره : هذا حكم مخصوص بذلك اليوم ، شرعه لنا صاحب الشرع . قالوا : ولولا هذا الحديث ، ووُكِلنا إلى اجتهادنا ، لاقتصرنا فيه على الصلوات الخمس عند الأوقات المعروفة في غيره من الأيام . ومعنى اقدروا له قدره ، أنه إذا مضى بعد طلوع الفجر قدر ما يكون بينه وبين الظهر كل يوم ، فصلوا الظهر . ثم إذا مضى بعده قدر ما يكون بينها وبين العصر . فصلوا العصر . وإذا مضى بعد هذا قدر ما يكون بينها وبين المغرب ، فصلوا المغرب . وكذا العشاء والصبح ثم الظهر ثم العصر ثم المغرب . وهكذا حتى ينقضي ذلك اليوم ، وقد وقع فيه صلوات سنة ، فرائض كلها ، مؤداة في وقتها .

أما الثاني الذي كشهر والثالث الذي كجمعة فقياس اليوم الأول أن يقدر لهما كاليوم الأول ، على ما ذكرناه .

(٥) (فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذرا الخ) أما تروح فمعناه ترجع آخر النهار . والسارحة هي الماشية التي تسرح ، أي تذهب أول النهار إلى المرعى . والذرا الأعالي والأسنمة جمع ذروة ، بالضم والكسر . وأسبغه أي أطوله لكثرة اللبن ، وكذا أمده خواصر ، لكثرة امتلائها من الشبع .

(٦) (فيصبحون ممحلين) قال القاضي : أي أصابهم المحل ، من قلة المطر ، ويبس الأرض من الكلأ . وفي القاموس : المحل ، على وزن نخل ، الجدب والقحط . والإمحال كون الأرض ذات جدب وقحط . يقال أمحل البلد إذا أجدب .

٢٢٥٢

لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ . وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا : أَخْرِجِي كُنُوزَكِ . فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ[1] . ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا . فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ[2] . ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ . يَضْحَكُ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ . فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ . بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ[3] . وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ . إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ . وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ[4] . فَلَا يَحِلُّ[5] لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ . وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ . فَيَطْلُبُهُ حَتَّىٰ يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ[6] . فَيَقْتُلُهُ . ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ . فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ[7] وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَىٰ عِيسَىٰ : إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي ، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ[8] . فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ[9] .

(١) (كيعاسيب النحل) هي ذكور النحل . هكذا فسره ابن قتيبة وآخرون . قال القاضي : المراد جماعة النحل ، لا ذكورها خاصة. لكنه كنى عن الجماعة باليعسوب ، وهو أميرها .

(٢) (فيقطعه جزلتين رمية الغرض) الجزلة ، بالفتح على المشهور . وحكى ابن دريد كسرها ، أى قطعتين . ومعنى رمية الغرض أنه يجعل بين الجزلتين مقدار رمية. هذا هو الظاهر المشهور. وحكى القاضى هذا ثم قال: وعندي أن فيه تقديما وتأخيرا . وتقديره : فيصيب إصابة رمية الغرض فيقطعه جزلتين . والصحيح الأول .

(٣) (فينزل عند المنارة البيضاء شرقىّ دمشق بين مهرودتين) هذه المنارة موجودة اليوم شرقىّ دمشق. والمهرودتان روى بالدال المهملة والذال المعجمة . والمهملة أكثر . والوجهان مشهوران للمتقدمين والمتأخرين من أهل اللغة والغريب وغيرهم. وأكثر ما يقع فى النسخ بالمهملة ، كما هو المشهور. ومعناه لابس مهرودتين أى ثوبين مصبوغين بورس ثم بزعفران وقيل : هما شقتان ، والشقة نصف الملاءة .

(٤) (تحدر منه جمان كاللؤلؤ) الجمان حبات من الفضة تصنع على هيئة اللؤلؤ الكبار . والمراد يتحدر منه الماء على هيئة اللؤلؤ فى صفائه . فسمى الماء جمانا لشبهه به فى الصفاء والحسن .

(٥) (فلا يحل) معنى لا يحل ، لا يمكن ولا يقع . وقال القاضي : معناه ، عندى ، حق وواجب .

(٦) (بباب لد) مصروف . بلدة قريبة من بيت المقدس .

(٧) (فيمسح عن وجوههم) قال القاضي: يحتمل أن هذا المسح حقيقة على ظاهره . فيمسح على وجوههم تبركا وبرا ويحتمل أنه إشارة إلى كشف ما هم فيه من الشدة والخوف .

(٨) (لا يدان لأحد بقتالهم) يدان تثنية يد . قال العلماء : معناه لا قدرة ولا طاقة . يقال : مالى بهذا الأمر يد ، ومالى به يدان . لأن المباشرة والدفع إنما يكون باليد . وكأن يديه معدومتان لعجزه عن دفعه .

(٩) (فحرز عبادى إلى الطور) أى ضمهم واجعله لهم حرزا. يقال : أحرزت الشيء أحرزه إحرازا، إذا حفظته وضممته إليك ، وصنته عن الأخذ .

٢٢٥٣

ويبعث الله يأجوج ومأجوج. وهم من كل حدب ينسلون(١). فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية. فيشربون ما فيها. ويمر آخرهم فيقولون: لقد كان بهذه، مرة، ماء. ويحصر نبي الله عيسى وأصحابه. حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم. فيرغب نبي الله(٢) عيسى وأصحابه. فيرسل الله عليهم النغف(٣) في رقابهم. فيصبحون فرسى(٤) كموت نفس واحدة. ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض. فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم(٥) ونتنهم. فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله. فيرسل الله طيرا كأعناق البخت(٦). فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله. ثم يرسل الله مطرا لا يكن(٧) منه بيت مدر(٨) ولا وبر. فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة(٩). ثم يقال للأرض: أنبتي ثمرتك، وردي بركتك. فيومئذ تأكل العصابة(١٠) من الرمانة

(٢١) باب في صفة الدجال، وتحريم المدينة عليه، وقتله المؤمن وإحيائه

١١٢ – (٢٩٣٨) حدثني عمرو الناقد والحسن الحلواني وعبد بن حميد. وألفاظهم متقاربة. والسياق لعبد (قال: حدثني. وقال الآخران: حدثنا) يعقوب – وهو ابن إبراهيم بن سعد –. حدثنا أبي عن صالح، عن ابن شهاب. أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة؛ أن أبا سعيد الخدري قال: حدثنا رسول الله ﷺ يومًا حديثًا طويلًا عن الدجال. فكان فيما حدثنا قال «يأتي، وهو محرم عليه أن يدخل نقاب المدينة[1]. فينتهي إلى بعض السباخ التي تلي المدينة. فيخرج إليه يومئذ رجل هو خير الناس، أو من خير الناس. فيقول له: أشهد أنك الدجال الذي حدثنا رسول الله ﷺ حديثه. فيقول الدجال: أرأيتم إن قتلت هذا ثم أحييته، أتشكون في الأمر؟ فيقولون: لا. قال فيقتله ثم يحييه. فيقول حين يحييه: والله! ما كنت فيك قط أشد بصيرة مني الآن. قال فيريد الدجال أن يقتله فلا يسلط عليه».

قال أبو إسحٰق[2]: يقال إن هذا الرجل هو الخضر عليه السلام.

* * *

(...) وحدثني عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمي. أخبرنا أبو اليمان. أخبرنا شعيب عن الزهري، في هذا الإسناد، بمثله.

* * *

١١٣ – (...) حدثني محمد بن عبد الله بن قهزاذ، من أهل مرو. حدثنا عبد الله بن عثمان عن أبي حمزة، عن قيس بن وهب، عن أبي الوداك، عن أبي سعيد الخدري، قال: قال رسول الله ﷺ «يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين. فتلقاه المسالح[3]، مسالح الدجال. فيقولون له:

(١) (نقاب المدينة) أي طرقها وفجاجها. وهو جمع نقب، وهو الطريق بين جبلين.

(٢) (قال أبو إسحق) أبو إسحاق هذا هو إبراهيم بن سفيان، راوي الكتاب عن مسلم. وكذا قال معمر في جامعه. في إثر هذا الحديث، كما ذكره ابن سفيان.

وهذا تصريح منه بحياة الخضر عليه السلام، وهو الصحيح.

(٣) (المسالح) المسالح قوم معهم سلاح، يرقبون في المراكز كالخفراء. سموا بذلك لحملهم السلاح.

٢٢٥٦

إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالأَنْهَارَ . قَالَ « هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ[1] » .

* * *

١١٥ – (..) حدثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ . حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ . قَالَ « وَمَا سُؤَالُكَ ؟ » قَالَ قُلْتُ : إِنَّهُمْ يَقُولُونَ : مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ . قَالَ « هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ » .

* * *

(..) حدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ . قَالَا : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ . ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ . ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ . حَدَّثَنَا سُفْيَانُ . ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ . حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ . ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ . حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ . كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، بِهَذَا الإِسْنَادِ ، نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ . وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ : فَقَالَ لِي « أَيْ بُنَيَّ » .

* * *

(٢٣) باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض ، ونزول عيسى وقتله إياه ، وذهاب أهل الخير والإيمان ، وبقاء شرار الناس وعبادتهم الأوثان ، والنفخ في الصور ، وبعث من في القبور

١١٦ – (٢٩٤٠) حدثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ . حَدَّثَنَا أَبِي . حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ، وَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ ؟ تَقُولُ : إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ! أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ . أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا . لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا . إِنَّمَا قُلْتُ : إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا . يُحَرَّقُ الْبَيْتُ ، وَيَكُونُ ، وَيَكُونُ . ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ (لَا أَدْرِي : أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا) .

---

(١) (هو أهون على الله من ذلك) قال القاضي : معناه هو أهون على الله من أن يجعل ما خلقه الله تعالى على يده مُضلاً للمؤمنين ومشككاً لقلوبهم . بل إنما جعله ليزداد الذين آمنوا إيمانا . وتثبت الحجة على الكافرين والمنافقين ونحوهم . وليس معناه أنه ليس معه شيء من ذلك .

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ. أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ. وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر ».
(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، جلد 4 صفحہ 2248)

وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ . فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ ، هِيَ النَّارُ .
(ایضاً صفحہ 2250)

« إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ . وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا. فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً، فَنَارٌ تُحْرِقُ . وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ. فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا . فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ »
(ایضاً صفحہ 2250)

وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ. عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ،
(ایضاً صفحہ 2249)

فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ .
(ایضاً صفحہ 2252)

فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ . وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ .
(ایضاً صفحہ 2252)

وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا : أَخْرِجِي كُنُوزَكِ . فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ[1]
(ایضاً صفحہ 2253)

فَيَقُولُ الدَّجَّالُ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ، ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ ، أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ ؟ فَيَقُولُونَ : لَا . قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ .
(ایضاً صفحہ 2256)

مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ ، وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ .
(ایضاً صفحہ 2258)

ایک علامت مسیح موعود کی یہ بیان کی گئی تھی کہ اُس زمانہ میں دجال کا خروج ہو گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

یعنی کوئی نبی نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو یک چشم کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبر دار ہوشیار ہو کر سُن لو کہ وہ یک چشم ہے مگر تمہارا رب یک چشم نہیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان ک،ف،ر لکھا ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے ساتھ جنت اور نار کی امثال لائے گا۔ مگر جس چیز کو وہ جنت کہے گا وہ دراصل نار ہو گی اور ایک روایت میں ہے کہ دجال خروج کریگا اور اس کے ساتھ پانی اور آگ ہونگے مگر وہ چیز جو لوگوں کو پانی نظر آئیگی وہ دراصل جلانے والی آگ ہو گی اور وہ جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہو گا اور دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہو گی اور اس پر ایک بڑا ناخنہ سا ہو گا اور اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوُا ہو گا جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا۔ پس جب تم میں سے کوئی اسے پائے تو اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے کیونکہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات اس کے فتنے سے تم کو بچانے والی ہونگی اور ایک روایت میں ہے کہ دجال آسمان (یعنی بادل) کو حکم دیگا کہ پانی برسا تو وہ برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو اُگائے گی اور کھنڈرات پر گذرے گا اور حکم کریگا کہ اپنے خزانے باہر نکال تو اسکے خزانے باہر نکل کر اس کے پیچھے ہو لیں گے اور ایک روایت ہے کہ دجال لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم میرے امر میں شک کرو گے؟ لوگ کہیں گے۔ نہیں۔ پھر وہ اسے مارے گا اور پھر دوبارہ زندہ کر دے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے ساتھ ایک پہاڑ روٹیوں کا ہو گا اور ایک نہر پانی کی ہو گی اور ایک روایت میں ہے کہ دجّال ایک چمکدار گدھے پر ظاہر ہو گا اور وہ گدھا ایسا ہو گا کہ اس کے دو کانوں کے درمیان ستّر ہاتھ کا فاصلہ ہو گا۔"

One sign about the advent of the Promised Messiah, peace be upon him, had been mentioned that Dajjal would emerge at that time. Thus according to a Tradition, the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, addressing his companions, said:- "There has not been a Prophet who did not forewarn his community about an one-eyed liar. Beware and hearken attentively that he has only one eye but your Lord is not a one-eyed one. The letter ''K.F.R'' will be seen inscribed between his eyes, and according to a Tradition, he will bring alongwith him the like of Heaven and Hell. But the thing which he will call Heaven will actually be Hell. And there is another Tradition to the effect that Dajjal will emerge and that he will be accompanied with water and fire; but that thing which will appear to the people as water, will be actually the fire which burns, and the thing which people will regard as fire, will be cool and sweet water. And one eye of Dajjal will be depressed and there will be a kind of a big mark over it and there will be inscribed ''KAFIR'' between his eyes which every believer will be able to read whether he is literate or illiterate. And according to another Tradition, Dajjal will be blind in his right eye. Thus, when any one of you happen to find him, you should recite the first verses of surah Al-Kahf because these first verses of Surah AlKahf will make you safe from his mischief. There is another Tradition, which says, that Dajjal will command the sky i.e. the clouds to pour rain and the sky will pour rain. And he will command land to grow food and she will grow food, and he will pass through over the ruins and command them to bring forth its treasures, and its treasures will come forth and start following him. And there is a Tradition that Dajjal will say to the people that if I were to slay a person and then curse him to come alive, then will you entertain any doubt about this matter of mine. The people will reply 'No'. Then he will kill him and then revive him again. And another Tradition says that he will have a mountain of bread and a canal of water. And there is a Tradition that Dajjal will appear sitting on a shining ass and that ass will be such that there will be a distance of 70 feet between his two ears.

(Sahih Muslim Kitab Fitan wal Ishrat alSaat, vol 4 page 2249-2258)

Ein Zeichen für die Ankunft des Messias ist das Erscheinen des Anti-Christen (Dajjal) zu jener Zeit. In einer Überlieferug wird deshalb berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: "Es gibt keinen Propheten, der nicht seine Anhänger vor dem einäugigen (im Arabischen wird der dajjal auch als a'awaro bezeichnet, d.h. dass er zwei Augen hat, eines jedoch erblindet ist) Lügner gewarnt hat. Seid vorsichtig, er ist einäugig, aber euer Herr ist nicht einäugig. Seid vorsichtig und vernehmt, dass die Buchstaben K F R zwischen seinen beiden Augen geschrieben sein werden. In einer Überlieferug heißt es, er werde dem Paradies und dem Feuer ähnelnde Dinge mit sich bringen. Aber das, was er Paradies nennen wird, ist in Wirklichkeit die Hölle. In einer anderen Überlieferug heißt es, dass der Antichrist kommen wird, und mit ihm werden Wasser und Feuer sein. Aber das, was die Menschen für Wasser halten werden, wird eigentlich brennendes Feuer sein und das, was die Menschen für Feuer halten werden, wird eigentlich kühles und süßes Wasser sein. Eines seiner

Augen wird zurückentwickelt sein. Es wird ein Zeichen über dem Auge geben und es wird KAFIR zwischen seinen Augen geschrieben stehen. Jeder Gläubige wird es lesen können, ob er des Lesens kundig ist oder nicht. In einer anderen Überlieferug wird ferner berichtet, dass der Antichrist auf seinem rechten Auge blind sein wird. Wenn ihr ihn findet, so rezitiert die Anfangsverse der Sura Kahf. Die Anfangsverse der Sura Kahf werden euch vor seiner Fitna (Unheil) schützen. In einer weiteren Überlieferug heißt es, er werde im Himmel (d.h. Wolken) sagen "regnet" und sie werden regnen, und er werde der Erde sagen "bring hervor" und sie wird hervorbringen. Und er wird über die Ruinen gehen und ihnen sagen: "Gebt eure Schätze heraus" und die Schätze werden hevorkommen und ihm folgen. Nach einer anderen Überlieferug wird der Antichrist zu den Menschen sagen: Wenn ich diesen Menschen töte und ihn wieder belebe, werdet ihr daran zweifeln? Die Menschen werden antworten: "Nein!" Dann wird er ihn töten und wieder beleben. In einer Überlieferung heißt es, er wird einen Berg von Brot haben und einen Wasserkanal. In einer Überlieferung wird berichtet, der Antichrist wird auf einem glänzenden Esel erscheinen und dieser Esel wird so aussehen, dass zwischen seinen zwei Ohren ein Abstand von siebzig Ellen besteht."

(Sahih Muslim, Kitab Fitan wal Ishrat alSaat, Bd 4 Seite 2249-2258)

مُسْنَد

الإمَام أحمَد بن حَنبَل

وَبهَامِشِه

مُنتَخَب كَنز العمَّال في سُنَن الأقوال وَالأفعال

المجلد الرابع

دار صادر
بيروت

(باب في غزواته صلى الله عليه وسلم وبعوثه وسراياه) *عدد الغزوات* عن البراء بن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا تسع عشرة غزوة (ش) *عن أبي اسحق عن زيد بن أرقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا سبع عشرة غزوة قال أبو اسحق فسألت زيد بن أرقم كم غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبع عشرة غزوة (ش) *عن أبي يعقوب اسحق بن عثمان قال سألت موسى بن أنس كم غزا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سبع (٩٦) وعشرون غزوة ثمان غزوات يغيب فيها الاشهر وتسع عشرة يغيب فيها الايام قلت كم غزا أنس بن مالك قال ثمان غزوات (كر)

(غزوة بدر)

عن أنس قال أخذ عمر يحدثنا عن أهل بدر قال ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليرينا مصارعهم بالامس يقول هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله وهذا مصرع فلان غدا ان شاء الله فجعلوا يصرعون عليها قلت والذي بعثك بالحق ما أخطؤا تيك كانوا يصرعون عليها ثم أمر بهم فطرحوا في بئر فانطلق اليهم فقال يا فلان يا فلان هل وجدتم ما وعدكم الله حقا فاني وجدت ما وعدني الله حقا قلت يا رسول الله أتكلم أقواما قد جيفوا قال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم ولكن لا يستطيعون أن يجيبوا (ط ش حم م ن) وأبو عوانة (ع) وابن جرير *عن ابن عباس قال حدثني عمر بن الخطاب قال لما كان يوم بدر نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى أصحابه وهم ثلاثمائة ونيف ونظر الى المشركين فاذا هم ألف وزيادة فاستقبل صلى الله عليه وسلم القبلة ومد يديه وعليه رداؤه وازاره ثم قال اللهم انجز ما وعدتني اللهم انجز ما وعدتني اللهم انك ان تهلك هذه العصابة من أهل الاسلام فلا تعبد في الارض أبدا فما زال يستغيث ربه ويدعوه حتى سقط رداؤه فأتاه أبو بكر فأخذ رداءه ثم التزمه من ورائه ثم قال يا نبي الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك وأنزل الله عند ذلك اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين فلما كان يومئذ والتقوا هزم الله المشركين وقتل منهم سبعون رجلا وأسر منهم سبعون رجلا فاستشار رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر وعليا وعمر فقال أبو بكر يا نبي الله هؤلاء بنو العم الحديث

انه سمع معاوية بن أبي سفيان يوم عاشوراء عام حج وهو على المنبر فذكر الحديث **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا عبد الرزاق عن سفيان عن عاصم بن أبي النجود عن ذكوان عن معاوية بن أبي سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في شارب الخمر اذا شرب الخمر فاجلدوه ثم اذا شرب فاجلدوه ثم اذا شرب الثالثة فاجلدوه ثم اذا شرب الرابعة فاضربوا عنقه **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا محمد بن بكر قال أنا ابن جريج وروح ثنا ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم عن طاوس عن عبد الله بن العباس ان معاوية بن أبي سفيان قال روح أخبره قال قصرت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص على المروة أو رأيته يقصر عنه بمشقص على المروة **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا يزيد بن هرون قال ثنا يحيى بن سعيد ان سعد بن ابراهيم أخبره عن الحكم بن ميناء ان يزيد بن جارية الانصاري أخبره انه كان جالسا في نفر من الانصار فخرج عليهم معاوية فسألهم عن حديثهم فقالوا كنا في حديث من حديث الانصار فقال معاوية الا أزيدكم حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا بلى يا أمير المؤمنين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أحب الانصار أحبه الله عز وجل ومن أبغض الانصار أبغضه الله عز وجل **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا روح ثنا عمر بن سعيد بن أبي حسين قال حدثني علي بن عبد الله ان علي بن علي رجلا من بني عبد شمس قال أبي وعبد الله بن الحرث وحدثني عمر بن سعيد ان علي بن عبد الله بن علي أخبره ان أباه أخبره قال سمعت معاوية على المنبر بمكة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الذهب والحرير **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا روح ثنا شعبة قال حدثنا أبو اسحق قال سمعت عامر بن سعد يقول سمعت جرير بن عبد الله يقول سمعت معاوية بن أبي سفيان يقول وهو يخطب توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وتوفي أبو بكر رضي الله تعالى عنه وهو ابن ثلاث وستين وتوفي عمر وهو ابن ثلاث وستين قال معاوية وأنا اليوم ابن ثلاث وستين **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا روح قال ثنا حماد بن سلمة عن جبلة بن عطية عن ابن محيريز عن معاوية عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا أراد الله عز وجل بعبد خيرا يفقهه في الدين **حدثنا** عبد الله قال وجدت هذا الكلام في آخر هذا الحديث في كتاب أبي بخط يده متصلا به وقد خط عليه فلا أدري أقرأه علي أم لا وان السامع المطيع لا حجة عليه وان السامع العاصي لا حجة له **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا أسود بن عامر انا أبو بكر عن عاصم عن أبي صالح عن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات بغير امام مات ميتة جاهلية **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا عبد الصمد ثنا حرب يعني ابن شداد قال حدثني يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو شيخ الهنائي عن أخيه حمان ان معاوية عام حج جمع نفرا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في الكعبة فقال أسألكم عن أشياء فأخبروني أنشدكم الله هل نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير قالوا نعم قال وأنا أشهد ثم قال أنشدكم بالله انهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الذهب قالوا نعم قال وأنا أشهد قال أنشدكم بالله انهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس صوف النمور قالوا نعم قال وأنا أشهد **حدثنا** عبد الله حدثني أبي ثنا يحيى بن حماد قال ثنا شعبة بن الحجاج عن جواد رجل من بني تميم عن رجاء بن حيوة عن معاوية بن أبي سفيان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين **حدثنا** عبد الله قال وجدت هذا الحديث في كتاب أبي بخط يده ثنا بكر بن يزيد واظني قد سمعته منه في المذاكرة فلم أكتبه وكان بكر ينزل المدينة أظنه كان في المحنة كان قد ضرب على هذا

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات بغیر امام مات میتۃ جاھلیۃ
(مسند احمد بن حنبل، جلد 4 زیر عنوان حدیث معاویہ بن ابی سفیان، صفحہ 96)

رسول کریمؐ نے فرمایا:۔ جو کوئی بھی امام (پر ایمان لانے) کے بغیر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

The Holy Prophet (pbuh) said :The one who dies without (recognising and accepting) the Imam of the time, dies in ignorance.

(Musnad Ahmad ibn Hanbal, vol. 4, page 96)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Wer ohne den Imam zu erkennen stirbt, stirbt einen Tod der Unwissenheit."

(Musnad Ahmad ibn Hanbal, Bd. 4, Seite 96)

صحيح البخاري

تأليف

الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري

" المتوفى سنة ٢٥٦هـ "

مراجعة وضبط وفهرسة

الشيخ محمد علي القطب   الشيخ هشام البخاري

الجزء الثاني

عُرَاةً غُرْلاً»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُۥ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ﴾(١). فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾(٢).

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الفِرَبْرِيُّ: ذُكِرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ: هُمُ الْمُرْتَدُّونَ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، فَقَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

٤٩ - باب: نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

٣٤٤٨ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَماً عَدْلاً، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْراً مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا». ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِۦ قَبْلَ مَوْتِهِۦ وَيَوْمَ الْقِيَٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾(٣).

٣٤٤٩ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ». تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ.

٥٠ - باب: مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

٣٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ

---

(١) سورة الأنبياء الآية ١٠٤.

(٢) سورة المائدة الآيتان ١١٧ - ١١٨.

(٣) سورة النساء الآية ١٥٩.

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ،
قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ».

(صحیح بخاری، جلد 2 باب نزول عیسیٰ ابن مریم، صفحہ 1073)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عنقریب تم میں ابن مریم حَکَم وعدل کی حیثیت سے نازل ہو گا اور صلیب کو توڑے گا۔ خنزیر کو قتل کریگا اور جزیہ کو منسوخ کر دے گا۔
نیز فرمایا:۔ تمہاری کیا حالت ہو گی جب ابن مریم تم میں نازل ہو گا اس حال میں کہ وہ تمہارا امام تم میں سے ہی ہو گا۔

The Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, said:-
'I swear by the Lord Who holds my life in His hands, the Messiah, son of Mary, shall certainly rise among you as Arbiter and Judge who will break the cross, kill the swine and abolish Jizya ... He is also reported to have said:- How will ye be when the son of Mary appears among you and he will be your Imam, from among you.

(Bukhari, Vol. 2 Page 1073)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Bei Ihm, in dessen Händen mein Leben liegt, der Sohn Marias wird bald unter euch als gerechter Richter erscheinen. Er wird das Kreuz brechen, das Schwein töten und die Jisya (Kriegssteuer) abschaffen." Es wird weiterhin berichtet, dass er gesagt hat: "In was für einem (erbärmlichen) Zustand werdet ihr sein, wenn der Sohn Marias unter euch erscheinen wird, wobei er euer Imam von euch sein wird."

(Buchari, Bd. 2 Seite 1073)

تأليف

الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري
"المتوفى سنة ٢٥٦هـ"

مراجعة وضبط وفهرسة

الشيخ محمد علي القطب الشيخ هشام البخاري

الجزء الثالث

بَكْرٍ يَزِيدُ: «مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ، مَنْ فَاتَتْهُ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ».

٣٦٠٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ٱبْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ».

٣٦٠٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ النَّاسَ ٱعْتَزَلُوهُمْ».

قَالَ مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ.

٣٦٠٥ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ المَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ». فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

٣٦٠٦ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنِي ٱبْنُ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ». قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يَا رَسُولَ ٱللهِ، صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ».

فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ .... فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ»

(صحیح بخاری، کتاب المناقب، جلد 3، صفحہ 1112)

رسول کریمؐ اسلام پر تنزّلی کے دور کے متعلق بیان کر رہے تھے تو حذیفہ بن یمانؓ نے آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے پوچھا اگر میں اُس (دور) کو پاؤں تو میرے لئے کیا حکم ہے! رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:۔ اُس وقت مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام سے چمٹ جانا۔ حذیفہؓ نے عرض کیا اگر میں وہ جماعت اور وہ امام نہ پاؤں تو پھر میرے لئے کیا حکم ہے۔ رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:۔ پھر اُس وقت (اسلام کے) سب فرقوں کو چھوڑ دینا اور (جنگل میں) درختوں کی جڑیں کھا کر گزارہ کر لینا یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔ (یعنی کسی بھی فرقہ میں شامل نہ ہونا اگر اُس وقت خدا کا مقرر کردہ امام اور جماعت نہ ہو)

The Holy Prophet was talking about Islam's decline. Hazrat Huzaifa Bin Yamaan asked The Holy Prophet (pbuh), that if he happens to be alive till that era, what should he do? The Holy Prophet (pbuh) replied that at that time he should attach himself firmly with the Jamaat of Muslims and their Imam (Khalifa). Hazrat Huzaifa asked, if he could not find that Jamaat and Imam, what should he do then? The Holy Prophet (pbuh) that replied then he should give up all sects in Islam and go to the jungle where if the food will be not available then use the roots of the trees as food till death overtake you. i.e. if the Promised Imam is out of reach he should avoid joining any sect in Islam if The Promised Imam is out of reach).

(Bukhari vol.3 page 1112)

Der Heilige Prophet[saw] berichtete über das Zeitalter des Niedergangs des Islam. Husaifa bin Yamman[ra] fragte den Heiligen Propheten[saw]: "Was sollte ich tun, wenn ich diese (Zeit) erlebe." Der Heilige Prophet antwortete: "Werde Anhänger der Gemeinschaft der Muslime und ihres Imams." Hasaifa[ra] fragte: "Wenn ich die Gemeinschaft der Muslime und ihren Imam nicht finde?": Der Heilige Prophet[saw] erwiderte: "Dann verlasse alle Gruppierungen (des Islam); ernähre dich von den Baumwurzeln (im Wald), bis dich der Tod ereilt (d. h. schließe dich keiner Gruppierung an, wenn der von Gott bestimmte Imam und seine Gemeinschaft nicht da sind)."

(Buchari Bd.3 Seite 1112)

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ (القصص : 60)

اور تیرا رب جب تک کسی مرکزی بستی میں ایسا رسول نہ بھیج دے جو ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے ان بستیوں کے مجموعہ (یعنی ملک) کو ہلاک کرنے کا ارتکاب نہیں کر سکتا تھا (کیونکہ یہ انصاف کے خلاف ہے)۔ اور ہم بستیوں کو کبھی ہلاک نہیں کرتے سوائے اس کے کہ ان کے رہنے والے ظالم ہو جائیں۔

Sura 28:60 And thy Lord would never destroy the towns until He has raised in the mother town thereof a Messenger, reciting unto them our singns; nor would We destory the towns unless the people thereof are wrong doers.

Sura 28:60 Und dein Herr würde nie die Städte zerstören, Er hätte denn zuvor in derer Mutterstadt einen Gesandten erweckt, ihnen Unsere Zeichen vorzutragen; noch zerstören Wir Städte, ohne dass ihre Bewohner voll Ungerechtigkeit sind.

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ
وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل : 16)

(پس یاد رکھو کہ) جو ھدایت کو قبول کرے گا اس کا ھدایت پانا اسی کی ذات کے فائدہ کے لئے ہے اور جو (اس ھدایت کو ردّ کرکے) گمراہ ہوگا اس کا گمراہ ہونا اسی کے (نفس کے) خلاف پڑے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری (جان) کا بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم (کسی قوم پر) ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جب تک (ان کی طرف) کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

Sura 17:16 He who follows the right way follows it only for the good of his own soul: and he who goes astray, goes astray only to his own loss. And no bearer of burden shall bear the burden of another. We never punish until We have sent a Messenger.

Sure 17:16 Wer den rechten Weg befolgt, der befolgt ihn nur zu seinem eigenen Heil; und wer irregeht, der geht irre allein zu seinem eigenen Schaden. Und keine lasttragende (Seele) trägt die Last einer andern. Und Wir strafen nie, ehe Wir denn einen Gesandten geschickt haben.

فیضان ختم نبوت

جماعت احمدیہ کے معاند طرح طرح کی جو الزام تراشیاں کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّن تسلیم نہیں کرتی اور امّت محمدیہ کے تیرہ سو سالہ مسلک سے ہٹ کر ایک نیا مذہب اختیار کر چکی ہے۔ دوسرے اور بہت سے بے سروپا الزامات کی طرح یہ الزام بھی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّن جس قوت، معرفت اور یقین کامل کے ساتھ تسلیم کرتی ہے اور کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ فرماتے ہیں:۔

''مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّن نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کالاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔''(الحکم 17 مارچ 1905ء)

جب مخالفین جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت پیش کی جاتی ہے تو وہ یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اقرار محض لفظی ہے ورنہ عملاً جب مرزا صاحب نے ایک قسم کی نئی نبوت کا راستہ کھول دیا خواہ اُسے اُمّتی نبوّت کہیں یا ظلّی تو آیت خاتم النبیّن کا انکار لازم آگیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے ''اُمتی نبی'' اور ''ظلی نبی'' کی اصطلاحیں بنا کر نبوّت جاری رکھنے کی نئی کھڑکیاں کھولی ہیں جبکہ پہلے بزرگانِ اسلام نبوت کو مطلقاً بند مانتے تھے اور کسی قسم کی نبوت کے بھی جاری رہنے کے قائل نہ تھے۔ لیکن ادنیٰ سی تحقیق سے اہل بصیرت پر یہ روشن ہو جائے گا کہ یہ الزام بھی محض بودا اور بے بنیاد ہے اور حقیقت سے اس کو دور کا بھی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبیین کی وہی تشریح کرتی ہے جو گذشتہ صلحائے اُمت اور علماء ربانی کرتے چلے آئے ہیں اور ان کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا مسلک اختیار نہیں کیا گیا۔ نیا مسلک تو خود ان مخالفین احمدیت نے اختیار کیا ہے جو جماعت پر یہ الزام لگاتے ہیں۔

فیصلہ کا ایک نہایت آسان اور عام فہم طریق اختیار کرتے ہوئے ہم مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلّمہ بزرگانِ اسلام اور اولیاء و اقطاب کی مشہور اور مستند کتب کے ایسے اقتباسات کے عکس پیش کر رہے ہیں جن میں ختم نبوت کے بارہ میں اُن کے عقیدہ کا ذکر ہے اور جن کے سطحی مطالعہ سے بھی یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بزرگانِ سلف کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا دین پیش نہیں کیا بلکہ وہی کچھ فرمایا جو علمائے ربانی پہلے سے کہتے چلے آئے تھے۔ اس بارہ میں مزید لکھنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ہر صاحب انصاف قاری پر بات خود بخود واضح ہو جائے گی۔ انصاف اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ان امور پر غور فرمائیں۔

Khatm-e-Nubuwwat

One of the accusations levelled on the Ahmadiya Muslim Jamaat, among many others is that Jamaat Ahmadiya does not accept the Holy Prophet Muhammad s.a.s. as Khatam-un-Nabiyyin and has adopted a new doctrine which deviates from that of the ummat of the past 1300 years in this matter. Like many other unfounded allegations this one is also wrong and baseless. The reality is that the strength of conviction with which Jamaat Ahmadiyya accepts the Holy Prophet (pbuh) as khatam-un-Nabiyyin is unparalled. The Founder of the Ahmadiyya Jamaat says:

"It is alleged that I and my Jamma't do not accept the Holy prophet (pbuh) as khatam-un-Nabiyin. This is a great lie upon us. The strength, certainity, and full understanding with which we believe in the Holy Prophet (pbuh) to be khatam-un-nabiyin and accept him as such, others do not believe even in a hundred thousandth part of it". (AlHakam 17 March 1905)

When the Promised Messiah a.s. is quoted to the opponents, they try to give the false impression that this acceptance is only a lip service. According to them the Promised Messiah has opened the door of a new kind of prophethood, and whatever he calls it ummati or zilli (adumberate), the rejection of khatam-e-Nabuwwat is implied. They say that the Jamaat Ahmadiyya has opened the door for the prophethood whereas past scholars of Islam considered prophethood to be absolutely finished and did not believe in any form of exception. But even minor least effort in research would show the wise that this objection too is hollow and baseless. It is a fact that the Ahmadiyya Jamaat interprets the verse Khatam-us-Nabiyyin in the same way as the holy scholars of the followers in the past and have not invented any new doctrine. The new doctrine has been invented by the opponents of Ahmadiyya themselves. To determine this matter easily we will present some statements by the learned Muslim scholars and saints taken from their famous and authentic books. These statements show their belief regarding the doctrine of Khatm -e-Nabuwwat, scans of these pasages are also being provided. Even a superficial view of these statements will show that Hazrat Massih Maud a.s. has not presented any new doctrine. He said what the learned scholars had also said in the past. In the presence of these statements there is no need for further elaboration. It will be apparent to every just reader himself. Please consider these things with a fair and God fearing mind.

Khatm-e-Nubuwat

Die Gegner der Ahmadiyya-Muslim-Jamaat werfen ihr unter anderem vor, sie erkenne den Heiligen Propheten[saw] nicht als khatam-un-nabiyyin (Siegel der Propheten) an, womit sie sich anscheinend von dem 1300 Jahre alten Konsens der übrigen muslimischen Gemeinschaft abgewandt und eine neue Religion begründet haben. Wie viele andere haltlosen Vorwürfe, ist auch dieser Vorwurf unberechtigt und vollkommen falsch. Fakt ist, dass keine andere islamische Gemeinschaft den Anspruch des Heiligen Propheten[saw], der Khatam-un-Nabiyyin zu sein, mit solcher Überzeugung, Erkenntnis und Eindeutigkeit anerkennt, wie die Ahmadiyya Muslim Jamaat. Der Gründer der Gemeinschaft sagt diesbezüglich:

"Mir und meiner Jamaat wird vorgeworfen, dass wir den Heiligen Propheten[saw] nicht als Khatam-un-Nabiyyin anerkennen. Das ist reine Verleumdung. Sie (die Gegner) haben nicht einmal ein Hunderttausendstel der Kraft, Überzeugung, Erkenntnis und Einsicht, mit der wir den Heiligen Propheten[saw] als Khatam-un-Nabiyyin anerkennen." (Al-Hakm 17. März 1905)

Wird diese Aussage des Verheißenen Messias[as] den Gegnern der Jamaat vorgelegt, so versuchen sie den Eindruck zu vermitteln, dass es sich hierbei lediglich um Lippenbekenntnisse handele. Tatsächlich aber habe der Gründer der Ahmadiyya-Gemeinde die Tür für eine neuartige Gesandtschaft eröffnet, sei sie nun ummati oder silli Auf jeden Fall stehe dies im offensichtlichen Widerspruch zu dem Vers über Khatam-un-Nabiyyin. Sie behaupten, die Ahmadiyya Jamaat habe mit der Erfindung neuer Begriffe wie ummati-nabi (Prophetentum innerhalb der Gemeinschaft des Heiligen Propheten[saw]) oder silli-nabi (Schattenprophetentum). zu erklären versucht, dass das Erscheinen eines Propheten nach dem Heiligen Propheten[saw] möglich sei. Dagegen hätten die früheren Heiligen des Islams dies für unmöglich gehalten und jegliche Fortdauer des Prophetentums abgelehnt. Bereits eine etwas genaue Untersuchung wird aber dem objektiven Leser verdeutlichen, dass auch dieser Vorwurf haltlos, unbegründet und fern von Wahrheit ist. Tatsächlich legt die Ahmadiyya Jamaat den Vers über Khatam-un Nabiyyin genauso aus, wie dies bereits die früheren Rechtschaffenen und Gelehrten der islamischen Umma getan haben. Unser Standpunkt trifft mit ihrem Standpunkt überein. Im Gegenteil, die Gegner der Ahmadiyya Jamaat vertreten einen neuen Standpunkt. Einen einfachen und anerkannten Weg einschlagend, werden wir im Folgenden einige Auszüge aus den Schriften Hazrat Mirza Ghulam Ahmads[as] vorlegen, aufgrund derer er des Unglaubens bezichtigt wurde. Anschließend dann einige Auszüge aus bekannten und anerkannten Schriften von allgemein hochrespektierten Gelehrten und Heiligen darlegen. Diese sollen ihre Haltung zu Khatm-un-Nabuwat darstellen. Bereits ein oberflächliches Studium dieser Zitate wird verdeutlichen, dass

der Gründer der Ahmadiyya Muslim Jamaat, Hazrat Mirza Ghulam Ahmad[as], keinen neuen Glauben gelehrt hat, sondern im Einklang mit dem Glauben dieser Autoritäten des Islam steht. Dies soll aber hier nicht weiter ausgeführt werden. Jeder Leser kann dies selbst erkennen. Bitte denken Sie vorurteilslos, rechtschaffen und gerecht über diese Angelegenheit nach.

1

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾ (الفاتحہ :7-6)

ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ اُن لوگوں کے راستہ پر جن پر تُونے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

Sura 1:6 Guide us in the right path,
Sura 1:7 The path of those on whom Thou hast bestowed Thy blessings, those who have not incurred displeasure, and those who have not gone astray.

Sura 1:6 Führe uns auf den geraden weg,
Sura 1:7 Den weg derer, denen Du Gnade erwiesen hast, die nicht Mißfallen erregt haben und die nicht irregegangen sind.

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِیۡکُمۡ اَنۡۢبِیَآءَ
وَ جَعَلَکُمۡ مُّلُوۡکًا ٭ۖ وَّ اٰتٰىکُمۡ مَّا لَمۡ یُؤۡتِ اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۱﴾ (المائدۃ:21)

اور (تم اس وقت کو یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم ! تم اللہ کے (اس) احسان کو یاد کرو جو اس نے (اس وقت) تم پر کیا تھا جب اس نے تم میں نبی مقرر کئے تھے اور تمہیں بادشاہ بنایا تھا اور تمہیں وہ کچھ دیا تھا جو (دنیا کی) معلوم قوموں میں سے کسی کو نہیں دیا تھا۔

Sura 5:21 And remember when Moses said to his people. 'O my people, call to mind Allah's favour upon you when He appointed Prophets among you and made you kings, and gave you what He gave not to any other among the peoples.'

Sura 5:21 Und wie Moses zu seinem Volke sprach: "O mein Volk, besinnt euch auf Allahs Huld gegen euch, als Er aus eurer Mitte Propheten erweckte und euch zu Königen machte und euch gab, was Er keinem anderen (Volke) auf der Welt gegeben."

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۚ۱۷﴾ (الجاثیۃ:17)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت بخشی تھی اور پاکیزہ چیزوں میں سے رزق عطا فرمایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگوں پر ان کو فضیلت بخشی تھی۔

Sura 45:17 And verily, We gave the children of Israel the Book, and sovereignty, and prophethood; and We provided them with good and pure things, and We exalted them over the peoples of the time.
Sura 45:17 Wir gaben den Kindern Israels die Schrift und Herrschaft und Prophetentum, und Wir versorgten sie mit guten Dingen und bevorzugten sie vor den Völkern.

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ
عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ﴿۶۹﴾ (النّسآء:70)

اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اس رسول کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔

Sura 4:70 And whoso obeys Allah and this Messenger of His shall be among those on whom Allah has bestowed His blessings, namely, the Prophets, the Truthful, the Martyrs, and the Righteous. And excellent companions are these.

Sura 4:70 Wer Allah und dem Gesandten gehorcht, soll unter denen sein, denen Allah Seine Huld gewährt hat, nämlich unter den Propheten, den Wahrhaftigen, den Blutzeugen und den Gerechten; und das sind die besten Gefährten.

البحر المحيط في التفسير

لمحمد بن يوسف الشهير بأبي حيان الأندلسي الغرناطي

٦٥٤ - ٧٥٤ هـ

الجزء الثالث

طبعة جديدة بعناية

الشيخ زهير جعيد

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

يا رسول الله، إذا مت ومتنا، كنتَ في عليين فلا نراك ولا نجتمع بك، وذكر حزنه على ذلك، فنزلت. وحكى مكي عن عبد الله هذا أنه لما مات النبي ﷺ قال: اللهم اعمني حتى لا أرى شيئاً بعده، فعمي. والمعنى في مع النبيين: إنه معهم في دار واحدة، وكل من فيها رزق الرضا بحاله، وهم بحيث يتمكن كل واحد منهم من رؤية الآخر، وإنْ بعد مكانه.

وقيل: المعية هنا كونهم يرفعون إلى منازل الأنبياء متى شاؤوا تكرمة لهم، ثم يعودون إلى منازلهم. وقيل: إنّ الأنبياء والصدّيقين والشهداء ينحدرون إلى من أسفل منهم ليتذاكروا نعمة الله، ذكره المهدوي في تفسيره الكبير. قال أبو عبد الله الرازي: هذه الآية تنبيه على أمرين من أحوال المعاد: **الأول**: إشراق الأرواح بأنوار المعرفة. **والثاني**: كونهم مع النبيين. وليس المراد بهذه المعية في الدرجة، فإنّ ذلك ممتنع، بل معناه: إن الأرواح الناقصة إذا استكملت علائقها مع الأرواح الكاملة في الدنيا بقيت بعد المفارقة تلك العلائق، فينعكس الشعاع من بعضها على بعض، فتصير أنوارها في غاية القوة، فهذا ما خطر لي انتهى كلامه. وهو شبيه بما قالته الفلاسفة في الأرواح إذا فارقت الأجساد. وأهل الإسلام يأبون هذه الألفاظ ومدلولاتها، ولكن من غلب عليه شيء وحبه جرى في كلامه. وقوله: مع الذين أنعم الله عليهم، تفسير لقوله: ﴿صراط الذين أنعمت عليهم﴾[1] وهم من ذكر في هذه الآية. والظاهر أن قوله: من النبيين، تفسير للذين أنعم الله عليهم. فكأنه قيل: من يطع الله ورسوله منكم ألحقه الله بالذين تقدمهم ممن أنعم عليهم. قال الراغب: ممن أنعم عليهم من الفرق الأربع في المنزلة والثواب: النبي بالنبي، والصديق بالصديق، والشهيد بالشهيد، والصالح بالصالح. وأجاز الراغب أن يتعلق من النبيين بقوله: ومن يطع الله والرسول. أي: من النبيين ومن بعدهم، ويكون قوله: فأولئك مع الذين أنعم الله عليهم إشارة إلى الملأ الأعلى. ثم قال: ﴿وحسن أولئك رفيقاً﴾[2] ويبين ذلك قول النبي ﷺ حين الموت «اللهم ألحقني بالرفيق الأعلى» وهذا ظاهر انتهى. وهذا الوجه الذي هو عنده ظاهر فاسد من جهة المعنى، ومن جهة النحو. أما من جهة المعنى فإنّ الرسول هنا هو محمد ﷺ، أخبر الله تعالى أنْ من يطيعه ويطيع رسوله فهو مع من ذكر، ولو كان من النبيين معلقاً بقوله: ومن يطع الله والرسول، لكان قوله: من النبيين تفسيراً لمن في قوله: ومن يطع. فيلزم أن يكون في زمان الرسول أو بعده أنبياء يطيعونه، وهذا غير ممكن، لأنه قد

(١) سورة الفاتحة: ١/٦. (٢) سورة النساء: ٤/٦٩.

وقوله: مع الذين أنعم الله عليهم، تفسير لقوله: ﴿صراط الذين أنعمت عليهم﴾[1] وهم من ذكر في هذه الآية. والظاهر أن قوله: من النبيين، تفسير للذين أنعم الله عليهم. فكأنه قيل: من يطع الله ورسوله منكم ألحقه الله بالذين تقدمهم ممن أنعم عليهم. قال الراغب: ممن أنعم عليهم من الفرق الأربع في المنزلة والثواب: النبي بالنبي، والصديق بالصديق، والشهيد بالشهيد، والصالح بالصالح. وأجاز الراغب أن يتعلق من النبيين بقوله: ومن يطع الله والرسول. أي: من النبيين ومن بعدهم،

(البحر المحيط فی التفسیر، زیر آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔۔۔ جلد 3 صفحہ 699)

حضرت امام راغب نے سورۃ النساء کی آیت 70 کے وہی معنے بیان کئے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ چنانچہ تفسیر البحر المحیط میں لکھا ہے:۔یعنی خدا کا فرمانا کہ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ یہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کا قول من النبیین تفسیر ہے اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کی۔ گویا یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم میں سے جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں میں شامل کر دے گا۔ جن پر قبل ازیں انعامات ہوئے۔ اور امام راغب نے کہا ہے کہ ان چار گروہوں میں شامل کریگا۔ مقام اور ثواب کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔ اورامام راغب نے جائز قرار دیا ہے کہ اس امت کے نبی بھی نبیوں میں شامل ہوں جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنی ''من النبیین'' (نبیوں میں سے)۔

Hazrat Imam Raghib has interpreted verse 70 Al-Nisa in the same manner as the Ahmadiyya Jamaat did. This is what is written in Tafseer Bahrul Mohit:- The words of God, " among those whom Allah has favoured", is the path of those on whom Thou hast bestowed Thy favours." It is evident that the Words of God -" Among the Prophets, " explanation is the " whom Allah has favoured. " Whoever among you obeys Allah and the Messenger, God would include him among those who had been favoured earlier. Imam Raghib has said, that He will include them in four groups, in accordance with the rank and reward i.e. Prophet with Prophet, Truthful with Truthful, Martyr with Martyr and Righteous with Righteous. Imam Raghib has declared lawful that the Prophets of this Ummat be included among the Prophets in accordance with the Words of God " And whoever obeys Allah and the Messenger." This means - among the Prophets.
(Al Bahr ul Muheet, Vol. 3 , Page 699)
Hazrat Imam Raghib hat die Verse der Sura An-Nisa (4:70) genauso interpretiert, wie sie von der Ahmadiyya Muslim Jamaat ausgelegt werden. In dem Buch Tafsir Bahrul-Mohit heißt es: "Die Worte Allahs: MA ALLAZEENA AN AMALLHO ALAIHIM (unter jenen, die Allahs Gnade erhalten) kommentieren den Vers SIRATALLAZEENA AN AMTA ALAIHIM (auf den Weg derer, denen Du Gnade erwiesen hast). Es ist eindeutig, dass die

Worte Gottes MINANNANNABIYYEEN (unter den Propheten) einen Kommentar zu den Worten AN' AMALLAHO ALAIHIM (denen Allah Gefallen erwiesen hat) darstellen. Es wird hier also gesagt: Wer auch immer unter euch Allah und Seinem Gesandten gehorsam ist, wird zu jenen gehören, denen Allah Gnade erwiesen hat. Imam Raghib sagt weiter, dass sie in vier Gruppen je nach Rang aufgeteilt sind: Propheten mit Propheten (Annabiyyo Binnabiyye), Wahrhaftige mit Wahrhaftigen (Assidiqo Bissiddiqi), Märtyrer mit Märtyrern (Ashaheedo Bishaheede) und schließlich Rechtschaffene mit Rechtschaffenen (Assaliho Bissalihi). Ferner hält es Imam Raghib für zulässig (mit der islamischen Lehre vereinbar), dass auch Propheten der Umma als Propheten (Gottes) gelten; dies wird auch durch die folgenden Worte Gottes bestätigt: "Und wer immer Allah und Seinem Gesandten Gehorsam leistet (wird) unter den Propheten (sein)."
(Al Bahr ul Muhit, Bd. 3, Seite 699)

2

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۱﴾ (الاحزاب:41)

نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہونگے) لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اوراللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

Sura 33:41 Muhammad is not the father of any of your men but he is the Messenger of Allah and the Seal of the Prophets; and Allah has full knowledge of all things.

Sura 33:41 Mohammad ist nicht der Vater eines eurer Männer, sondern der Gesandte Allahs und das Siegel der Propheten; und Allah hat volle Kenntnis aller Dinge.

الدر المنثور في التفسير المأثور

وهو مختصر تفسير ترجمان القرآن

للإمام
جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي
المتوفى سنة ٩١١هـ

الجزء الخامس

محتوى الجزء الخامس: من أول سورة المؤمنون، إلى آخر سورة الجاثية.

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

رسول الله وخاتم النبيين﴾ قال: آخر نبي.

وأخرج عبد بن حميد عن الحسن في قوله **﴿وخاتم النبيين﴾** قال: ختم الله النبيين بمحمد ﷺ، وكان آخر من بعث.

وأخرج أحمد ومسلم عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «مثلي ومثل النبيين كمثل رجل بني داراً فأتمها إلا لبنة واحدة، فجئت أنا فأتممت تلك اللبنة».

وأخرج البخاري ومسلم والترمذي وابن أبي حاتم وابن مردويه عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «مثلي ومثل الأنبياء كمثل رجل ابتنى داراً فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة، فكان من دخلها فنظر إليها قال: ما أحسنها! إلا موضع اللبنة، فأنا موضع اللبنة فختم بي الأنبياء».

وأخرج أحمد والبخاري ومسلم والنسائي وابن مردويه عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال «مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بني داراً بناء فأحسنه وأجمله إلا موضع لبنة من زاوية من زواياها، فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له، ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة؟ فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين».

وأخرج أحمد والترمذي وصححه عن أبي بن كعب رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال «مثلي في النبيين كمثل رجل بنى داراً فأحسنها وأكملها وأجملها وترك فيها موضع لبنة لم يضعها، فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويعجبون منه، ويقولون: لو تم موضع هذه اللبنة، فأنا في النبيين موضع تلك اللبنة».

وأخرج ابن مردويه عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي، وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي».

وأخرج أحمد عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال «في أمتي كذابون ودجالون سبعة وعشرون، منهم أربع نسوة وإني خاتم النبيين لا نبي بعدي».

وأخرج ابن أبي شيبة عن عائشة رضي الله عنها قالت: قولوا خاتم النبيين، ولا تقولوا لا نبي بعده».

وأخرج ابن أبي شيبة عن الشعبي رضي الله عنه قال: قال رجل عند المغيرة بن أبي شعبة صلى الله على محمد خاتم الأنبياء لا نبي بعده فقال المغيرة: حسبك إذا قلت خاتم الأنبياء، فإنا كنا نحدث أن عيسى عليه السلام خارج، فإن هو خرج فقد كان قبله وبعده.

وأخرج ابن الأنباري في المصاحف عن أبي عبد الرحمن السلمي قال: كنت اقرىء الحسن والحسين، فمر بي علي بن أبي طالب رضي الله عنه وأنا اقرئهما فقال لي: اقرئهما وخاتم النبيين بفتح التاء. والله الموفق.

قوله تعالى: يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾

أخرج ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله **﴿اذكروا الله ذكراً كثيراً﴾** يقول: لا يفرض على عبادة فريضة إلا جعل لها حداً معلوماً، ثم عذر أهلها في حال عذر غير الذكر، فإن الله تعالى لم يجعل له حداً ينتهي إليه، ولم يعذر أحداً في تركه إلا مغلوباً على عقله فقال: اذكروا الله

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قولوا خاتم النبيين، ولا تقولوا لا نبي بعده».
عن أبي عبد الرحمن السلمي قال: كنت اقرىء الحسن
والحسين، فمر بي علي بن أبي طالب رضي الله عنه وأنا اقرئهما فقال لي: اقرئهما وخاتم النبيين بفتح التاء.

(دُرّ منثور فی التفسیر الماثور، زیر آیت مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ۔۔۔ جلد 5 صفحہ 386)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:۔(رسول کریم ﷺ کو) خاتم النبیین تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت ابو عبدالرحمٰن السلمیؓ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو پڑھاتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت علی بن ابی طالبؓ میرے پاس سے گذرے جب کہ میں ان کو پڑھا رہا تھا تو انہوں مجھے فرمایا۔ ان کو خاتم النبیین "تاء" کی فتح کے ساتھ پڑھاؤ۔

Hazrat Ayesha, Allah be pleased with her, has narrated that, "Say he, i.e. the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, verily is the seal of Prophets but say not that there is no prophet after him." Hazrat Abu Abdur Rahman Assalmiyye narrates that he used to teach Hazrat Hasan and Husain (Allah be pleased with them). Once Hazrat Ali bin Abu Talib, Allah be pleased with him, passed nearby him while he was teaching them, so he said to him, 'Teach them KhatamanNabiyyeen with voval a: on Ta.

(Durr e Manthoor Vol. 5, Page 386)

Hazrat Aisha, möge Allah an ihr Gefallen haben, sagte: "Sagt, dass er (der Heilige Prophet, Friede und Segen Allahs sein auf ihm) das Siegel der Propheten ist, aber sagt nicht, dass nach ihm kein Prophet erscheinen wird." Hazrat Abdurrahman Assalmiyya (ra) berichtet folgendes: Er pflegte Hazrat Hassan und Hazrat Hussain[ra] zu lehren. Einmal kam dort auch Hadhrat Ali bin Abi Talib[ra] vorbei. Er sagte: Lehre sie "Khatamunnabiyyin" mit einem A-Vokalzeichen auf dem Ta (تَ)

(Durr e Manthur Bd. 5, Seite 386)

الإنسان الكامل

في

معرفة الأواخر والأوائل

تأليف

الشيخ عبد الكريم بن إبراهيم الجيلي

٧٦٧ — ٨٠٥ هـ

الجزء الأول

الطبعة الثالثة

١٣٩٠هـ = ١٩٧٠م

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

محمد محمود الحلبي وشركاه - خلفاء

القوى . واللوح الخامس : الحكم . واللوح السادس : العبودية . واللوح السابع : وضوح طريق السعادة من طريق الشقاوة وتبيين ما هو الأولى فهذه سبعة ألواح أمر موسى عليه السلام بتبليغها .

وأما اللوحان المخصوصان بموسى : فاللوح الأول : لوح الربوبية . واللوح الثانى : لوح القدرة ، ولهذا لم يكمل أحد من قوم موسى ، لأنه لم يؤمر بإبراز التسعة ألواح ، فلم يكمل أحد من قومه بعده ولم يرثه أحد من قومه ، بخلاف محمد صلى الله عليه وسلم فإنه ترك شيئا إلا و بلغه إلينا . قال الله تعالى (مافرطنا فى الكتاب من شىء) وقال تعالى (وكل شىء فصلناه تفصيلا) ولهذا كانت ملته خير الملل ، ونسخ بدينه جميع الأديان ، لأنه أتى بجميع ما أتوا به وزاد عليهم مالم يأتوا به . فنسخت أديانهم لنقصها . وشهر دينه بكماله . قال الله تعالى (اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتى) ولم تنزل هذه الآية على نبى غير محمد صلى الله عليه وسلم . ولو نزلت على أحد لكان هو خاتم النبيين ، وما صحّ ذلك إلا لمحمد صلى الله عليه وسلم فنزلت عليه فكان خاتم النبيين ، لأنه لم يدع حكمة ولا هدى ولا علما ولا سرّا إلا وقد نبه عليه وأشار إليه على قدرما يليق بالنبيين لذلك السرّ إما تصريحا وإما تلويحا وإما إشارة وإما كناية وإما استعارة وإما محكما وإما مفسرا وإما مؤولا وإما متشابها ، إلى غير ذلك من أنواع كمال البيان ، فلم يبق لغيره مدخلا فاستقلّ بالأمر وختم النبوّة لأنه ما ترك شيئا يحتاج إليه إلا وقد جاء به ، فلا يجد الذى يأتى بعده من الكامل شيئا مما ينبغى أنه ينبه عليه إلا وقد فعل صلى الله عليه وسلم ذلك فيتبعه هذا الكامل كما نبه عليه ويصير تابعا ، فانقطع حكم نبوّة التشريع بعده . وكان محمد صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ، لأنه جاء بالكمال ولم يجىء أحد بذلك . فلو أمر موسى عليه السلام بإبلاغ اللوحين المختصين به لما كان يبعث عيسى من بعده . لأن عيسى صلى الله عليه وسلم بلغ سرّ ذينك اللوحين إلى قومه ، ولهذا من أوّل قدم ظهر عيسى بالقدرة والربوبية وهو كلامه فى المهد وأبرأ الأكمه والأبرص وأحيا الموتى ونسخ دين موسى لأنه أتى بما لم يأت به موسى . لكنه لما أظهر أحكام ذلك ضلّ قومه من بعده فعبدوه وقالوا إنه ثالث ثلاثة ، وهو الأب والأم والابن ، وسموا ذلك

فانقطع حكم نبوّة التشريع بعده . وكان محمد صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ،
(الانسان الكامل فی معرفة الأواخر والأوائل، صفحہ 115)

حضرت سیّد عبد الکریم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔ کہ تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت ﷺ کے بعد ختم ہو گیا ہے۔ پس اس وجہ سے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہوئے۔

Hazrat Sayyad Abdul Karim Jilani has written:- 'The coming of the Law-bearing prophets, after the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has ceased as he has been exalted to be the 'Khataman Nabiyyeen.'

(Al Insan ul Kamil Page 115)

Hazrat Sayyad Abdul Karim Jilani schreibt: "Es ist ausgeschlossen, dass ein anderer gesetzbringender Prophet nach Muhammad[saw] erscheint, denn er ist der Khatamunnabiyyien (Siegel der Propheten)."

(Al Insan ul Kamil Seite 115)

الفتوحات المكية

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل
خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق
والدين أبي عبد الله محمد بن علي المعروف بابن عربي
الحاتمي الطائي قدّس الله روحه ونوّر ضريحه آمين

المجلد الثاني

دار صادر
بيروت

وستة أنفس لجهات ست * أئمتهن من نور وطين
فهذا الرمز ان فكرت فيه * ترى سر الظهور مع الكمون

اعلم أيدنا الله واياك بروح منه ان هذا الباب يتضمن أصناف الرجال الذين يحصرهم العدد والذين لا توقيت لهم و يتضمن المسائل التي لا يعلمها الا الا كابر من عباد الله الذين هم في زمانهم بمنزلة الانبياء في زمان النبوة وهي النبوة العامة فان النبوة التي انقطعت بوجود رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هي نبوة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخا لشرعه صلى الله عليه وسلم ولا يزيد في حكمه شرعا آخر وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي أي لا نبي بعدي يكون على شرع يخالف شرعي بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتي ولا رسول أي لا رسول بعدي الى أحد من خلق الله بشرع يدعوهم اليه فهذا هو الذي انقطع وسد بابه لا مقام النبوة فانه لا خلاف ان عيسى عليه السلام نبي ورسول وانه لا خلاف أنه ينزل في آخر الزمان حكما مقسطا عدلا بشرعنا لا بشرع آخر ولا بشرعه الذي تعبد الله به بني اسرائيل من حيث ما نزل هو به بل ما ظهر من ذلك هو ما قرره شرع محمد صلى الله عليه وسلم ونبوة عيسى عليه السلام ثابتة له محققة فهذا نبي ورسول قد ظهر بعده صلى الله عليه وسلم وهو الصادق في قوله انه لا نبي بعده فعلمنا قطعا أنه يريد التشريع خاصة وهو المعبر عنه عند أهل النظر بالاختصاص وهو المراد بقولهم ان النبوة غير مكتسبة وأما القائلون باكتساب النبوة فانهم يريدون بذلك حصول المنزلة عند الله المختصة من غير تشريع لا في حق أنفسهم ولا في حق غيرهم فمن لم يعقل النبوة سوى عين الشرع ونصب الاحكام قال بالاختصاص ومنع الكسب فاذا وقفتم على كلام أحد من أهل الله أصحاب الكشف يشير بكلامه الى الاكتساب كأبي حامد الغزالي وغيره فليس مرادهم سوى ما ذكرناه وقد بيناه هذا في فصل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في آخر باب الصلاة من هذا الكتاب وهؤلاء هم المقربون الذين قال الله فيهم عينا يشرب بها المقربون وبه وصف الله نبيه عيسى عليه السلام فقال وجيها في الدنيا والآخرة ومن المقربين وبه وصف الملائكة فقال ولا الملائكة المقربون ومعلوم قطعا أن جبريل كان ينزل بالوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يطلق عليه في الشرع اسم نبي مع انه بهذه المثابة فالنبوة مقام عند الله يناله البشر وهو مختص بالاكابر من البشر يعطى للنبي المشرع و يعطى للتابع لهذا النبي المشرع الجاري على سنته قال تعالى ووهبنا له أخاه هرون نبيا فاذا نظر الى هذا المقام بالنسبة الى التابع وانه باتباعه حصل له هذا المقام سمي مكتسبا والتعمل بهذا الاتباع اكتسابا ولم يأته شرع من ربه يختص به ولا شرع يوصله الى غيره وكذلك كان هرون فسددنا باب اطلاق لفظ النبوة على هذا المقام مع تحققه لئلا يتخيل متخيل أن المطلق لهذا اللفظ يريد نبوة التشريع فيغلط كما اعتقده بعض الناس في الامام أبي حامد فقال عنه انه يقول باكتساب النبوة في كيمياء السعادة وغيره معاذ الله أن يريد أبو حامد غير ما ذكرناه وسأذكر ان شاء الله ما يختص به صاحب هذا المقام من الاسرار الخاصة به التي لا يعلمها الا من حصله فاذا سمعتني أقول في هذا الباب ومما يختص بهذا المقام كذا فاعلم أن ذلك الذي أذكره هو من علوم أهل هذا المقام فلنذكر أولا شرح ما بوبنا عليه من المقابلة والانحراف ﴿وصل﴾ اعلم أن للحق سبحانه في مشاهدة عباده اياه نسبتين نسبة تنزيه ونسبة تنزل الى الخيال بضرب من التشبيه فنسبة التنزيه تجليه في ليس كمثله شئ والنسبة الاخرى تجليه في قوله عليه السلام اعبد الله كانك تراه وقوله ان الله في قبلة المصلي وقوله تعالى فأينما تولوا فثم وجه الله وثم ظرف ووجه الله ذاته وحقيقته والاحاديث والآيات الواردة بالالفاظ التي تطلق على المخلوقات باستصحاب معانيها اياها ولولا استصحاب معانيها اياها المفهومة من الاصطلاح ما وقعت الفائدة بذلك عند المخاطب بها اذ لم يرد عن الله شرح ما أراد بها مما يخالف ذلك اللسان الذي نزل به هذا التعريف الالهي قال تعالى وما أرسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم يعني بلغتهم ليعلموا ما هو الامر عليه ولم يشرح الرسول المبعوث بهذه الالفاظ هذه الالفاظ بشرح يخالف ما وقع عليه الاصطلاح فننسب تلك المعاني المفهومة من تلك الالفاظ الواردة الى الله تعالى كما نسبها لنفسه ولا يتحكم في شرحها بمعان لا يفهمها أهل ذلك اللسان

فان النبوّة التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوّة التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی حکمہ شرعا آخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوّة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی" أی لا نبی" بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی
(الفتوحات المکیہ، جلد2، صفحہ 3)

حضرت امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔ وہ نبوت جو رسول کریم ﷺ کے آنے سے منقطع ہو گئی ہے۔ وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت پس اب کوئی شرع نہ ہو گی جو آنحضرت ﷺ کی شرع کی ناسخ ہو اور نہ آپؐ کی شرع میں کوئی نیا حکم بڑھانے والی شرع ہو گی اور یہی معنے رسول کریم ﷺ کے اس قول کے ہیں کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔ یعنی مراد آنحضرت ﷺ کے اس قول سے یہ ہے کہ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہو گا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہو گا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہو گا۔

Hazrat Imam Mohyuddin Ibne Arbi has written: The Prophethood that terminated with the person of the Prophet of Allah, peace be on him and His blessings, was no other than the law-bearing prophethood not prophethood itself and this is the meaning of his 'Verily apostleship and prophethood ceased with me Therefore there shall be after me neither an apostle nor a prophet i.e. there shall not be after me a prophet with a law other than mine but that he shall be subject to my law."

(AlFatuhat ulMakiyya vol 2 page 3)

Hazrat Imam Mohyuddin Ibn Arbi schreibt: "Das Prophetentum, das mit dem Erscheinen des Heiligen Propheten[saw] endet, ist nur das gesetzbringende Prophetentum, und nicht das Prophetentum als solches. Es kann demzufolge kein neues Gesetz (Scharia) geben, dass das Gesetz des heiligen Propheten abschafft, noch ein solches, dass diesem Gesetz ein neues Gebot hinzufügt. Und genau das ist die Bedeutung des folgenden Ausspruchs des Heiligen Propheten[saw] : "Das Prophetentum (Nabuwwat) und Gesandtentum (Rissalat) ist beendet und es kann weder einen Prophet noch einen Gesandter nach mir geben." Mit diesem Ausspruch meint der Heilige Prophet[saw], dass es keinen Propheten geben kann, der einem anderen Gesetz folgt als seinem, und wenn ein Prophet erscheinen sollte, dann wird er dem Heiligen Propheten[saw] untergeordnet sein.

(alFatuhat ulMakiyya Bd 2 Seite 3)

اليواقيت والجواهر
فى بيان عقائد الأكابر

للإمام العارف الربانى سيدى عبد الوهاب الشعرانى
نفعنا الله والمسلمين ببركاته وأفاض علينا من نفحاته
آمين

وبهامشه

الكبريت الأحمر

فى بيان علوم الشيخ الأكبر

لصاحب اليواقيت والجواهر المذكور
ضاعف الله تعالى له أسنى الأجور

الجزء الثانى

الطبعة الأخيرة
١٣٧٨ هـ - ١٩٥٩ م

شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى وأولاده بمصر

وقال لا تقوم الساعة حتى يظهر الكشف فى الخاص والعام كلما قربت الساعة (٣٩) كان الكشف فى الناس أكمل وأتم

تعالى فيما أوجبه من أمر ونهى وهذا من كرم الله تعالى بنا ولا يشعر به غالب الناس بل ربما استهزءوا به والله أعلم. وقال الشيخ فى الباب الثامن والثلاثين من الفتوحات لما أغلق الله باب الرسالة بعد محمد صلى الله عليه وسلم كان ذلك من أشد ما تجرعت الأولياء مرارته لانقطاع الوحى الذى كان به الوصلة بينهم وبين الله تعالى فانه قوت أرواحهم انتهى. وقال فى الجواب الخامس والعشرين من الباب الثالث والسبعين اعلم أن النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد صلى الله عليه وسلم وإنما ارتفع نبوة التشريع فقط فقوله صلى الله عليه وسلم لا نبى بعدى ولا رسول بعدى أى ما ثم من يشرع بعدى شريعة خاصة فهو مثل قوله صلى الله عليه وسلم إذا هلك كسرى فلا كسرى بعده وإذا هلك قيصر فلا قيصر بعده ولم يكن كسرى وقيصر إلا ملك الروم والفرس وما زال الملك فى الروم ولكن ارتفع هذا الاسم فقط مع وجود الملك فيهم وسمى ملكهم باسم آخر غير ذلك وقد كان الشيخ عبد القادر الجيلى يقول أوتى الأنبياء اسم النبوة وأوتينا اللقب أى حجر علينا اسم النبى مع أن الحق تعالى يخبرنا فى سرائرنا بمعانى كلامه وكلام رسوله صلى الله عليه وسلم ويسمى صاحب هذا المقام من أنبياء الأولياء فغاية نبوتهم التعريف بالأحكام الشرعية حتى لا يخطئوا فيها لا غير انتهى (فان قلت) فما الحكم فى تشريع المجتهدين (فالجواب) أن المجتهدين لم يشرعوا شيئا من عند أنفسهم وإنما شرعوا ما اقتضاه نظرهم فى الأحكام فقط من حيث إنه صلى الله عليه وسلم قرر حكم المجتهدين فصار حكمهم من جملة شرعه الذى شرعه فانه صلى الله عليه وسلم هو الذى أعطى المجتهد المادة التى اجتهد فيها من الدليل ولو قدر أن المجتهد شرع شرعا لم يعطه الدليل الوارد عن الشارع رددناه عليه لأنه شرع لم يأذن به الله والله أعلم (خاتمة) مما يؤيد كون محمد صلى الله عليه وسلم أفضل من سائر المرسلين وأنه خاتمهم وكلهم يستمدون منه ما قاله الشيخ فى علوم الباب الأحد والتسعين وأربعمائة من أنه ليس لأحد من الخلق علم يناله فى الدنيا والآخرة إلا وهو من باطنية محمد صلى الله عليه وسلم سواء الأنبياء والعلماء المتقدمون على زمن بعثته والمتأخرون عنها وقد أخبرنا صلى الله عليه وسلم بأنه أوتى علم الأولين والآخرين ونحن من الآخرين بلا شك وقد عمم محمد صلى الله عليه وسلم الحكم فى العلم الذى أوتيه فشمل كل علم منقول ومعقول ومفهوم وموهوب فاجهد يا أخى أن تكون ممن يأخذ العلم بالله تعالى عن نبيه محمد صلى الله عليه وسلم فانه أعلم خلق الله بالله على الاطلاق وإياك أن تخطىء أحدا من علماء أمته من غير دليل وهذا سر نبهتك عليه فاحتفظ به ولا تقل حجرت واسعا وتقول قد يعطى الله تعالى عبده من الوجه الخاص الذى بين كل مخلوق وبين ربه عز وجل من غير واسطة محمد صلى الله عليه وسلم ما شاء من العلوم بدليل قصة الخضر عليه السلام مع موسى الذى هو رسول زمانه لأنا نقول نحن ما حجرنا عليك أن لا تعلم مطلقا وإنما حجرنا عليك أن لا يكون لك علم ذلك إلا من باطنية محمد صلى الله عليه وسلم شعرت بذلك أم لم تشعر. قال الشيخ ووافقنا على ذلك الإمام أبو القاسم بن قسى فى كتابه خلع النعلين وهو من روايتنا عن ابنه عنه بتونس سنة تسعين وخمسمائة والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب.

(المبحث السادس والثلاثون فى عموم بعثة محمد صلى الله عليه وسلم
إلى الجن والإنس وكذلك الملائكة على ما سيأتى فيه وهذه فضيلة
لم يشركه فيها أحد من المرسلين)

وقد ورد فى صحيح مسلم وغيره وأرسلت إلى الخلق كافة وفسروه بالإنس والجن كما فسروا بهما أيضا من بلغ فى قوله تعالى وأوحى إلى هذا القرآن لأنذركم به ومن بلغ أى بلغه القرآن وكما فسروا بذلك أيضا العالمين فى قوله تعالى تبارك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا قاله الجلال المحلى

وقال يخرج النيل والفرات من أصل سدرة المنتهى فيمشيان إلى الجنة، ثم يخرجان منها إلى دار الجلال فيظهر النيل من جبل القمر ويظهر الفرات من أردن الروم وهما فى غاية الحلاوة وإنما تغير طعمهما عما كانا عليه فى الجنة من مزاج الأرض فإذا كان يوم القيامة عادا إلى الجنة (قلت) ومن أين يشرب الناس من حين قيامهم من قبورهم إلى دخول الجنة أم لا أحد يشرب حتى يدخل الجنة أو يرد الحوض فمن وجد شيئا فليلحقه بهذا الموضع والله عليم خبير. وقال فى قوله: إن أحسنت أمتى فلها يوم وإن أساءت فلها نصف يوم يعنى من أيام الرب الذى هو كألف سنة مما تعدون والمراد بإحسانها نظرها إلى العمل بشريعة نبيها صلى الله عليه وسلم وإنما قال صلى الله عليه وسلم إن أحسنت وإن أساءت ولم يقطع بشىء لعلمه صلى الله عليه وسلم أن أحوال أمته بين حكم الاسم الخاذل والناصر وليس ليومهما مقدار معلوم عندنا بل ميزانه لا يعلمه إلا الله (قلت) وقد أحسنت ولله الحمد وجاوزت الخمسمائة سنة المحسوبة من ولاية معاوية فالحمد لله رب العالمين. وقال فى الباب التاسع والأربعين وثلثمائة قد جمع الله بينى وبين جميع أنبيائه

اعلم أن النبوة لم ترتفع مطلقا بعد محمد صلى الله عليه وسلم وإنما ارتفع نبوة التشريع فقط فقوله صلى الله عليه وسلم لانبی بعدی ولا رسول بعدی أی ماثم من يشرع بعدی شريعة خاصة.
(الیواقیت والجواهر، جز2، صفحہ 39)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! جان لو کہ مطلق نبوت بند نہیں ہوئی۔ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قول لا نبی بعدی ولا رسول بعدی سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص شریعت خاصہ کے ساتھ تشریعی نبی نہیں ہوگا۔

Hazrat Imam Abdul Wahab Sha'rani says:- "Let it be known that the order of prophethood has not totaly ceased; it is the law - bearing prophethood which has discontinued." Then while explaining the Hadith LA NABIYYA BA'DI and LAA RASOOLA BA'DI expounded that there shall be no law-bearing prophet after him.

(Alyawaqit Wal Jewahir Vol.2, Page:39)

Hazrat Imam Abdul Wahab Sha'rani sagt: "Wisset, das Prophetentum ist nicht beendet. Es ist das gesetzgebende Prophetentum, das aufgehoben wurde. Die A-Hadith LA NABIYYA BA'DI und LA RASOOLA BA'DI bedeuten nur, dass kein gesetzgebender Prophet folgen wird."

(AlYawaqit Wal Jawahir Bd.2, Seite:39)

روح المعانى

في

تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني

لخاتمة المحققين وعمدة المدققين مرجع أهل العراق
ومفتى بغداد العلامة أبي الفضل
شهاب الدين السيد محمود الالوسى البغدادى
المتوفى سنة ١٢٧٠ هـ سقى الله ثراه
صيب الرحمة وأفاض عليه سجال
الاحسان والنعمة آمين

الجزء الحادى والعشرون

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه للمرة الثانية باذن من ورثة المؤلف بخط وإمضاء علامة العراق
﴿ المرحوم السيد محمود شكرى الألوسى البغدادى ﴾

إدارة الطباعة المنيرية

دار

إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

الطبعة الرابعة

١٤٠٥ هـ ١٩٨٥ م

مصر : درب الاتراك رقم ١

ملكا حتى خالف ما ألقاه وأتى به الكتاب أو السنة أو اجماع الامة ومثله فيما أرى التكلم بما يشبه الهذيان ويضحك منه الصبيان وينبغى لمن وقع له ذلك أن لا يشيعه ويعلن به لما فيه من التعرض للفتنة، فقد أخرج مسلم عن مطرف أيضاً من وجه آخر قال: بعث إلىّ عمران بن حصين فى مرضه الذى توفى فيه فقال: إنى محدثك فان عشت فاكتم عنى وإن مت فحدث بها إن شئت إنه قد سلم على- وفى رواية الحاكم فى المستدرك- اعلم يا مطرف أنه كان يسلم على الملائكة عند رأسى وعند البيت وعند باب الحجرة فلما اكتويت ذهب ذلك قال: فلما برأ كلمه قال: اعلم يا مطرف أنه عاد إلى الذى كنت اكتم على حتى أموت، وكذا ينبغى أن لا يقول لالقاء الملك عليه ايحاء لما فيه من الايهام القبيح وهو ايهام وحى النبوة الذى يكفر مدعيه بعد رسول الله ﷺ بلا خلاف بين المسلمين، وأطلق بعض الغلاة من الشيعة القول بالايحاء إلى الائمة الاطهار وهم رضى الله تعالى عنهم بمعزل عن قبول قول أولئك الاشرار •

فقد روى أن سديراً الصيرفى سأل جعفرا الصادق رضى الله تعالى عنه فقال: جعلت فداك إن شيعتكم اختلفت فيكم فاكثرت حتى قال بعضهم: إن الامام ينكت فى أذنه، وقال آخرون: يوحى اليه، وقال آخرون: يقذف فى قلبه، وقال آخرون: يرى فى منامه، وقال آخرون: إنما يفتى بكتب آبائه فبأى جوابهم آخذ يجعلنى الله تعالى فداك ؟ قال: لا تأخذ بشىء مما يقولون يا سدير نحن حجج الله تعالى وأمناؤه على خلقه حلالنا من كتاب الله تعالى وحرامنا منه، حكاه محمد بن عبدالكريم الشهرستانى فى أول تفسيره مفاتيح الاسرار وقد ظهر فى هذا العصر (١) عصابة من غلاة الشيعة لقبوا أنفسهم بالبابية لهم فى هذا الباب فصول يحكم بكفر معتقدها كل من انتظم فى سلك ذوى العقول، وقد كاد يتمكن عرقهم فى العراق لولا همة واليه النجيب الذى وقع على همته وديانته الاتفاق حيث خذلهم نصره الله تعالى وشتت شملهم وغضب عليهم رضى الله تعالى عنه وأفسد عملهم فجزاه الله تعالى عن الاسلام خيرا ودفع عنه فى الدارين ضيما وضيرا. وادعى بعضهم الوحى إلى عيسى عليه السلام بعد نزوله، وقد سئل عن ذلك ابن حجر الهيثمى فقال: نعم يوحى اليه عليه السلام وحى حقيقى كما فى حديث مسلم وغيره عن النواس بن سمعان، وفى رواية صحيحة «فبينما هو كذلك إذ اوحى الله تعالى ياعيسى انى أخرجت عبادا لى لا يد لأحد بقتالهم فحول عبادى إلى الطور وذلك الوحى على لسان جبريل عليه السلام إذ هو السفير بين الله تعالى وانبيائه» لا يعرف ذلك لغيره، وخبر لا وحى بعدى باطل، وما اشتهر أن جبريل عليه السلام لا ينزل إلى الارض بعد موت النبى ﷺ فهو لا أصل له، ويرده خبر الطبرانى ما أحب أن يرقد الجنب حتى يتوضأ فانى أخاف أن يتوفى وما يحضره جبريل عليه السلام فانه يدل على أن جبريل ينزل إلى الارض ويحضر موت كل مؤمن توفاه الله تعالى وهو على طهارة اه، ولعل من نفى الوحى عنه عليه السلام بعد نزوله أراد وحى التشريع وما ذكر وحى لا تشريع فيه فتأمل •

وكونه ﷺ خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدعت به السنة واجمعت عليه الامة فيكفر مدعى خلافه ويقتل ان أصر •

ومن السنة ما أخرج أحمد والبخارى . ومسلم . والنسائى . وابن مردويه عن أبى هريرة أن رسول الله ﷺ قال: «مثلى ومثل الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى دارا بناء فأحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياها فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وأنا خاتم النبيين» وصح عن جابر مرفوعا نحو هذا، وكذا عن أبى بن كعب . وأبى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنهم، وللشيخ محيى الدين بن عربى

(١) سنة ١٢٦١ اه منه

وخبر لاوحی بعدی باطل، وما اشتهر أن جبریل علیه السلام لا ینزل إلى الارض بعد موت النبی ﷺ فهو لا أصل له، ولعل من نفى الوحی عنه علیه السلام بعد نزوله أراد وحی التشریع وما ذکر وحی لا تشریع فیه فتأمل ◆
(روح المعانی ، زیر آیت احزاب آیت مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ، جلد 21 صفحه 41)

علامہ ابو الفضل شہاب الدین السید محمود البغدادی تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں " حدیث لاوحی بعد موتی باطل ہے اور جو یہ مشہور ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جبریل زمین کی طرف نازل نہیں ہوں گے ایک بے اصل بات ہے ۔۔۔ اور شائد جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ان پر وحی کی نفی کی گئی۔ اس سے تشریعی وحی مراد ہے اور جہاں وحی کے نزول کا ذکر ہے وہاں غیر تشریعی وحی مراد ہے۔

Allama Abul Fadhl Shihabuddin ASSAYYAD Mahmud says in his commentary on the Holy Quran:- the tradition, that there is no revelation after me is absurd. The notion that Gabrael will not descend to the earth after the demise of the Holy Prophet, peace and blesssings of Allah be upon him, has no foundation at all ..... Most probably what is meant by the negation of revelation regarding Isa, peace be on him, after his descent is the revelation of the Law, but what has been described, is the revelation without the Law.

(Rooh ulmaani Vol 21, Page 41)

Allama Abul Fazl Shihabuddin Asseyed Mahmud schreibt in seiner Auslegung des Heiligen Qur-ân: "Die Überlieferung, dass "nach mir keine Offenbarung herabgesandt wird", ist absurd und die Behauptung, dass nach dem Heiligen Propheten[saw] der ErzengeI Gabriel nicht mehr hinabgesandt werde, hat keinen authentischen Ursprung. Wahrscheinlich ist mit der Verneinung der Möglichkeit von Offenbarungen in Bezug auf Jesus (bei seiner Wiederkunft) die Offenbarung eines neuen Gesetzes gemeint, nicht jedoch die Offenbarung ohne jegliche Gesetzgebung.

(Rooh ulmaani Bd. 21, Seite 41)

وَالتعلیقات علیہ

للشیخ الاکبر محیی الدّین بن عربی المتوفی ۶۳۸ سنۃ ھجریّۃ

واعلم أنها[١]لا تسمى مفاتح[٢]إلا في حال الفتح ، وحـــال الفتح هو حال تعلق التكوين بالأشياء ؛ أو قل إن شئت حال تعلق القدرة بالمقدور (٥٤ — ا) ولا ذوق لغير الله[٣]في ذلك . فلا يقع فيها تجلٍّ ولا كشف ، إذ لا قدرة ولا فعل إلا لله[٣]خاصة ، إذ له الوجود المطلق الذي لا يتقيد . فلما رأينا عتب الحق له عليه السلام في سؤاله في القدر علمنا أنه طلب هذا الاطلاع ، فطلب أن يكون له قدرة تتعلق بالمقدور ، وما يقتضي ذلك إلا مَنْ له الوجود المطلق . فطلب ما لا يمكن وجوده في الخلق ذوقـــاً ، فإن الكيفيات لا تدرك إلا بالأذواق . وأما ما رويناه مما أوحى الله[٤]به إليه لئن لم تنته لأمحون[٥]اسمك من ديوان النبوة ، أي أرفـــع عنك طريق الخبَرِ واعطيك الأمور على التجلي ، والتجلي لا يكون إلا بما أنت عليـــه من الاستعداد الذي به يقع الإدراك الذوقي ، فتعلم أنك ما أدركت إلا بحسب استعدادك فتنظر في هذا الأمر الذي طلبْتَ ، فإذا[٦]لم تره تعلم أنه ليس عندك الاستعداد الذي تطلبه وأن ذلك من خصائص الذات الإلهية ، وقد علمت أن الله أعطى كل شيء خلقـــه : ولم يعطك هذا الاستعداد الخاص ، فما هو خلْقَكَ ، ولو كان خلَقَكَ لأعطاكه الحق الذي أخبر أنه «أعطى كل شيء خلقه» . فتكون أنت الذي تنتهي عن مثـــل هذا السؤال من نفسك ، لا تحتاج فيه إلى نهي إلهي . وهـــذه (٥٤ — ب) عناية من الله بالعزيْر عليه السلام عَلِمَ ذلك من علمه وجهله من جهله .

٨ واعلم أن الولاية هي الفلك[٧]المحيط العام ، ولهذا لم تنقطع ؛ ولها الإنباء العام . وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعه[٨]. وفي محمد صلى الله عليه وسلم قد انقطعت ،

---

(١) «ا» و «ن» : أنه (٢) ب : بالمفاتيح — ن : مفاتيح (٣) ا : + تعالى في الحالتين
(٤) ا : + تعالى (٥) ا : لأمحن (٦) ا : فما لم (٧) ب : الملك
(٨) ب : المنقطعة

فلا نبي بعده : يعني مشرّعاً أو مشرّعاً له ، ولا رسول وهو المشرع . وهذا الحديث قَصَمَ ظهور أولياء الله لأنه يتضمن انقطاع ذوق العبودية الكاملة التامة . فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فإن العبد يريد أَلّا يشارك سيده — وهو الله(١) — في اسم ؛ والله(١) لم يتسمّ(٢) بنبي ولا رسول ، وتسمى بالولي واتصف بهذا الاسم فقال «الله(٣) ولي الذين آمنوا» : وقال «هو الولي الحميد» . وهذا الاسم باقٍ جار على عباد الله دنيا وآخرة . فلم يبق اسم يختص به العبد دون الحق بانقطاع النبوة والرسالة : إلا أن الله لَطَفَ(٤) بعباده ، فأبقى لهم النبوة العامة التي لا تشريع فيها ، وأبقى لهم التشريع في الاجتهاد في ثبوت الأحكام ، وأبقى لهم الوراثة في التشريع فقال «العلماء ورثة الأنبياء» . وما ثَمّ ميراث في ذلك إلا فيما اجتهدوا فيه من الأحكام فشرّعوه . فإذا رأيت النبي يتكلم بكلام خارج عن التشريع فمن حيث هو ولي(٥) وعارف ، ولهذا ، مقامه (٥٥ — ب) من حيث هو عالم أتم وأكمل من حيث هو رسول أو ذو تشريع وشرع . فإذا سمعت أحداً من أهل الله يقول أو يُنْقَل إليك عنه أنه قال الولاية أعلى من النبوة ، فليس يريد ذلك القائل إلا ما ذكرناه . أو يقول إن الولي فوق النبي والرسول ، فإنه يعني بذلك في شخص واحد : وهو أن الرسول عليه السلام — من حيث هو ولي — أتم من حيث هو نبي رسول(٦) ؛ لا أن الولي التابع له أعلى منه ، فإن التابع لا يدرك المتبوع أبداً فيما هو تابع له فيه(٧) ؛ إذ لو أدركه لم يكن تابعاً(٨) له فافهم . فمرجع الرسول والنبي المشرع إلى الولاية والعلم . ألا ترى الله تعالى قد أمره بطلب الزيادة من العلم لا من غيره فقال له آمراً «وقل(٩) رَبِّ

٩

(١) ا : + تعالى (٢) ب : لم يسم — ا : لا يتسمى (٣) ن : ساقطة

(٤) ب : لطيف لطف — ن : لطيف بعباده (٥) الواو ساقطة في ب

(٦) ن : ورسول (٧) ب : ساقطة (٨) ا : تابع (٩) «ب» و «ن» : قل من غير الواو

وأما نبوة التشريع والرسالة فمنقطعه(٨). وفي محمد صلى الله عليه وسلم قد انقطعت، فلا نبي بعده : يعني مشرّعاً أو مشرَّعاً له ، ولا رسول وهو المشرع .... أن الله لَطَفَ(٤) بعباده ، فأبقى لهم النبوة العامة التي لا تشريع فيها ،

(فصوص الحکم ، صفحہ 134-135)

حضرت امام محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔ کہ جو نبوت اور رسالت شریعت والی ہوتی ہے۔ پس وہ تو آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے پس آپ کے بعد شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔۔ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مہربانی کرکے ان میں عام نبوت جس میں شریعت نہ ہو باقی رہنے دی ہے۔

Hazrat Imam Muhyuddin Ibn Arabi Says:- "In so far as the law-bearing prophethood is concerned, it verily ceased and terminated in Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, and therefore has there is no law-giving prophet after him.... but Allah has in His graciousness to His servants, continued general prophethood without the law-bearing elements."

(Fusus ul Hikam, Page 134-135)

Ein neues Gesetz (Scharia) durch einen Propheten und Gesandten ist nach dem Erscheinen des Heiligen Propheten ausgeschlossen. Nach ihm wird kein gesetzbringender Prophet erscheinen [...], doch aufgrund der Barmherzigkeit Gottes zu seinen Dienern wird für sie weiterhin das Prophetentum ohne Gesetz bestehen bleiben.

(Fusus ul Hikam, Seite 134-135)

الجزء الاول

دار الجيل

بيروت

فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه

أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ وَكَانَا مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ . أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ . أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ

﴿ما بين بيتى ومنبرى﴾ المراد أحد بيوته لا كلها وهو بيت عائشة الذى صار فيه

لدلالة البدل عليه فليتأمل والله تعالى أعلم . قوله ﴿آخر المساجد﴾ أى آخر المساجد الثلاثة المشهود لها بالفضل أو آخر مساجد الأنبياء أو أنه يبقى آخر المساجد ويتأخر عن المساجد الأخر فى الفناء أى

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّی آخِرُ الْأَنْبِیَاءِ وَإِنَّہُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ
(سنن النسائی ، باب فضل مسجد نبوی ﷺ و صلوٰۃ فیہ جلد2 صفحہ 35)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ! میں آخری نبی ہوں اور یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) آخری مسجد ہے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said:- " I am the last of the Prophets and my mosque is the last of the mosques."

(Sunan un Nassai, Vol: 2, Page:35)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Ich bin der letzte der Propheten und meine Moschee ist die letzte der Moscheen."

(Sunan un Nassai, Bd.: 2, Seite:35)

الفتاوى الحديثية

تأليف

خاتمة الفقهاء والمحدثين الشيخ
أحمد شهاب الدين بن حجر الهيتمى المكى
٩٠٩ - ٩٧٤ هـ

الطبعة الثانية
١٣٩٠ هـ = ١٩٧٠ م

صديقا نبيا » ، وفى رواية عن أنس أنه رفع ذلك إلى النبى صلى الله عليه وسلم ، ورواه ابن منده والبيهقى عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم . ورواه ابن عساكر عن جابر عن النبى صلى الله عليه وسلم . وأخرج أيضا وقال فيه من ليس بالقوى عن على بن أبى طالب « لما توفى إبراهيم أرسل النبى صلى الله عليه وسلم إلى أمه مارية فجاءته وغسلته وكفنته وخرج به وخرج الناس معه فدفنه ، وأدخل صلى الله عليه وسلم يده فى قبره فقال : أما والله إنه لنبى ابن نبى وبكى وبكى المسلمون حوله حتى ارتفع الصوت ، ثم قال صلى الله عليه وسلم تدمع العين ويحزن القلب ولا نقول مايغضب الرب وإنا عليك يا إبراهيم لمحزونون » ، وروى أبو داود « أنه مات وعمره ثمانية عشر شهرا فلم يصل عليه صلى الله عليه وسلم » صححه ابن حزم . قال الزركشى : اعتل من سلم ترك الصلاة عليه بعلل : منها : أنه استغنى بفضيلة أبيه عن الصلاة كما استغنى الشهيد بفضيلة الشهادة ، ومنها : أنه لا يصلى نبى على نبى ، وقد جاء « لو عاش لكان نبيا » انتهى. ولا بعد فى إثبات النبوة له مع صغره لأنه كعيسى القائل يوم ولد (إنى عبد الله آتانى الكتاب وجعلنى نبيا) وكيحيى الذى قال تعالى فيه (وآتيناه الحكم صبيا) قال المفسرون : نبى وعمره ثلاث سنين واحتمال نزول جبريل بوحى لعيسى أو يحيى يجرى فى إبراهيم ، ويرجحه أنه صلى الله عليه وسلم صومه يوم عاشوراء وعمره ثمانية أشهر : وذكر السبكى فى حديث « كنت نبيا وآدم بين الروح والجسد » إن الإشارة بذلك إلى روحه لأن الأرواح خلقت قبل الأجساد أو إلى حقيقته والحقائق تقصر عقولنا عن معرفتها ، ثم إن تلك الحقائق يؤتى الله كل حقيقة منها مايشاء فى الوقت الذى يشاء ، فحقيقة النبى صلى الله عليه وسلم قد تكون من قبل خلق آدم آتاها الله ذلك بأن يكون خلقها الله مهيئة له وأفاضه عليها من ذلك الوقت فصار نبيا اهـ . وبه يعلم تحقيق نبوة سيدنا إبراهيم فى حال صغره .

[مطلب : فى أن الحسن البصرى سمع من على على الصحيح]

وسئل نفع الله بعلومه : هل سمع الحسن البصرى من كلام على كرم الله وجهه حتى يتم للسادة الصوفية سند خرقتهم وتلقينهم الذكر المروى عنه عن على كرم الله وجهه ؟

فأجاب بقوله : اختلف الناس فيه فأنكره الأكثرون وأثبته جماعة . قال الحافظ السيوطى : وهو الراجح عندى كالحافظ ضياء الدين المقدسى فى المختارة ، والحافظ شيخ الإسلام ابن حجر فى أطراف المختارة لوجوه : الأول : أن المثبت مقدم على النافى . الثانى : أنه ولد لسنتين بقيتا من خلافة عمر وميز لسبع وأمر بالصلاة فكان يحضر الجماعة ويصلى خلف عثمان إلى أن قتل وعلى إذ ذاك بالمدينة يحضر الجماعة كل فرض ولم يخرج منها إلا بعد قتل عثمان وسن الحسن إذ ذاك أربع عشرة سنة فكيف ينكر سماعه منه مع ذلك وهو يجتمع معه كل يوم بالمسجد خمس مرات مدة سبع سنين ، ومن ثم قال على بن المدينى : رأى الحسن عليا بالمدينة وهو غلام ، وزيادة على ذلك أن عليا كان يزور أمهات المؤمنين ومنهن أم سلمة والحسن فى بيتها هو وأمه خير إذ هى مولاة لها ، وكانت أم سلمة رضى الله عنها تخرجه إلى الصحابة يباركون عليه ، وأخرجته إلى عمر رضى الله عنه فدعا له : اللهم فقهه فى الدين وعلمه وحببه إلى الناس ذكره المزى وأسنده العسكرى . وقد أورد المزى فى التهذيب من طريق أبى نعيم أنه سئل عن قوله : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يدركه ، فقال كل شئ قلته فيه فهو عن على غير أنى فى زمان لا أستطيع أن أذكر عليا : أى زمان الحجاج ، ثم ذكر الحافظ أحاديث كثيرة وقعت له من رواية الحسن عن على كرم الله وجهه ، وفى بعضها ورجاله ثقات قول الحسن سمعت عليا يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « مثل أمتى مثل المطر » الحديث .

عن علی بن أبی طالب ، لما توفی إبراهیم أرسل النبی صلی الله علیه وسلم إلی أمه ماریة فجاءته وغسلته وکفنته وخرج به وخرج الناس معه فدفنه ، وأدخل صلی الله علیه وسلم یده فی قبره فقال : أما والله إنه لنبی ابن نبی وبکی وبکی المسلمون حوله حتی ارتفع الصوت ؛
(الفتاویٰ الحدیثیه ، صفحه 176)

حضرت علی ابن ابی طالبؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ابراہیم (آنحضرت ﷺ کا بیٹا) فوت ہوا تو آپ نے اس کی والدہ ماریہ کو بلا بھیجا چنانچہ وہ آئیں اور انہوں نے اسے غسل دیا اور کفن پہنایا اور آنحضرت ﷺ اس کو لے کر نکلے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ پھر اس کو دفن کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی قبر میں ڈالا پھر فرمایا! خدا کی قسم یہ یقیناً نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔ آنحضرت ﷺ روئے اور آپ کے ارد گرد کے صحابہؓ بھی روئے یہاں تک کہ رونے کی آواز بلند ہوئی۔

Hazrat Ali Bin Abi Talib, Allah be pleased with him has narrated:- "When Hazrat Ibrahim the son of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him passed away, he called Hazrat Mariya, deceased child's mother who washed and bathed her child and wrapped him in the coffin cloth. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him then held him in his arms and came out of his house. A few more men were also with him. He went and got the child buried and placing his hand in the grave said, "By Allah, he is decidedly a prophet and the son of a prophet." So he wept and people around him wept so much so that one could hear their weeping.

(Fatawa alHadithiyya page 176)

Hazrat Ali bin Abi Talib berichtet: "Als Ibrahim (Sohn des Heiligen Propheten[saw]) starb, rief er (der Heilige Prophet[saw]) seine (Ibrahims) Mutter Maria. Sie kam und wusch den Leichnam und hüllte ihn in ein Leichentuch ein. Sodann hob ihn der Heilige Prophet[saw] auf seine Arme und kam aus seinem Haus. Einige andere Männer waren ebenfalls mit ihm. Er begrub ihn. Der Heilige Prophet[saw] reichte seine Hand in sein Grab und sprach: "Bei Gott, er ist ein Prophet und Sohn eines Propheten". Der Heilige Prophet[saw] und seine Gefährten weinten so sehr, dass man sie hat hören können.

(Fatawa alHadithiyya Seite 176)

الأسرار المرفوعة

في

الأخبار الموضوعة

المعروف بالموضوعات الكبرى

للعلامة نور الدين علي بن محمد بن سلطان

المشهور بالملا علي القاري

المتوفى ١٠١٤ هـ

تحقيق

خادم السنة المطهرة

ابو هاجر محمد السعيد بن بسيوني زغلول

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

مُحَمَّدٌ أبا أَحَدٍ مِنْ رِجالِكُمْ ولكن رسولَ اللهِ وخاتَمَ النبيِّين﴾ (٤٢٢) فإنه يومئ إليه بأنه لم يعشْ له ولدٌ يصل إلى مبلغ الرجال، فإنَّ ولده من صلبه يقتضي أن يكونَ لُبَّ قلبه كما يقال: «الولدُ سِرُّ أبيه». ولو عاش وبلغَ أربعين وصارَ نبيّاً لَزِمَ أنْ لا يكونَ نَبيُّنا خاتَمَ النبيِّين.

وأما قول ابن حجر المكي: وتأويله أن القضيةَ الشَّرْطيَّةَ لا تَستلْزِمُ وقوعَ المقدّم، وأن إنكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم ظهور هذا التأويل، وهو ظاهر، فبعيدٌ جداً أن لا يفهم الإمامان الجليلان مثل هذه المقدمة، وإنما الكلام على فرض وقوع المقدم فافهم، والله سبحانه أعلم.

٧٤٥ ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث:

«لو كانَ بَعْدي نبيٌّ لكانَ عُمَرَ بنَ الخطَّاب» (٤٢٣). وقد رواهُ أحمدُ والحاكمُ عن عُقْبَةَ بنِ عامرٍ به مَرْفوعاً.

قلت: ومع هذا لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبيّاً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبيّاً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ تعالى ﴿وخاتَمَ النبيِّين﴾ (٤٢٤) إذ المعنى: أنَّه لا يأتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ..

٧٤٦ ويقويه حديث «لو كان موسى حَيّاً لما وَسِعَهُ إلا اتباعي» (٤٢٥).

(٤٢٢) سورة الاحزاب الآية: ٤٠.

(٤٢٣) الترمذي ٣٦٨٦.
مستدرك الحاكم ٣/ ٨٥.
فتح الباري ٧/ ٥١.
وفي مسند أحمد ٦/ ٥٥ عن عائشة رضي الله عنها قال ﷺ «قد كان في الأمم محدثون فإن يكن من امتي فعمر».

(٤٢٤) سورة الاحزاب الآية: ٤٠.

(٤٢٥) مسند أحمد ٣/ ٣٨٧.
ارواء الغليل ٦/ ٣٤.
تفسير ابن كثير ٤/ ٢٩٦.

لو عاش إبراهيمُ وصارَ نبيّاً، وكذا لو صارَ عُمرُ نَبيّاً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقِضُ قولَهُ تعالى ﴿وخاتَمَ النبيِّين﴾ (٤٢٤) إذ المعنى: أنَّه لا يأْتي نبيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ ولم يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ..
(الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعۃ ، صفحہ 192)

مشہور امام مُلا علی قاریؒ نے فرمایا ہے " اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے۔ نیز حضرت عمرؓ بھی نبی بن جاتے تو وہ دونوں حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت ﷺ کے تابع نبیوں میں سے ہوتے۔ پس حدیث لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا۔ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبین کے ہرگز مخالف نہیں کیوں کہ خاتم النبین کے تو معنے یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کا امتی نہ ہو۔"

Hazrat Imam Mulla Ali Qari says:- "Had Ibrahim lived and become a prophet, and likewise had Umar become a prophet they would be follower prophets of the Holy Prophet , peace and blesings of Allah be upon him, like Isa, Khizar and Ilyas upon whom all be peace. It does not contradict the divine word 'KhatamunNabiyyeen' which means that there shall not be a prophet abrogating his law nor one who was not of his followers.

(Al Asrar alMarfuah fil Akhbar alMauzuah page 192)

Imam Mulla Ali Qari sagt: "Hätte Ibrahim[ra] länger gelebt und wäre er ein Prophet geworden; und wäre auch Umar[ra] ein Prophet geworden, so wären diese beiden - genauso wie Jesus[as], Khizr[as], und Elias[as] - dem Heiligen Propheten[saw] untergeordenet. Also steht dies keineswegs im Widerspruch zum Worte Gottes "Khatamunnabiyyin" (Siegel der Propheten), denn es bedeutet nur, dass es nach dem Heiligen Propheten[saw] keinen Propheten geben kann, der sein Gesetz abschafft und nicht zu seiner Umma gehört.

(Al Asrar alMarfuah fil Akhbar alMausuah Seite 192)

« رَبَّنَا وَٱبْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلْكِتَـٰبَ وَٱلْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ »
(٢ / سورة البقرة / الآية ١٢٩)

سُنَن

الحَافِظِ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ القَزْوِينِيّ

ابْنِ مَاجَة

٢٠٧ - ٢٧٥ هـ

حقق نصوصه ، ورقّم كتبه ، وأبوابه ، وأحاديثه ،
وعلّق عليه
محمد فؤاد عبد الباقي

الجزء الأول

عيسى البابي الحلبي وشركاه

(٢٧) باب ما جاء فى الصلاة على ابن رسول الله ﷺ وذكر وفاته

١٥١٠ — حدّثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ؛ قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى : رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ : مَاتَ وَهُوَ صَغِيرٌ. وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُهُ. وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

الحديث قد أخرجه البخارىّ بعين هذا الإسناد فى الأدب ، فى باب مَن سمى بأسماء الأنبياء.

١٥١١ — حدّثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ . ثنا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ الْبَاهِلِيُّ . ثنا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ عُثْمَانَ . ثنا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ : لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ « إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ . وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا . وَلَوْ عَاشَ لَعَتَقَتْ أَخْوَالُهُ الْقِبْطُ ، وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِيٌّ » .

فى الزوائد : فى إسناده إبراهيم بن عثمان أبو شيبة قاضى واسط ، قال فيه البخارىّ : سكتوا عنه . وقال ابن المبارك : ارم به . وقال ابن معين : ليس بثقة . وقال أحمد : منكر الحديث . وقال النسائى : متروك الحديث.

١٥١٢ — حدّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ . ثنا أَبُو دَاوُدَ . ثنا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ الْقَاسِمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ خَدِيجَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! دَرَّتْ لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ . فَلَوْ كَانَ اللهُ أَبْقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « إِنَّ إِتْمَامَ رَضَاعِهِ فِي الْجَنَّةِ » قَالَتْ : لَوْ أَعْلَمُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ! لَهَوَّنَ عَلَيَّ أَمْرَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ تَعَالَى فَأَسْمَعَكِ صَوْتَهُ » قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ! بَلْ أُصَدِّقُ اللهَ وَرَسُولَهُ » .

١٥١١ — (لعتقت أخواله) قال فى المصباح : عتق العبد عتقا من باب ضرب . فهو عاتق . ويتعدى بالهمزة . فالثلاثى لازم والرباعى متعدّ .

١٥١٢ — (لبينة القاسم) بالتصغير ، يقال اللبنة ، للطائفة القليلة من اللبن . واللبينة تصغيرها .

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ : لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ « إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ . وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا
(سنن ابن ماجه ، کتاب الجنائز ، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول الله و ذکر وفاته، جلد اوّل صفحه 474)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ کا بیٹا ابراہیم فوت ہؤا تو حضورؐ نے نماز ادا کی اور فرمایا۔ یقیناً جنت میں اس کیلئے دایہ دودھ پلانے والی ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو وہ ضرور صدیق نبی ہوتا۔

Hazrat Ibn Abbas, Allah be pleased with both of them, relates, that when Ibrahim, the son of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, died, he prayed and said:- Verily, he has a wet-nurse in Paradise, and had he lived he would have certainly been a righteous Prophet.

(Sunan Ibn e Majah, Vol: 1, Page:474)

Hazrat Ibn Abbas (möge Allah an ihm Gefallen haben) erzählt: "Als Ibrahim, der Sohn des Heiligen Propheten[saw] verstarb, betete er (der Heilige Prophet) und sagte: "Wahrlich, er hat eine Amme im Paradies, und wenn er lebte, wäre er sicherlich ein wahrer Prophet geworden."

(Sunan Ibn e Majah, Bd.: 1, Seite:474)

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ. [٣/آل عمران/الآية ١٦٤]

صحيح مسلم

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري

٢٠٦ - ٢٦١ هـ

(وهو ثاني كتابين، هما أصح الكتب المصنفة)

«لو أن أهل الحديث يكتبون، مائتي سنة، الحديث، فمدارهم على هذا المسند»

«صنفت هذا المسند الصحيح من ثلاثمائة ألف حديث مسموعة»

«مسلم بن الحجاج»

الجزء الرابع

وقف على طبعه، وتحقيق نصوصه، وتصحيحه وترقيمه، وعدّ كتبه وأبوابه وأحاديثه. وعلق عليه ملخص شرح الإمام النووي، مع زيادات عن أئمة اللغة

(خادم الكتاب والسنة)

محمد فؤاد عبد الباقي

وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ . وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ[١] . فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَىٰ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ .
فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا . وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ : لَقَدْ كَانَ بِهَٰذِهِ ، مَرَّةً ، مَاءٌ . وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ .
حَتَّىٰ يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ . فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ[٢] عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ .
فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ[٣] فِي رِقَابِهِمْ . فَيُصْبِحُونَ فَرْسَىٰ[٤] كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ . ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ
عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ . فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ[٥] وَنَتْنُهُمْ . فَيَرْغَبُ
نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللهِ . فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ[٦] فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ .
ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ[٧] مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ[٨] وَلَا وَبَرٍ . فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ[٩] .
ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ : أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ . فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ[١٠] مِنَ الرُّمَّانَةِ

وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ ...... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ (٢) عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ ...... ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ ...... فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ ......
(صحیح مسلم ، جلد 4، کتاب الفتن ، صفحہ 2254)

آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح کو ایک ہی فقرہ میں چار بار نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے:۔ ’’یعنی جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے۔۔۔۔ پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے۔۔۔۔اور اس دعا کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی مشکلات کے بھنور سے نجات پا کر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی اور پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے جھکیں گے اور خدا تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائیں گے۔وغیرہ۔۔۔۔‘‘

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has mentioned the Promised Messiah four times as the Prophet of Allah:- "Isa the Prophet of Allah and his companions will be besieged.... then, Isa, the Prophet of Allah, and his companions will turn to Allah .... then, Isa, the Prophet of Allah and his companions will invade the camps of the enemy .... and finally Isa, the Prophet of Allah, and his companions will turn to Allah...."

(Sahih Muslim, vol 4 page 2254)

In der authentischen Hadith-Sammlung Sahih Muslim ist ein Hadith zu finden, in dem der Heilige Prophe[tsaw] den Verheißenen Messias vier Mal einen Propheten Allahs nennt: "Der Feind wird Jesus, den Propheten Allahs, und seine Gefährten belagern [....], darauf werden Jesus, der Prophet Allahs, und seine Gefährten sich inbrünstig betend Allah zuwenden; folglich werden sie von ihrer Drangsal befreit [...] darauf werden Jesus, der Prophet Allahs, und seine Gefährten in das Lager des Feindes eindringen [...], abermals werden Jesus, der Prophet Allahs, und seine Gefährten sich Allah zuwenden [...]."

(Sahih Muslim, Bd 4 Seite 2254)

مُسنَد
الإمام أحمد بن حنبل

وَبهامشه
منتَخَب كنز العمّال في سُنن الأقوال والأفعال

المجلد الثاني

دار صادر
بيروت

فی أثر نعیم فدعاه فقال له أرأیتك الذی سمعتنی اذکر آنفا اسکت عنه فلا تذکره لاحد فانصرف نعیم من عند رسول الله صلی الله علیه وسلم
حتی جاء عیینة بن حصن ومن معه من غطفان فقال لهم علمتم ان محمدا صلی الله علیه وسلم قال شیأ قط الا حقا قالوا لا قال فانه قد قال لی فیما أرسلت
به الیکم بنو قریظة فلعلنا نحن أمرناهم بذلك ثم نهانی أن أذکره لکم فانطلق عیینة حتی لقی أبا سفیان بن حرب فأخبره بما أخبره نعیم عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انما أنتم فی مکر من بنی قریظة قال أبو سفیان فنرسل (۱۲۷) الیهم نسألهم الرهن فان دفعوا الینا
رهنا منهم فصدقوا وان أبوا فنحن منهم فی مکر فجاءهم رسول أبی سفیان یسألهم الرهن فقال انکم أرسلتم الینا تأمروننا بالمکث وتزعمون انکم ستخالفون محمدا وأصحابه فان کنتم صادقین فارهنونا بذلك من أبنائکم وصبحوهم غدا قالت بنو قریظة قد دخلت علینا لیلة السبت فامهلوا حتی یذهب السبت فرجع الرسول الی أبی سفیان بذلك فقال أبو سفیان ورؤس الاحزاب معه هذا مکر من بنی قریظة فارتحلوا فبعث الله تعالی علیهم الریح حتی ما کاد رجل منهم یهتدی الی رحله فکانت تلك هزیمتهم فبذلك رخص الناس الخدیعة فی الحرب ابن جریر *(غزوة خیبر)* عن علی قال سار رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فلما أتاها رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث عمر ومعه الناس الی مدینتهم والی قصرهم فقاتلوهم فلم یلبثوا ان هزموا عمر وأصحابه فجاء یجبنهم ویجبنونه فساء ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
لا بعثن علیهم رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله یقاتلهم حتی یفتح الله له لیس بفرار فتطاول الناس لها ومدوا أعناقهم یرونه أنفسهم
رجاء ما قال فمکث رسول الله صلی الله علیه وسلم ساعة فقال أین علی فقالوا هو أرمد قال ادعوه لی فلما أتیته فتح عینی ثم تفل فیها ثم أعطانی اللواء
فانطلقت به سعیا خشیة أن یحدث رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهم حدثا أو فی حتی أتیتها فقاتلتهم فبرز مرحب یرتجز وبرزت ارتجز کما یرتجز
حتی التقینا فقتله الله بیدی وانهزم أصحابه فتحصنوا وأغلقوا الباب فأتینا الباب فلم أزل أعالجه حتی فتحه الله (ش) والبزار وسنده حسن* عن

ممن نزل فیه ولا علی الذین اذا ما أتوك لتحملهم قلت لا أجد ما أحملکم علیه فسلمنا وقلنا أتیناك زائرین وعائدین
ومقتبسین فقال عرباض صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبح ذات یوم ثم أقبل علینا فوعظنا موعظة
بلیغة ذرفت منها العیون ووجلت منها القلوب فقال قائل یا رسول الله کان هذه موعظة مودع فماذا تعهد الینا
فقال أوصیکم بتقوی الله والسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا
کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین فتمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات
الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی ثنا حیوة بن شریح ثنا بقیة حدثنی
بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن ابن أبی بلال عن عرباض بن ساریة انه حدثهم ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم وعظهم یوما بعد صلاة الغداة فذکره **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی حدثنا اسمعیل عن هشام
الدستوائی عن یحیی بن أبی کثیر عن محمد بن ابراهیم بن الحرث عن خالد بن معدان عن أبی بلال عن
العرباض بن ساریة انه حدثهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وعظهم یوما بعد صلاة الغداة فذکره
حدثنا عبد الله حدثنی أبی ثنا اسمعیل عن هشام الدستوائی عن یحیی بن أبی کثیر عن محمد بن ابراهیم بن
الحرث عن خالد بن معدان عن العرباض بن ساریة انه حدثهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان
یستغفر للصف المقدم ثلاث مرار وللثانی مرة **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی ثنا عبد الرحمن بن مهدی قال
ثنا معاویة بن صالح عن سعید بن هانئ قال سمعت العرباض بن ساریة قال بعت من النبی صلی الله علیه
وسلم بکرا فأتیته أتقاضاه فقلت یا رسول الله اقضی ثمن بکری فقال أجل لا أقضیکها الا لجینیة قال فقضانی
فأحسن قضائی قال وجاءه اعرابی فقال یا رسول الله اقضی بکری فأعطاه رسول الله صلی الله علیه وسلم یومئذ
جملا قد أسن فقال یا رسول الله هذا خیر من بکری قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان خیر القوم خیرهم
قضاء **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا معاویة یعنی ابن صالح عن سعید بن سوید
الکلبی عن عبد الله بن هلال السلمی عن عرباض بن ساریة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی عبد الله
لخاتم النبیین وان آدم علیه السلام لمنجدل فی طینته وسأنبئکم بأول ذلك دعوة أبی ابراهیم وبشارة عیسی
بی ورؤیا أمی التی رأت وکذلك أمهات النبیین ترین **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی ثنا أبو العلاء وهو الحسن
ابن سوار قال ثنا لیث عن معاویة عن سعید بن سوید عن عبد الاعلی بن هلال السلمی عن عرباض بن ساریة
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انی عبد الله وخاتم النبیین فذکر مثله وزاد فیه ان أم رسول
الله صلی الله علیه وسلم رأت حین وضعته نورا أضاءت منه قصور الشام **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی ثنا
عبد الرحمن بن مهدی عن معاویة یعنی ابن صالح عن یونس بن سیف عن الحرث بن زیاد عن أبی رهم عن
العرباض بن ساریة السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یدعونا الی السحور فی شهر رمضان
هلموا الی الغداء المبارك ثم سمعته یقول اللهم علم معاویة الکتاب والحساب وقه العذاب **حدثنا** عبد الله
حدثنی أبی ثنا أبو عاصم ثنا وهب بن خالد الحمصی حدثتنی أم حبیبة بنت العرباض قالت حدثنی أبی ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم حرم یوم خیبر کل ذی مخلب من الطیر ولحوم الحمر الاهلیة والخلیسة والمجثمة وان توطأ
السبایا حتی یضعن ما فی بطونهن **حدثنا** عبد الله حدثنی أبی ثنا أبو عاصم ثنا وهب أبو خالد قال حدثتنی أم
حبیبة بنت العرباض عن أبیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یأخذ الوبرة من قصة من فیء الله عز وجل

انی عبداللہ لخاتم النبیین وان آدم علیہ السلام لمنجدل فی طینتہ
(مسند احمد بن حنبل ، زیر عنوان حدیث العرباض بن ساریۃ ،جلد 4 صفحہ 127)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ میں عبداللہ خاتم النبیین اس وقت سے ہوں جبکہ آدم علیہ السلام اپنی پیدائش کے ابتدائی مراحل میں تھے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, said:- "I am Abdullah KhatamunNabiyyeen from that time when Adam was yet in the nascent stage.
(Musnad Ahmad bin Hanbal vol 4 page 127)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Ich, Diener Allahs, bin schon seit jener Zeit Siegel der Propheten (Khatamunnabiyyien), als Adam sich noch im Übergangszustand zwischen Wasser und Erde befand."
(Musnad Ahmad bin Hanbal Bd 4 Seite 127)

الفتوحات المكية

محيي الدين بن عربي

السفر الثامن

تحقيق وتقديم
د. عثمان يحيى

تصدير ومراجعة
د. ابراهيم مدكور

المجلس الأعلى للثقافة

بالتعاون مع
معهد الدراسات العليا فى السوربون

الهيئة المصرية العامة للكتاب

١٤٠٣ هـ – ١٩٨٣ م

التشريع عند نزوله . فعلمنا بقوله – صلّىٰ الله عليه وسلّم ! – : « إنَّهُ لَا نَبِيَّ بعْدِى ولَا رسُولَ » ، و « إنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعتْ وَالرِّسَالَةَ » = إنما يريد بهما التشريع . – 3

(٢٢٠) فلمَّا كانت النبوَّة أشرف مرتبة وأكملها ، ينتهى إليها من أصطفاه اللهُ مِنْ عباده ، – علمنا أن التشريع فى النبوَّة أمرٌ عارضٌ ، بكون عيسى – عليه السلام ! – « يَنْزِلُ فِينَا حَكَمًا » من غير تشريع ، وهو نبى بلا شكٍّ . فخَفِيَتْ مرتبة النبوة فى الخلق ، بانقطاع التشريع . – 6

(٢٢١) ومعلوم أنَّ « آل إبراهيم » : من النبيين والرسل : (هم) الذين كانوا بعده : مثل إسحٰق ، ويعقوب ، ويوسف ، ومن انتسل منهم 9 من الأنبياء والرسل ، بالشرائع الظاهرة ، الدالَّة علىٰ أنَّ لهم النبوَّة [F. 43b] عند الله . – (ف) أراد رسول الله – صلّىٰ الله عليه وسلّم ! – أن يُلْحِقَ أُمَّتَهُ ، وهم آلُهُ : العلماء والصالحون منهم ، بمرتبة النبوَّة عند الله ، وإنْ 12 لم يُشَرِّعُوا . ولكن أبقى لهم من شرعه ضربًا من التشريع . فقال : « قُولُوا : اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ » = أىْ صَلِّ عليه من حيث مَالَهُ « آلٌ » « كما صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيم وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ » = أى من 15 حيث إنك أعطيت آل إبراهيم النبوة ، تشريفًا لإبراهيم . فظهرت نبوَّتهم

1 – 16 التشريع عند ... نبوّتهم C K (إجمالا) : – B || –2 التشريع ... بعدى K (مهملة جزئيا، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة) || 2 – 6 وإن (بهمزة تحتية وشدة) . . . ينزل K (مهملة غالبا ، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة أحيانا) || 6 – 7 فينا ... التشريع K (مهملة جزئيا) C || 8 – 11 إبراهيم .. . عندالله K (مهملة جزئيا ، الهمزة ساقطة) C || 8 ابرهيم K : ابراهيم C || 9 اسحق C : اسحاق K || 11 – 16 عليه . . . لإبراهيم (بهمزة تحتية) K (مهملة غالبا ، الهمزة ساقطة دائما ، القاف بموحدة أحيانا) C (الهمزة ساقطة أحيانا) || 13 ولكن C : ولاكن K (النون مهملة) || 16 ابرهيم K : ابراهيم C || فظهرت K (مهملة) C

بالتشريع . وَقَدْ قَضَيْتَ أن لا شرع بعدى ، فَصَلِّ عَلَيَّ وعلى « آلى » = بأن تجعل لهم مرتبة النبوّة عندك ، وإن لم يُشَرِّعُوا .

(٢٢٢) فكان من كمال رسول الله — صلّى الله عليه وسلّم ! — أن أَلْحَقَ (اللهُ) « آله » بالأنبياء فى المرتبة ، وزاد على إبراهيم بأنّ شرعه لا يُنْسَخُ . وبعض شرع إبراهيم ومَنْ بَعْدَه ، نَسَخَتِ الشرائعُ : بَعْضُها بعضًا .

(٢٢٣) وما عَلَّمَنَا رسول الله — صلّى الله عليه وسلم ! — الصلاة عليه على هذه الصورة ، إلّا بوحى من الله ، وبما أراه الله ؛ وأنّ الدعوة فى ذلك مجابة . فقطعنا أنّ فى هذه الأُمّة مَنْ لحِقَتْ درجتُهُ درجَةَ الأنبياء فى النبوّة عند الله ، لا فى التشريع . ولهذا بَيَّنَ رسول الله — صلّى الله عليه وسلّم ! — وأكَّدَ بقوله : « فلَا رَسُول بعْدِى وَلَا نبِيَّ » — فأكَّدَ بالرسالة من أجل التشريع .

I – II بالتشريع ... التشريع CK (إجمالا) : – B || 1 بالتشريع K (مهملة ماعدا الشين) C || وقد K (القاف مهملة) C || أن لا شرع . . . على (بتشديد الياء) K (جميع الحروف المعجمة مهملة ، الهمزة ساقطة مع الشدة) C (الهمزة ساقطة مع الشدة) || آلى (بالمد) C : الى K || 2 بأن (بهمزة فوقية) C : بان K (الباء والنون مهملتان) || مرتبة النبوة C (بتشديد الواو) : مرتبه النبوه K || وإن (بهمزة تحتية) K (الهمزة ساقطة ، النون مهملة) C (الهمزة ساقطة) || 3 فكان من K (مهملة تماما) C || عليه K (الياء مهملة) C || 4 بالانبياء C : بالانبيا K (الياء مهملة) || فى K (الفاء مهملة) K || إبرهيم K (مهملة تماما ، الهمزة ساقطة) : ابراهيم C || بأن (بهمزة فوقية وشدة) C : بان K (الباء مهملة) || لا ينسخ وبعض K (الخاء والباء مهملتان) C || إبرهيم K (مهملة ، الهمزة ساقطة) : ابراهيم C || 5 الشرائع C : الشرايع K (الشين والياء مهملتان) || بعضها K (الباء مهملة) C || بعضا K (مهملة) C || 6 علمنا (بتشديد اللام) CK (الشدة ساقطة فيهما) || عليه K (مهملة) C || الصلاة عليه K (مهملة تماما) C || 7 الصورة C : الصوره K || إلا (بهمزة تحتية وشدة) : الا CK || بوحى K (الباء مهملة) C || وبما أراه K (الباء مهملة ، الهمزة ساقطة) C || الدعوة C : الدعوه K || فى K (مهملة) C || 8 مجابة C : مجابه K || 8 فقطعنا . . . الأمة K (معظم الحروف المعجمة مهملة ، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة أحيانا) || لحقت K (القاف بموحدة) C || درجته . . . لاف K (مهملة غالبا ، الهمزة ساقطة) C (الهمزة ساقطة أحيانا) || 9 التشريع K (مهملة) C || عليه ، بقوله فلا K (مهملة تماما) C || 10 فأكد (بهمزة فوقية وشدة) K (الفاء مهملة ، الهمزة ساقطة مع الشدة) C (الهمزة ساقطة مع الشدة) || 10 – 11 بالرسالة . . . التشريع K (مهملة ، الهمزة ساقطة) C

(٢٢١) ومعلوم أنَّ « آل إبراهيم » : من النبيين والرسل : (هم) الذين كانوا بعده : مثل إسحٰق ، ويعقوب ، ويوسف ، ومن انتسل منهم من الأنبياء والرسل ، بالشرائع الظاهرة ، الدالَّة علىٰ أنَّ لهم النبوَّة [F. 43b] عند الله . — (ف) أراد رسول الله — صلَّىٰ الله عليه وسلَّم ! — أن يُلْحِقَ أُمَّتَهُ ، وهم آلُهُ : العلماء والصالحون منهم ، بمرتبة النبوَّة عند الله ، وإنْ لم يُشَرِّعُوا . ولكن أبقى لهم من شرعه ضربًا من التشريع . فقال : « قُولُوا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ » = أىْ صَلِّ عليه من حيث مَالَهُ « آلٌ » « كما صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْراهِيم وَعَلى آلِ إِبْراهِيمَ » = أى من حيث إنك أعطيت آل إبراهيم النبوة ، تشريفًا لإبراهيم . فظهرت نبوَّتهم بالتشريع . وَقَدْ قَضَيْتَ أن لا شرع بعدى ، فَصَلِّ عَلَيَّ وعلى « آلى » = بأَن تجعل لهم مرتبة النبوَّة عندك ، وإن لم يُشَرِّعُوا .

(٢٢٢) فكان من كمال رسول الله — صلَّىٰ الله عليه وسلَّم ! — أن ألْحَقَ (اللهُ) « آله » بالأنبياء فى المرتبة ، وزاد علىٰ إبراهيم بأنَّ شرعه لا يُنْسَخُ . وبعض شرع إبراهيم ومَنْ بَعْدَه ، نَسَخَتِ الشرائعُ ، بَعْضُها بعضًا .

(فتوحات مکیہ ، السفر الثامن ، باب فی اسرار الصلوٰۃ ، صفحہ 177-178)

حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں:۔ اور یہ معلوم ہے کہ آل ابراہیم نبیوں رسولوں میں سے ہے۔ اور وہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے بعد ہوئے جیسے اسحاق، یعقوب، یوسف اور جو ان کی نسل سے انبیاء اور رسول ظاہری شریعت کے ساتھ تھے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ کے نزدیک ان کو نبوت حاصل تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ارادہ کیا کہ اپنی امت کو جو اس کی آل ہیں یعنی ان میں سے علماء اور صالحین کو اللہ کے نزدیک نبوت کے مرتبہ سے ملادے اگرچہ وہ شریعت والے نہیں ہوں گے۔ لیکن ان کے لئے اپنی شرع سے شریعت کی ایک قسم رکھ دی۔ سو فرمایا! اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد یعنی آپؐ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم یعنی جس طرح تونے ابراہیم کی آل کو

نبوت عطا فرمائی ہے ابراہیم کو سربلندی عطا فرمائی ہے۔۔۔ چنانچہ ان میں نبوت شریعت کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اور تو نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت نہیں ہو گی۔ پس مجھ پر اور میری آل پر رحمتیں نازل فرما۔ یعنی ان کو اپنے پاس سے نبوت کا مرتبہ عطا فرما۔ اگرچہ وہ شریعت نہیں لائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آپ کی آل کو مرتبہ میں انبیاء کے ساتھ ملا دیا۔ اور ابراہیم پر آپ کو یہ امتیاز بخشا کہ آپ کی شریعت منسوخ نہیں ہو گی۔

"Aal Ibrahim" are the prophets and messengers, and they are the people who came after Abraham like Isaac, Jocob, Joseph and those prophets and messengers from their progeny manifest Laws. This signifies the fact that in the sight of God they had prophethood. The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, intended that followers who are from among those who followed him should achieve the rank of prophethood, though they would not be law-bearing. But he kept for them a type of Shariat from his own Shariat. Therefore, he said:- Say - O Allah exalt Muhammad and his Aal by bestowing mercy upon them as Thou conferred prophethood upon the Aal of Ibrahim thus exalting Ibrahim. Consequently they had prophethood with Shariat. And Thou has decreed that there would be no Shariat after me. Hence, shower Mercy upon me and upon my Aal - i.e. Confer upon them the rank of prophethood from Thyself, notwithstanding that they would not bring any Shariat. The height of Muhammad's exaltedness is expressed by the fact that through invoking prayers for him he raised his own progeny to the level of prophets and he was granted the superiority over Hazrat Ibrahim through the fact that the Law he brought should never be abrogated.

(alFatuhat alMakkiyya page 177-178)

Hadhrat Mohyiddin Ibn Arabi sagt: "Es ist bekannt, dass die Nachkommen Abrahams[as] Propheten und Gesandte gewesen sind, die ihm folgten, wie zum Beispiel Isaak, Jakob, Josef oder auch die Propheten unter seiner Nachkommenschaft, die ein offenkundiges Gesetz mit sich brachten. Das weist darauf hin, dass sie in den Augen Allahs Propheten waren. Der Heilige Prophet[saw] beabsichtigte, dass unter seiner Umma (Gefolgschaft), die ja seine Nachkommenschaft ist, Gelehrten und Rechtschaffenen die Stellung der göttlichen Prophetenschaft gewährt wird, obwohl sie kein Gesetz (Scharia) bringen werden. Also sagte er: Alla humma Salle Allaa Mohammadin wa alla Aale Mohammad: Segnungen Gottes auf den Propheten und auf seine Gefolgschaft. Das heißt: Wie Abraham gesegnet wurde, indem unter seiner Gefolgschaft viele Propheten - sämtliche mit einem neuen Gesetz - erschienen, so soll es auch für mich (Hl. Prophet[saw]) gelten. Aber weil es nach mir kein neues Gesetz gibt, so sende Du von Dir aus Huld und Segen auf meine Gefolgschaft herab, d.h. gewähre Ihnen den Rang der Propheten, auch wenn sie kein Gesetz bringen. Die Vorzüglichkeit des Heiligen Propheten[saw] liegt also darin, dass Allah seine Anhänger auf den Rang der Prophetenschaft erhöht hat. Außerdem genießt er den Vorzug, dass sein Gesetz niemals abgeschafft werden kann."

(alFatuhat alMakkiyya Seite 177-178)

سلسلة مطبوعات اكاديمية الشاه ولى الله الدهلوى

(١٤)

ففهمناها سليمان وكلا آتينا حكما وعلما

(الجزء الثانى)

تاليف

حجة الاسلام الشاه ولى الله الدهلوى

١١١٤ هـ - ١١٧٦ هـ

بتصحيح وتحشية

الاستاذ غلام مصطفى القاسمى

ادارة النشر

يشبه لحلول الماء في منبت الشجر لا يصل إلى كل فرع ولا ورق إلا على توزيع طبيعة الشجر. و عيسى عليه السلام لما كان في العالم لا فوقه كان تاثيره جزئيا خرق العوائد فأحيى الموتى و أبرأ الأكمه والأبرص

و أما رسول الله محمد ﷺ فنشأ في دورة الكمال أول نشأة فاجتمعت له الإقترابات جملة واحدة، و هو صاحب الكتاب الموقوت و أكثر من سواه صاحب الحكمة الموقوتة و شرح صدره و معراجه كلاهما من هذه الدورة الجامعة، و ختم به النبيون أى لا يوجد بعده من يأمره الله سبحانه بالتشريع على الناس.

و ابوبكر رضی اللہ عنہ هو مقتد برسول الله ﷺ فى دورة الكمال فأجمل كماله، و توجه به إلى الله سبحانه. و عمر رضی اللہ عنہ ورث منه ﷺ قرب الفرائض وعثمان رضی اللہ عنہ قسطا من قرب الوجود، ثم نزل فى دورة الإيمان و شرح الصدر، و على رضی اللہ عنہ الحكمة كاملة، ثم ذهب إلى القرب الملكوتى، ثم نزل فى شرح رسول الله ﷺ للشرع فاستوطنها، و لهذا سمى نفسه بالوصى. و هذه هى الوصاية.

تفهيم (٥٥)

صاحب ظهر در ارشاد و تلقین او سرعت است گویا حیران است و صاحب بطن در صحبت او غایت بطوء سیر است و صاحب فردیة جامع اصول کمالات است زیرا که اولیاء چون می‌میرند کرمها واشرافها وکرامتها همه منعدم میشوند و باقی نمی ماند الا تجلی سابغ بر نفس

وختم به النبيون أى لا يوجد بعده من بأمره الله سبحانه بالتشريع على الناس .
(تفهیمات الهیه، جز 2، صفحه 85)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:۔
یعنی آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا ربّانی مصلح نہیں آسکتا جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دے کر مبعوث کرے۔

Hazrat Shah Waliullah, Muhaddith of Delhi, acclaimed as the Reformer of the 12th century of Islam, has stated in his book TAFHEEMAT ILAHIYYAH:-
"The cessation of prophethood with the Holy Prophet peace and blessings of Allah be upon him, means that there can be no divinely inspired reformer after him who would be commissioned with a new law by Allah, the Glorious, with a new law.
(Tafheemat e Ilahiyya Part 2 Page 85)

Hadhrat Shah Waliullah, Muhadith von Dehli, der als Reformer (Mudjaddid) des 12. Jahrhunderts n. d. Hidschra gilt, schreibt in seinem Buch Tafhimat Ilahijja: Dass nach dem Heiligen Propheten[saw] das Prophetentum abgeschlossen ist, bedeutet, dass nach ihm kein Gesandter Gottes erscheinen kann, der ein neues Gesetz (Scharia) einführt.
(Tafheemat e Ilahiyya Teil 2, Seite 85)

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثالث عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

ولوزٍ وكعكٍ فوضعتُه بين يديه فقال : اللهم ائتني بأحبِّ أهلي إليك - أو قال : إليَّ - يأكل معي من هذا ! فطلع العباس ، فقال : ادنُ يا عم ! فاني سألتُ الله أن يأتيني بأحب أهلي إلي - أو إليه - يأكل معي من هذا فأتيت ، فجلس فأكل (كر).

٣٧٣٣٨ - عن نبيط قال قال رسول الله ﷺ للعباس : يا عماه ! أنتَ أكبر مني ! قال العباس : أنا أسنُّ ورسول الله أكبرُ (ش ، وفيه أحمد بن إسحاق بن إبراهيم بن نبيط ، قال في المغنى : متروك ، له نسخة وكل ما يأتي منها ، كر).

٣٧٣٣٩ - عن سهل بن سعد الساعدي قال : لما قدمَ رسول الله ﷺ من بدرٍ استأذنَه العباس أن يأذنَ له أن يرجع إلى مكة حتى يهاجر منها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اطمئنَّ يا عمِّ فأنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتمُ النبيين في النبوةِ (الشاشي ، كر).

٣٧٣٤٠ - ﴿ أيضاً ﴾ قال : استأذن العباس النبي ﷺ في الهجرة فكتب إليه : يا عم ! أقِمْ مكانك الذي أنت به فان الله قد ختم بك الهجرة كما ختم بي النبوة (ع ، طب وأبو نعيم في فضائل الصحابة ، كر وابن النجار ، ومدار الحديث على اسماعيل بن قيس بن سعد بن

٥١٩

٣٧٣٣٩ - عن سهل بن سعد الساعدي قال : لما قدمَ رسول الله ﷺ من بدرٍ استأذنَه العباس أن يأذنَ له أن يرجع إلى مكة حتى يهاجر منها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم . فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اطمئنَّ يا عمِ فأنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتمُ النبيين في النبوةِ
(كنز العمّال زیرعنوان عباس بن عبدالمطلب ، جلد 13 صفحہ 519)

حضرت سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے انہوں نے کہا! جب رسول اللہ ﷺ بدر سے واپس آئے تو آپؐ کے چچا عباسؓ نے آپؐ سے اجازت مانگی کہ وہ مکہ کو واپس لوٹ کر وہاں سے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کریں۔ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا! اے چچا آپ مطمئن رہیئے کہ آپ ہجرت میں اسی طرح خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔

Hazrat Sahl Bin Sa'ad Assaidee said:- When the Messenger of ALLAH peace and blessings of Allah be upon him, returned from Badr, his uncle Abbas sought permission to return to Mecca, and from there migrate to the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him. At this the Messenger of Allah, peace and blessings of Allah be upon him, said:- " Rest assured O uncle you are as Khatamul Mohajireen in Hijrat - migration as I am Khatamun Nabiyyeen in Nabuwwat - prophethood.

(Kanzulummal vol 13 page 519)

Hazrat Sahal bin Sad al-Saadi berichtet: "Als der Gesandte Allahs[saw] von Badr zurück kam, bat sein Onkel Abbas um die Erlaubnis, nach Mekka zurückzukehren und von dort zum Gesandten Allahs[saw] zu ziehen. Der Gesandte Allahs erwiderte darauf: "Sei unbesorgt Onkel, du bist genauso Khatamul Mohajirien (Siegel der Auswanderer) in Hidschra wie ich Khatamunnabiyien (Siegel der Propheten) im Nabuwat (Prophetentum) bin.

(Kansulummal Bd 13 Seite 519)

بحوث ودراسات
بادارة معهد الآداب الشرقية في بيروت

١٩

كتاب ختم الأولياء

تأليف

الشيخ أبي عبد الله محمد بن علي بن الحسن الحكيم الترمذي

تحقيق

عثمان اسماعيل يحيى
عضو المركز القومي للأبحاث العلمية في باريس
شعبة الحضارة الاسلامية

المطبعة الكاثوليكية - بيروت

عن رسول الله، صلى الله عليه وسلم، انه قال: « فإذا أتوا آدم، يسألونه ان يشفع لهم الى ربّه، قال لهم آدم: أرأيتم لو أن أحدكم جمع متاعه في غيبته ثم ختم عليها، فهل كان يؤتى المتاع الا من قبل الختم ؟ فاتوا محمدًا، فهو خاتم النبيين » . ومعناه عندنا : ان النبوة تمّت بأجمعها لمحمد، صلى الله عليه وسلم. فجعل قلبه، لكمال النبوة، وعاء عليها، ثم ختم ا

ينبؤك[ه] (هذا)، ان الكتاب المختوم والوعاء المختوم، ليس لأحد عليه سبيل، في الانتقاص منه، ولا بالازدياد فيه مما[و] ليس منه . وان سائر الانبياء[ي]، عليهم[ا٢] السلام[ا٢]، لم[ب٢] يختم لهم على قلوبهم، (فهم غير آمنين ان تجد) النفس سبيلًا الى ما فيها .

ولم يدع الله[ت٢] الحجة مكتومة[ث٢]، في باطن قلبه حتّى اظهرها[ج٢]: فكان بين كتفيه[ح٢] ذلك الختم، ظاهرًا كبيضة حمامة[خ٢] [١/٢٢٠] . و (هذا) له شأن عظيم[د٢] تطول قصته .

فان الذي عَمِيَ عن خبره[ذ٢] هذا، يظن[ر٢] ان « خاتم النبيين[ز٢] » تأويله انه آخرهم[س٢] مبعثًا[ش٢] . فأي منقبة[ص٢] في هذا؟ وأي علم في هذا؟ هذا[ض٢] تأويل البله، الجهلة !

١/٢٢٠) ما يتعلق بالظاهرة المادية لختم النبوة في جسم النبي، عليه الصلاة والسلام، (بين كتفيه) راجع كتاب الشريعة للآجري ص٤٠٧ .

ه ينبك VF.	و ما V .
ي النبيين V .	ا٢ – ٢ا – V .
ب٢ – F .	ت٢ + تلك V .
ث٢ مكتوما V .	ج٢ اظهره V .
ح٢ كتفي E .	خ٢ حمام V، + مكتوب عليه محمد رسول الله V .
د٢ عجيب V .	ذ٢ – V .
ر٢ نظر V .	ز٢ + النبي عليه الصلاة والسلام V .
س٢ + آخر النبيين F .	ش٢ معنا VF.
ص٢ مبعثه VF.	ض٢ – V .

فاتوا محمدًا ، فهو خاتم
النبيين » . ومعناه عندنا : ان النبوة تمّت بأجمها لمحمد ، صلى الله عليه وسلم.
فجعل قلبه ، لكمال النبوة ، وعاء عليها ، ثم ختم ا ....
هذا ، يظن[٢د] ان « خاتم النبيين[٢ذ] » تأويله انه
آخرهم[٢س] مبعثاً[٢ش] . فأي منقبة[٢ص] في هذا؟ وأي علم في هذا؟ هذا[٢ض] تأويل
البله ، الجهلة !

(کتاب ختم الاولیاء ، فصل الثامن ، صفحه 341)

نامور صوفی حضرت ابو عبد اللہ محمد بن علی حسین الترمذی نے فرمایا:۔ ہمارے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ نبوت حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذات میں اپنے تمام کمالات کے ساتھ مکمل ہوگئی ہے۔ آپ کا دل نبوت کے کمال کے لئے ایک برتن کے طور پر بنایا گیا پھر اس پر مہر لگادی گئی۔۔۔ یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیین کی تاویل یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپکی کیا فضیلت وشان ہے؟ اور اس میں کونسی علمی بات ہے؟ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

According to us, it means that prophethood manifested itself in its full and complete manner in the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him . His heart became a vessel for the complete perfection of prophethood an d then hisheart was sealed. How can the glory and superiority of Muhammad, peace and blessings of Allah be upon him, be manifested if we claim that he was the last to appear in the world. This is, no doubt, an interpretation of the foolish and the ignorant.

(Kitab Khatm ul Auliya page 341)

Hadhrat Abu Abdullah Muhammad bin Ali Hussain Al-Hakim von Tirmidhi sagt: "Wie kann sich der Glanz und die Vorzüglichkeit des Heiligen Propheten[saw] offenbaren, wenn wir behaupten, er sei zeitlich der Letzte (Prophet), der in dieser Welt erschienen ist. Das ist zweifellos die Auslegung der Toren und Unwissenden."

(Kitab Khatm ul Auliya Seite 341)

مثنوی مولوی معنوی ہست قرآں در زبان پہلوی

مفتاح العلوم

پندرھویں جلد

شرح مثنوی مولانا روم رح

دفتر ششم حصہ پہلا

از

عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد نذیر صاحب عرشی نقشبندی مجددی

شیخ غلام علی اینڈ سنز قریشی بک ایجنسی
تاجران کتب لاہور تاجران کتب لاہور

قیمت بلا جلد ۸/۳ مجلد -/۶

آپ نے اپنے مخالفین کے حق میں کی تھی۔ لہٰذا مومنین کے حق میں اس کو فرض کرنا خلافِ واقع ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ کلمات دعا میں کوئی خصوصیت کفار کی نہیں۔ ہدایت کی ضرورت کفار و مومنین سب کو ہے نماز میں ہر مومن دعا کرتا ہے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ اور قومی کا لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ اگر اس میں مخالفین و کفار داخل ہیں تو مومنین بطریقِ اولیٰ داخل ہیں + اگر ظہور و کمون کے معنوں میں یہ تکلف نہ کیا جائے۔ جو اوپر ترجمہ میں کیا گیا ہے تو صاف سیدھا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کا دستور تھا کہ علانیہ اور خفیہ یہ دعا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اھۡدِ الخ مگر چونکہ دنیا و آخرت کا ذکر اوپر سے ہر شعر میں بالمقابلہ چلا آ رہا ہے۔ اور اس سے اگلے شعر میں بھی یہی ذکر و تقابل موجود ہے۔ لہٰذا بعید نہیں کہ مولانا کی مراد ظہور و کمون سے دنیا و آخرت ہی ہو۔ پس یہ تکلف بے محل نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب +

بازگشته از دمِ او ہر دو باب در دو عالم دعوتِ او مستجاب

ترکیب:۔ دوسرے مصرعہ میں کلمہ در یا ظرفیہ ہے یا صلیہ۔ لہٰذا ترجمہ دو طرح ہو سکتا ہے اور مطلب بھی دو طرح

ترجمہ:۔ آپ کی دعا سے (دنیا و آخرت کے) دونوں دروازے کھل گئے۔ دونوں جہان میں آپ کی دعا مقبول ہے (یا یوں کہو کہ دونوں جہانوں کے بارے میں آپ کی دعا مقبول ہے +

مطلب:۔ دونوں جہانوں میں آپ کی دعا مقبول ہونے کا مطلب پہلی تقدیر پر یہ ہے کہ دنیا میں جب آپ نے امت کی ہدایت کے لئے دعا کی تو وہ مقبول ہو گئی۔ اور جب آخرت میں ان کی نجات کے لئے دعا کریں گے تو وہ بھی مقبول ہو جائے گی۔ جیسے کہ احادیث اس پر شاہد ہیں۔ دوسری تقدیر پر یہ مطلب ہے کہ امت کی دنیوی و اخروی بہبودی کے لئے آپ نے جو دعا کی وہ مقبول ہو گئی +

انتباہ:۔ مفتاح العلوم کی پہلی جلد جب اطراف ملک میں شائع ہوئی۔ اور ہر طبقہ و جماعت کے لوگوں کو اس کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ تو ایک دوست نے راقم کو ایک خاص شعر کے متعلق لکھا کہ مثنوی کے اس شعر اور اس کی شرح سے جو آپ نے لکھی ہے مرزائی لوگ ختم نبوت کے خلاف سند پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو تمہارے مولانا بھی اپنی شرح میں یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سلسلہ نبوت ختم نہیں ہوا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

شعلہا با گوہراں گرداں بود شعلہ آں جانب رود ہم کاں بود

یہ شعر بادشاہ جہود و دیگر کی حکایت کے آغاز میں ہے۔ ہر چند کہ اس شعر اور اس کی شرح سے مرزائیہ قادیانیہ کا اپنے مذہب پر استدلال کرنا ان کی کم فہمی ہے۔ تاہم عوام کی غلط فہمی رفع کرنے کیلئے تیسرے ایڈیشن میں اس مقام کو اور واضح کر دیا گیا ہے یہیں تعجب آتا ہے ان لوگوں کی ستم ظریفی پر جو ایک مصنف کے مسلمہ و مشہور عقیدہ اور اس کے واضح و روشن مسلک کے خلاف کوئی بات اپنے مذہب کی تائید میں استنباط کرنے لگتے ہیں حقیقت میں یہ لوگ جس طرح خدا سے شرم کرنے میں بے نیاز ہیں۔ اسی طرح دنیا کی شرم سے بھی مستغنی ہیں۔ اب تو دیانت کر چاہیے کہ مثنوی کے ان اشعار میں جو آگے آتے ہیں۔ یہ معلوم کر لیں کہ مولانا کا عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں کیا ہے +

بہرِ ایں خاتم شدست او کہ بجود مثلِ او نے بود نے خواہند بود

ترجمہ:۔ آپ خاتم (النبیین) اسی لئے ہوئے ہیں۔ کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا۔ اور نہ (آئندہ آپ کی مثل) ہوں گے +

بہر این خاتم شدست او کہ بجود مثل او نے بود نے خواہند بود

ترجمہ:- آپ خاتم (النبیین) اسی لئے ہوئے ہیں۔ کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا۔ اور نہ (آئندہ آپ کی مثل) ہوں گے۔

چونکہ در صنعت برد استاد دست نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

ترجمہ:- جب کوئی اُستادِ (فن) کسی صنعت میں فائق ہوتا ہے۔ تو کیا تم (اس کو بطور مدح یہ) نہیں کہتے کہ (یہ) صنعت تم پر ختم ہے۔

در کشادِ ختمہا تو خاتمی در جہانِ روح بخشاں حاتمی

ترجمہ:- (اسی طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عرض کرو کہ یا حضرت ما فداک امی وابی) آپ ان مہروں کے کشاد کرنے میں خاتم ہیں۔ اور (ایمان وعرفان کی) روح بخشنے والوں کے عالم میں حاتم ہیں۔

مطلب:- ایمان وعرفان کی روح بخشنا انبیاء علیہم السلام کا کام ہے جس طرح حاتم طائی سیم وزر بخشنے میں تمام سخیوں سے افضل تھا۔ اسی طرح آپ کمالاتِ باطن کی دولت بخشنے میں تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

(مفتاح العلوم ، شرح مثنوی مولانا روم ، جلد 15 ، دفتر 6 ، حصہ اوّل ، صفحہ 56-57)

حضرت مولانا رومیؒ لکھتے ہیں:۔ آپ خاتم (النبیین) اس لئے ہوئے ہیں کہ فیض رسانی میں نہ کوئی آپ کا مثل ہوا۔ اور نہ آئندہ (آپ کی مثل) ہوں گے۔ جب کوئی اُستادِ (فن) کسی صنعت میں فائق ہوتا ہے تو کیا تم (اس کو بطور مدح یہ) نہیں کہتے کہ (یہ) صنعت تم پر ختم ہے۔

Hazrat Maulana Rumi says:- "The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him was the Khatam because no one had ever been like him, before, nor shall there be one after him. When an artist excels others in art, do not say "The art has ended with you."

(Miftah ul Ulum vol 15 page 56-57)

Hadhrat Maulana Rumi sagt: "Er war das Siegel (der Propheten), weil nie jemand in solchem Maße Segnungen austeilen konnte, wie er, noch wird das einer jemals können. Wenn der Meister einer Kunst sein Feld beherrscht, sagst du nicht zu ihm als Kompliment: "Diese Kunst ist mit dir vollendet."

(Miftah ul Ulum Bd 15 Seite 56-57)

مثنوی مولوی معنوی ہست قرآں در زبان پہلوی

مفتاح العلوم

تیرہویں جلد

شرح مثنوی مولانا رومؒ

دفتر پنجم حصہ پہلا

از

عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد نذیر صاحب عرشی نقشبندی مجددی

شیخ غلام علی اینڈ سنز قریشی بک ایجنسی

تاجران کتب لاہور تاجران کتب لاہور

ترجمہ اس (عقل کل والے) نے شکار بن کر شکاری کی خوبی دیکھی۔ اور اس (عقل جزوی والے) نے شکار بنانے کے لئے خود شکار ہونے کا غم اٹھایا۔

مطلب۔ مرد خدا یا عقل کل نے حق تعالے کا شکار بن کر اور اس کے دام عشق میں مقید ہو کر صیاد کا حسن دیکھا اور خود اس کا صیاد بن گیا۔ یعنی وہ متخلق باخلاق اللہ اور خلیفۃ حق بن گیا۔ پس اس کا حکم تمام کائنات میں نافذ ہو گیا بخلاف اس کے دنیادار یا عقل جزوی والا مخلوق خدا کو اپنی کمند تسخیر اور دام تزویر میں مقید کرنے کی وجہ سے خود اس شغل بے ثمر کا شکار ہو گیا چنانچہ جیسے کہ مقاصہ ہیں تو خود را صید ہے کردی مدام۔ کہ شد ی محبوس و محروم ز کام

آں ز خدمت تا ز مخدومی بیافت وین ز مخدومی ز راہ عز بتافت

ترجمہ اس (مرد خدا) نے خدمت کے ذریعہ مخدومی کی شان حاصل کی۔ اور یہ (دنیادار) مخدومی (کے غرور) کے باعث عزت کی راہ سے پھر گیا۔

آں ز فرعونی اسیر آب شد وز اسیری سبطی از ارباب شد

لغات۔ سبطی۔ اسرائیلی یعنی اسرائیل کا آدمی۔ ارباب۔ سردار۔ مخادیم۔

ترجمہ وہ فرعونیت کی وجہ سے پانی میں غرق ہو گیا۔ اور اسرائیلی قیدی ہو جانے کے باعث مخدوموں میں سے ہو گیا

لعب معکوس ست و فرزین بند سخت حیلہ کم کن کار اقبال ست و بخت

لغات۔ فرزین بند۔ فرزین شطرنج کا سب سے زیادہ طاقتور مہرہ ہوتا ہے۔ فرزین بند سے بازی شطرنج کی وہ چال مراد ہے جس میں فرزین پیادہ کی تقویت سے جو اس کے پیچھے ہوتا ہے حریف کے مہرہ کو آگے آنے نہ دے کیونکہ اگر حریف کا مہرہ پیادہ کو مارے گا تو فرزین اس کا انتقام لے گا۔ گہری چال۔ ریشہ دوانی۔ یا سخت رکاوٹ۔

ترجمہ (یہ) الٹا کھیل ہے۔ اور سخت گہری چال ہے۔ (اس کے مقابلہ میں کوئی) حیلہ نہ کرو۔ کیونکہ یہ اقبال و نصیب کا معاملہ ہے (جو اپنے اختیار سے باہر ہے)

بر خیال حیلہ کم تن تار را کہ غنی رہ کم دہد مکار را

ترجمہ حیلہ کے خیال سے (مکر و فریب کی) تانی نہ تنو۔ کیونکہ (خداوند) غنی مکار کو بار یاب نہیں کرتا۔

مکر کن در راہ نیکو خدمتی تا نبوت یابی اندر امتی

ترجمہ حسن خدمت کی راہ میں تدبیر کرو تاکہ تم امتی ہو کر نبوت کے کمالات پاؤ۔

مطلب۔ شعر کے الفاظ امتی میں یائے مصدری یعنی امت ہونا۔ مگر ترجمہ میں یہ لفظ ضرورۃً بجائے نسبت استعمال ہوا ہے۔ نبوت یابی سے کمالات نبوت کا حصول مراد ہے۔ اور ان کا حصول امتی کے نبی بن جانے کو اس سے نبی کا نبی ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ نبی کے لئے کمالات نبوت اصالۃً ثابت ہوتے ہیں اور امتی کے لئے تبعاً فید التبلیغ

من ا لکر نجدت فی کتب السلوک النقشبندی۔

چوں کہ دستِ خود بدستِ او دہی — پس ز دستِ آکلاں بیروں جہی

ترجمہ جب تم اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ (بیعت کے لئے) دے دو گے۔ (اور اس کی ہدایات پر عمل بھی کرو گے) تو پھر تم (شیطان لعین۔ نفس امارہ۔ اور وساوس و خواطر وغیرہ کے) درندوں سے صاف بچ جاؤ گے۔

دستِ تو از اہلِ آں بیعت شود — کہ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ بود

ترجمہ پھر تمہارا ہاتھ اُن بیعت (رضوان) والوں (کے ہاتھوں) میں سے ہو جائے گا جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔
مطلب:۔ مرشد کامل کی بیعت گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت ہے۔ اور اس بیعت کرنے والے کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ سلسلہ بیعت خواہ کسی خانوادہ میں ہو۔ اس کی انتہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہے۔ مرشد کا ہاتھ اپنے مرشد کے ہاتھ سے جڑ چکا ہے۔ اور اس مرشد کا ہاتھ اپنے مرشد کے ہاتھ سے۔ اسی طرح یہ سلسلہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ اور ان ہر دو حضرات کے ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے مل چکے ہیں۔ اس لحاظ سے مرشد کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دینا گویا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے ہاتھ ملانا ہے۔ دوسرے مصرعہ میں بیعت رضوان کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ کلمات آیت قرآنیہ سے مقتبس ہیں۔ اس بیعت کا مفصل ذکر مفتاح العلوم جلد چہارم کے اوائل میں گذر چکا ہے۔

چوں بدادی دستِ خود در دستِ پیر — پیرِ حکمت کو علیم ست و خبیر

ترجمہ جب تم اپنا ہاتھ (مرشد) کامل کے ہاتھ میں دے دو گے۔ تو (دیکھو لو گے۔ کہ) وہ پیر حکمت (و دانائی) کا معلم ہے۔ کیونکہ وہ صاحب حکمت ہے۔ اور باخبر ہے۔
مطلب:۔ اب جو تم کو اپنی عقل و دانائی پر ناز ہے۔ تو مرشد کی بیعت کرنے سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ تمہاری عقل اس سے درس حکمت پانے کی کس قدر محتاج تھی۔ ؎

حافظ رح — از زوال تخشی بیطے زنم پیش تو دم — زانکہ در اوج فزائی چو دست قاہریت

کو نبیِ وقتِ خویش ست اے مرید — زاں کہ او نورِ نبی آمد پدید

ترجمہ کیونکہ اے مرید وہ (مرشد کامل) اپنے عہد کا نبی ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے۔
مطلب:۔ چونکہ مرشد نبی کی تعلیمات کو شائع کرنے اور ان پر عمل کرنے والا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ گویا نبی کا نور ہے۔ کیونکہ اس سے وہی روشنی پھیلتی ہے جو نبی کی بعثت سے مقصود ہے۔ پہلا مصرعہ اس حدیث کے مضمون پر مشتمل ہے۔ کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنی قوم میں ایسا ہے۔ جیسے نبی اپنی امت میں۔ تمییز الطیب میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کو ابن حبان نے ضعیف حدیثوں میں درج کیا ہے۔ اور وہ ابو رافع سے مرفوعاً مروی ہے۔ اور کہا ہے وھذا موضوع۔ ابن تیمیہ اور ابن حجر اس کے موضوع ہونے پر یقین کیا ہے۔ (انتہی)

حدیث الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ

مکر کن در راہِ نیکو خدمتی ۔ تا نبوت یابی اندر امتی

ترجمہ: حسن خدمت کی راہ میں تدبیر کرو تاکہ تم امتی ہو کر نبوت کے کمالات پاؤ۔

کو نبیِ وقتِ خویش است اے مرید ۔ زاں کہ او نورِ نبی آمد پدید

ترجمہ: کیونکہ اے مرید وہ (مرشد کامل) اپنے عہد کا نبی ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے۔

(مفتاح العلوم، شرح مثنوی مولانا روم، جلد 13، دفتر 5، حصہ اوّل، صفحہ 98, 152)

حضرت مولانا رومیؒ لکھتے ہیں:۔ حُسنِ خدمت کی راہ میں تدبیر کرو تاکہ تم امتی ہو کر نبوت کے کمالات پاؤ۔ کیونکہ اے مرید! وہ (مرشد کامل) اپنے عہد کا نبی ہے۔ اس لئے کہ وہ صاف طور پر نبی کا نور ہے۔

Maulana Rumi says:-Strive hard in the path of virtue in a manner so that you may be blessed with prophethood while you are still a follower.

(Miftah ul Ulum, Vol: 13, Page: 98,152)

Maulana Rumi sagt: "Mühe dich auf dem Wege des Guten / Damit du - als ein Gefolgsmann des Heiligen Propheten[saw] - Prophetenschaft erlangst;
Denn, O Schüler, er ist der Prophet seiner Zeit / Weil er das Licht des vollkommenen Propheten wiederspiegelt."

(Miftah ul Ulum Bd. 13, Seite 98,152)

3

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (النور:56)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دیگا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

Sura 24:56 Allah has promised to those among you who believe and do good works that He will surely make them Successors in the earth, as He made Successors from among those who were before them; and that He will surely establish for them their religion which He has chosen for them; and that He will surely give them in exchange security and peace after their fear: They will worship Me, and they will not associate anything with Me. Then whoso is ungrateful after that, they will be the rebellious.

Sura 24:56 Verheißen hat Allah denen unter euch, die glauben und gute Werke tun, dass Er sie gewißlich zu Nachfolgern auf Erden machen wird, wie Er jene, die vor ihnen waren, zu Nachfolgern machte; und dass Er gewißlich für sie ihre Religion festigen wird, die Er für sie auserwählt hat; und dass Er gewißlich ihren (Stand), nach ihrer Furcht, in Frieden und Sicherheit verwandeln wird: Sie werden Mich verehren, (und) sie werden Mir nichts zur Seite stellen. Wer aber hernach undankbar ist, das werden die Empörer sein.

مُسنَد
الإمام أحمد بن حنبل

وَبهامشه
منتخب كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال

المجلد الرابع

دار صادر
بيروت

ستفتحونها (طب) عن عدى بن حاتم * ليأتين على الناس زمان تسير الظعينة من مكة الى الحيرة لا تأخذ أحد بخطام راحلتها وليأتين على الناس زمان يمشى الرجل على كفه ذهبا يتصدق به لا يقبل منه (طب) عن عدى بن حاتم * ياعدى لا تزدرين أصحابى وليفتحن كنوز كسرى والتخرجن الظعينة من الحيرة فى جوار هذا البيت وليشاحن على هذا المال فى أول النهار ثم يطارح فى آخره فلا يقبله أحد (طب) عن عدى ابن حاتم * بعث الله عز وجل اليه يعنى الى كسرى ملكا فأخرج يده من سور (٢٧٣) جدار بيته الذى هو فيه تلألأ نورا فلما رآها فزع فقال لم ترع يا كسرى ان الله قد بعث رسولا وأنزل عليه كتابا فاتبعه تسلم لك دنياك وآخرتك قال سأنظر ابن اسحق وابن أبى الدنيا وابن النجار عن الحسن البصرى عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم قالوا يا رسول الله ما حجة الله على كسرى فيك قال فذكره * رأيت كأنما فى يدى سوارين من ذهب فكرهتهما فنفختهما فذهبا كسرى وقيصر (ش) عن الحسن مرسلا * اليوم انتقضت العرب ملك العجم تاله يوم ذى قار بقى فى مسنده (خ) فى التاريخ وابن السكن والبغوى وابن قانع عن بشير بن زيد وقيل يزيد الضبعى وكان قد أدرك الجاهلية قال البغوى ولم أسمع ببشير بن زيد الا فى هذا الحديث * انى خرجت أنا وصاحبى هذا يعنى أبا بكر ليس لنا طعام الا البرير يعنى الاراك حتى قدمنا على اخواننا من الانصار فآسونا فى طعامهم وكان طعامهم التمر وأيم الله لو أجد لكم الخبز واللحم لأطعمتكموه ولكنكم لعلكم أن تدركوا زمانا أو من أدركه منكم يغدى على أحدكم بجفنة ويراح عليه بأخرى ويستر أحدكم بيته كما تستر الكعبة هناد عن سعيد بن هشام * انكم ستقاتلون قوما فتظهرون عليهم فيتقونكم بأموالهم دون أنفسهم وأموالهم ويصالحونكم على صلح فلا تأخذوا منهم فوق ذلك فانه لا يحل لكم البغوى عن رجل من جهينة * انكم ستجندون أجنادا ويكون لكم ذمة وخراج وأرض يفتحها الله لكم منها ما يكون على شفير البحر مدائن وقصور فمن أدركه

فيهاء ؤمنا ثم يمسى كافرا ويمسى مؤمنا ثم يصبح كافرا يبيع أقوام خلاقهم بعرض من الدنيا يسير أو بعرض الدنيا قال الحسن والله لقد رأيناهم صورا ولا عقول أجساما ولا أحلام فراش نار وذبان طمع يغدون بدرهمين ويروحون بدرهمين يبيع أحدهم دينه بثمن العنز **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا على بن عاصم عن خالد الحذاء عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال جاءت امرأة الى النعمان بن بشير فقالت ان زوجها وقع على جاريتها فقال سأقضى فى ذلك بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت أحللتها له ضربته مائة سوط وان لم تكونى أحللتها له رجمته **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا سليمان بن داود الطيالسى حدثنى داود بن ابراهيم الواسطى حدثنى حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كنا قعودا فى ٧ المسجد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان بشير رجلا يكف حديثه فجاء أبو ثعلبة الخشنى فقال يا بشير ابن سعد أتحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الامراء فقال حذيفة أنا أحفظ خطبته فجلس أبو ثعلبة فقال حذيفة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء ان يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء الله أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعها اذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا جبرية فتكون ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها اذا شاء ان يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت قال حبيب فلما قام عمر بن عبد العزيز وكان يزيد بن النعمان بن بشير فى صحابته فكتبت اليه بهذا الحديث أذكره اياه فقلت له انى أرجو ان يكون أمير المؤمنين يعنى عمر بعد الملك العاض والجبرية فأدخل كتابى على عمر بن عبد العزيز فسر به وأعجبه **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا يونس ثنا ليث عن يزيد بن أبى حبيب عن خالد بن كثير الهمدانى انه حدثهان السرى بن اسمعيل الكوفى حدثهان الشعبى حدثهانه سمع النعمان بن بشير يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن الزبيب خمرا ومن التمر خمرا ومن العسل خمرا وأنا أنهى عن كل مسكر **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا حسن وبهز المعنى قالا ثنا حماد ابن سلمة عن سماك بن حرب عن النعمان بن بشير قال أظنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سافر رجل بأرض تنوفة قال حسن فى حديثه يعنى فلاة فقال تحت شجرة ومعه راحلته وعليها سقاؤه وطعامه فاستيقظ فلم يرها فعلا شرفا فلم يرها ثم علا شرفا فلم يرها ثم التفت فاذا هو بها تجر خطامها فما هو بأشد بها فرحا من الله بتوبة عبده اذا تاب قال بهز عبده اذا تاب اليه قال بهز قال حماد أظنه عن النبى صلى الله عليه وسلم **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا عفان ثنا أبو عوانة عن ابراهيم بن محمد بن المنتشر عن أبيه عن حبيب بن سالم عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ فى العيدين والجمعة بسبح اسم ربك الاعلى وهل أتاك حديث الغاشية وربما اجتمعا فى يوم واحد فقرأ بهما وقد قال أبو عوانة وربما اجتمع عيدان فى يوم **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا سفيان ثنا مجالد قال سمعت الشعبى قال سمعت النعمان بن بشير يقول وكان أميرا على الكوفة نحلنى أبى غلاما فأتيت النبى صلى الله عليه وسلم لاشهده فقال أكل ولدك نحلت قال لا قال فانى لا أشهد على جور **حدثنا** عبد الله حدثنى أبى ثنا سفيان عن مجالد عن الشعبى سمع من النعمان بن بشير سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول مثل المدهن والواقع فى حدود الله قال سفيان مرة القائم فى حدود الله مثل ثلاثة ركبوا فى سفينة فصار لاحدهم أسفلها وأوعرها وشرها فكان

فقال حذیفة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون النبوة فیکم ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها اذا شاء ان یرفعها ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة فتکون ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها اذا شاء الله أن یرفعها ثم تکون ملکا عاضا فیکون ما شاء الله ان یکون ثم یرفعها اذا شاء أن یرفعها ثم تکون ملکا جبریة فتکون ما شاء الله ان تکون ثم یرفعها اذا شاء ان یرفعها ثم تکون خلافة علی منهاج النبوة ثم سکت
(مسند احمد بن حنبل ، جلد 4 ، زیر عنوان حدیث نعمان بن بشیر ، صفحہ 273)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت کا زمانہ رہے گا پھر خلافت نبوت کے طریق پر قائم ہوگی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا پھر وہ ختم ہو جائے گی اور بادشاہت کا دروازہ کھل جائیگا اور یہ کچھ عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کھلا رہے گا۔ پھر اس کے بعد جابر حکومتیں شروع ہو جائینگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو ختم کر دیگا اور اس کے بعد دوبارہ نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔

The Holy Prophet, peace and blessing be upon him said:- "Prophetic period will remain with you as long as Allah wills that it remains, then Allah the Supreme will lift it; then will emerge Caliphate based on the prophetic standard of values and remain as long as Allah wills that it remain; then Allah will lift it; then will start cruel government and remain so long as Allah wills that it remain; then Allah will lift it; then will start conscriptional monarchy and remain so long as Allah wills that it remain; then Allah will lift it; then will emerge Caliphate based on the Prophetic standard of values. Then he became silent.

(Musnad Ahmad bin Hunbal vol 4 page 273)

Hazrat Husaifa (Möge Allah Gefallen an ihm haben) berichtet, dass der Heilige Prophet[saw] sagte: Die Ära des Prophetentums wird solange währen, wie es Gottes Wille ist; dann folgt die Ära des Khilafats. In jener Ära werden die Werte des Prophetentums weitergepflegt. Sie wird solange bestehen, wie es Gottes Wille sein wird. Dann wird auch diese zu Ende gehen und die Zeit der Monarchie beginnen, und auch sie wird solange Bestand haben, wie es der Wille Gottes sein wird. Dann wird die Zeit der Tyrannei einsetzen, und Gott wird auch sie beenden. Schließlich wird wieder die Ära des Khilafats anbrechen, in der Art und Weise des Prophetentums." Alsdann schwieg er.

(Musnad Ahmad bin Hanbal Bd 4 Seite 273)

قال اللہ تبارک و تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر

اقتراب الساعۃ

نواب صدیق
حسن خان
صاحب

طبع فی مطبعۃ سعید المطابع الکائنۃ

کیا جاوے جس سے صریح نقصان عقل ناقل نقل مذکور معلوم ہوتا ہے تو ایک
مستقل کتاب بنتی ہے مگر مین نے بفحوائے قول خدا خذ العفو وأمر بالعرف
واعرض عن الجاہلین اوس سے اعراض کیا یہہ قول اِس قائل کا باطل ہے بلکہ کفر
ہے حدیث لاوحی بعد موتی بے اصل ہے ہان لا نبی بعدی آیا ہے اسکے
معنی نزدیک اہل علم کے یہہ ہین کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا سُبکی نے
اپنی تصنیف مین صراحت کی ہے اِسبات کی کہ عیسے علیہ السلام ہمارے ہی نبی کی
شریعت کا حکم دینگے قرآن و حدیث کے روسے اِس سے یہہ امر راجح سمجہا جاتا ہے
کہ وہ سنت کو جناب نبوت سے بطریق مشافہہ کے بغیر کسی واسطہ کے یا بطریق وحی
والہام کے حاصل کرینگے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب اُنہون نے بہت
حدیثین روایت کرنا شروع کیا اور لوگون نے انپر انکار کیا تو اونہون نے
کہا اگر عیسے بن مریم میرے مرنے سے پہلے اوترین اور مین اونکو حدیث کی روایت
کرون رسول خدا صلعم سے تو وہ میری تصدیق کرین گے یہہ دلیل ہے اس بات پر
کہ وہ عالم جمیع علوم سنت نبی صلعم کے ہونگے اونکو اِسکی حاجت نہوگی کہ وہ سنت کو
کسی امتی سے اخذ کرین یہانتک کہ ابو ہریرہ جنہون نے خود جناب رسالت سے احادیث
کو سنا ہے وہ بہی محتاج اون کی تصدیق کے ہین انتہی مین کہتا ہون اِس تکلف
کی کیا ضرورت ہے کہ وہ بلا واسطہ علم سنت کو مشافہۃً حاصل کرین گے کوئی حدیث مرفوع
اس باب مین اگر ملے تو تو یہہ بات ٹہیک ہے۔ ورنہ قرآن و کتب سنت جو آج دن
مین موجود ہین اور قیامت تک باقی رہینگی دریافت حکم خدا اور رسول کے لئے کافی
ہین اِسکے ہوتے ہوئے بابن سند متصل مرفوع ضرورت اخذ بالمشافہہ کی کیا ہے
مشافہہ بہی اگر ثابت ہو تو عالم مثال یا ارواح مین ہو سکتا ہے نہ اس عالم مین پہر
دلیل کیا ہاں یہہ بات اور ہے کہ اون کو وحی آوے جیسے کہ حدیث نواس بن سمعان

سے حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے ہاں لا نبی بعدی آیا ہے اسکے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا
(اقتراب الساعۃ ، صفحہ 162)

اہل حدیث کے مشہور و معروف مذہبی لیڈر نواب صدیق حسن خاں صاحب کہتے ہیں کہ حدیث لا وحی بعد موتی بے اصل ہے۔ہاں لا نبی بعدی آیا ہے جس کے معنی نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاویگا۔

The famous and well-known religious leader of the Ahl-e-Hadith, Nawab Siddiq Hassan Khan says:- "The Hadith 'There is no revelation after my demise' has no foundation, although LA NABIYYA BA'DEE is quite correct, which, according to the men of letters, means that 'There shall be no prophet after me who shall be raised with a new code of Law which abrogates my Law.'

(Iqtrab ul Saat page 162)

Der berühmte und bekannte religiöse Führer der Ahl-e-Hadith, Nawab Siddiq Hassan Khan, sagt: "Der Hadith "La Wahya Ba'da Mauti" (Es gibt keine Offenbarung nach meinem Tode) hat keine Grundlage: Allerdings ist die Hadith "La Nabiyya Baadi" (Es gibt keinen Propheten nach mir) durchaus richtig, nach Meinung der Gelehrten bedeutet sie: Es wird keinen Propheten nach mir geben, der mit einem neuen Gesetz kommt, das mein Gesetz abschafft."

(Iqtrab ul Saat Seite 162)

اللہ الذی خلق سبع سموٰت ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن

بفضل خالق سموٰت وارضین الٰہ کے مکان و مکین رسالہ مشتملہ بر تحقیق طبقات زمین نافعہ بہر عام و خاص مسمّی بہ

از تصنیف بحر علوم المعقول جامع فنون المنقول مولانا ابو الحسنات محمد عبد الحی لکھنوی دام فیضہ العلی

در مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ باہتمام مولوی محمد ابراہیم انصاری نبیرہ حضرت مولانا مرحوم

بار دوم طبع گردید

۱۶

پس ثابت ہوا کہ اسکو ابن عباس نے کسی یہود سے اخذ کیا **اقول** ابن جریر وغیرہ نے اس حدیث کو
یوں روایت کیا ہے قال ابن عباس فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من الخلق اور ابن حجر نے فتح
الباری میں لکھا اسنادہ صحیح اور کلمہ ما علی الارض کا عام ہے پس معلوم ہوا کہ مثل موسیٰ بھی ان طبقات میں ہوگا اور نبی
کنبیکم یا عیسیٰ کعیسیٰ یا نوح کنوح سے نہیں مستفاد ہے کہ ہر طبقہ میں ایک ایک نبی انہی انبیاء کے جمیع صفات
کمالیہ میں تھی تا نہ ذکر کرنا موسیٰ کا دلالت کرے کہ یہ قول یہودی کا ہے بلکہ اتنا قدر مفہوم ہوتا ہے کہ ہر طبقہ میں ایک
نبی انہی انبیاء کے تھے اگرچہ مشابہت بعض صفات میں قال البعض یہ حدیث ابن عباس مخالف
قرآن ہے کیونکہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور خبر احاد مخالف قرآن کے باطل ہے **اقول**
یہ حدیث اگر ثبت اس امر کے ہو کہ ہر طبقہ میں ایک ایک نبی آنحضرت کے زمانے میں صاحب شرع جدید اور نبی مستقل تھا
تو البتہ مخالف ہوگی حالانکہ یہ امر اس سے مستفاد نہیں پس جائز ہے کہ او اخر سلاسل تحتانیہ آنحضرت کے زمانے کے قبل ہو گئے
ہوں یا آنحضرت کے زمانہ میں ہوکے متبع شریعت محمدیہ ہوئے ہوں کیونکہ بعد آنحضرت کے یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی
کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے چنانچہ ملا علی قاری رسالہ موضوعات میں زیر حدیث
لو عاش ابراہیم لکان نبیاً کے لکھتے ہیں ای لو عاش لکان من اتباعہ کعیسیٰ وخضر والیاس فلا ینافی قولہ تعالیٰ
خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ انتہی اور حافظ ابن حجر اصابہ فی احوال الصحابہ میں
لکھتے ہیں استدل بعضہم علی موت الخضر لقولہ علیہ السلام لا نبی بعدی وبسط ابن وحیۃ القول فی ذالک وتعقب
بعیسیٰ فانہ نبی قطعاً وثبت انہ ینزل الی الارض فی آخر الزمان ویحکم بشریعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجب حمل
النفی علی انشاء النبوۃ لکل احد من الناس لا علی نفی وجود نبی کان قد نبی قبل ذلک انتہی قال البعض
اہل اسلام کا یہ قول ہے کہ طبقات زمین کے باہم متصل ہیں اور اس اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ طبقات جدا
جدا ہیں پس یہ اثر باطل ہے۔ **اقول** اتصال طبقات زمین مذہب علمائے ہیئت کا ہے اور وہ مردود
ساتھ احادیث صحیحہ کے کہ دلالت کرتی ہیں انفصال پر جامع ترمذی میں ابو ہریرہ سے مروی ہے قال کنا جلوساً
مع رسول اللہ فمرت سحابۃ فقال اتدرون ما ہذہ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ یسوقہا اللہ الی اہل
لا یعبدونہ ولا یشکرونہ ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فوق ذلک موج مکفوف
وسقف محفوظ ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فوق ذلک سما ہل تدرون ما فوق

کیونکہ بعد آنحضرت صلعم یا زمانے میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے

(دافع الوسواس فی اثر ابن عباس ، صفحہ 16)

حضرت مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں: کیونکہ بعد آنحضرت ﷺ یا زمانے میں آنحضرت ﷺ کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرعِ جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

Hazrat Maulana Abul Hasanat Abdul Hayee says:- "After the demise of the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, or even during his own lifetime, it is not an impossibility for someone to be exalted to the position of a simple prophet. But a prophet with a new Law is, indeed, forbidden."

(Dafe alWasawis fi Athar ibn Abbas page 16)

Hazrat Maulana Abul Hasanat Abdul Hayee sagt: "Nach dem Tode des Heiligen Propheten[saw] und sogar während seiner Lebzeit war und ist es nicht unmöglich, dass jemand auf den Rang eines einfachen Propheten erhoben wird. Aber dass ein Prophet mit neuem Gesetz erscheinen wird, ist unmöglich."

(Dafe alWasawis fi Athar ibn Abbas Seite 16)

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ؕ

الحمدللہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب مدظلہ

نانوتویؒ مزیل التباس اور موضع اثر ابن عباسؓ مسمّٰی بہ

تحذیر الناس

از حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

ختم نبوت اور فضیلت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کے موضوع پر نہایت جامع و محققانہ کتاب

مع تکملہ

از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی در بارۂ قول ابن عباسؓ جو در منثور وغیرہ میں ہے۔ ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراھیم کابراھیمکم و عیسیٰ کعیسٰکم و نبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے۔ اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں۔ اور ہر طبقے میں مخلوق خدا ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلعم کے ثابت نہیں۔ اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے۔ کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلعم کے ہوں اس لیے کہ اولاد آدم جس کا ذکر ولقد کرمنا بنی آدم میں ہے۔ اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقہ کے آدم کی اولاد ہے۔ بالاجماع اور ہمارے حضرت صلعم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلا شبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے۔ پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں۔ آپ کے مماثل کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا۔ میرا اصرار اس تحریر پر نہیں پس علماء شرع سے استفتاء یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو محتمل ہیں یا نہیں۔ اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت سے ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین و سید المرسلین و آلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنے خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیا

سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا
کہ تقدم یا تأخر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول
اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف
کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ
خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے
کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے
آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ
اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا
اوروں کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا
احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں ۱؎ اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔
باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل
جھوٹے دعوی کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ میں کیا تناسب تھا
جو ایک دوسرے پر عطف کیا اور ایک مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار
دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں
متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقعے تھے۔ بلکہ
بنا خاتمیت اور بات پر ہے۔ جس سے تأخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا
ہے۔ اور افضلیت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف
بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف بالعرض
کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی
ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب
اور استعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر
آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف

۱؎ اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرنے میں ۱۲

اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیساکہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلعم اور اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپکی افضلیت ثابت ہوجائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا منبت خاتمیت ہے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنے مخالف روایۂ ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ حسب مزعوم منکران اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس اثر کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادحہ فی الصحۃ نہیں دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف جملۂ خاتم النبیین ہے۔ اور علت تھی تب یہی تھی۔ اگر اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے مگر آج تک نہ کسی نے ایسی آیہ و حدیث سنی نہ مدعیوں نے پیش کی علےٰ ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے آج تک سوا مخالفت مضمون مذکور کسی نے کوئی وجہ قادح فی الاثر المذکور پیش نہیں کی اور فقط احتمال بے دلیل اس باب میں کافی نہیں ورنہ بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی اس حساب سے شاذ و معلل ہوجائیں گی۔ اور نیز یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ یہ تاویل کہ یہ اثر اسرائیلیات سے ماخوذ ہے۔ یا انبیاء اراضی ماتحت سے مبلغان احکام مراد ہیں ہرگز قابل التفات نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ باعث تاویلات مذکورہ فقط یہی مخالفت خاتمیت تھی۔ جب مخالفت ہی نہیں تو ایسی تاویلیں کیوں کیجے جن مدلول معنے مطابقی سے کچھ علاقہ ہی نہیں باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل کو نہ مانئے تو ان کی تحقیر نعوذ باللہ لازم آئے گی۔ یہ انہیں لوگوں کے خیال میں آسکتی ہے جو بڑوں کی بات فقط از راہ بے ادبی نہیں مانا کرتے۔ ایسے لوگ اگر ایسا سمجھیں تو بجا ہے المرء یقیس علی

تحذیر الناس، صفحہ (4, 5, 34)

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فرماتے ہیں:۔" عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہو گی۔"(تحذیر الناس، صفحہ 4-5)

مولانا موصوف مزید فرماتے ہیں:۔" اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" (تحذیر الناس، صفحہ 34)

Maulana Muhammad Qasim of Nanauta states: According to the layman the Messenger of Allah, peace and blessings on him, being the KHATAM (seal), is supposed to have appeared after all the previous prophets. But men of understanding and the wise know it very well that being the first or the last, chronologically, does not carry any weight. How could, therefore, the words of the Holy Qura'n: ''But he is the Messenger of Allah and the seal of the Prophets'' (33:41) glorify him? But I know very well that none from among the Muslims would be prepared to agree with the common men.

(Tahzir ul Naas page 4-5)

He states further: If we accept this view it shall not at all contravene his finality, even though someone in the future does rise to the high status of prophethood.

(Tahzir ul Naas page 34)

Maulana Muhammad Qasim aus Nanauta stellt fest: "Der Laie sagt, dass der Gesandte Allahs[saw], der das KHATAM (Siegel) ist, angeblich nach allen früheren Propheten erschienen ist. Doch die Menschen mit Verstand und Weisheit wissen sehr wohl, dass es keine Rolle spielt, zeitlich der Erste oder der Letzte zu sein. Wie könnten denn die folgenden Worte des Heiligen Qur-ân, "sondern der Gesandte Allahs und das Siegel der Propheten" (33:41), ihn verherrlichen? Ich bin mir im Klaren, dass niemand unter den Muslimen bereit sein würde, mit der Meinung der gewöhnlichen Menschen übereinzustimmen."

(Tahzir ul Naas page 4-5)

Er stellt weiter fest: "Wenn wir diese Ansicht annehmen, so wird sie nicht im Widerspruch zu seiner Endgültigkeit stehen, auch dann nicht, wenn jemand in Zukunft den hohen Rang des Prophetentums erreichte."

(Tahzir ul Naas Seite 34)

وانك لعلى خلق عظيم

الجزء الاول

من

كفاية الطالب اللبيب • في خصائص الحبيب

• المعروف •

بالخصائص الكبرى

للشيخ الامام العلامة الهمام حافظ عصره • ووحيد دهره • ابي الفضل جلال الدين

عبد الرحمن بن ابي بكر السيوطي الشافعي المتوفى سنة احدى عشرة وتسع مائة

تغمده الله تعالى بالرحمة والرضوان واسكنه فسيح الجنان

الناشر

المكتبة النورية الرضوية ◎ لائلپور پاکستان

ويَنهون عن المنكر ويؤمنون بالكتاب الاول والكتاب الآخر ويقاتلون اهل الضلالة حتى يقاتلوا الاعور الدجال فقال موسى رب اجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم ۔ قال كعب فانشدك الله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب اني اجد امة هم الحمادون رعاة الشمس المحكمون اذا ارادوا امرا قالوا نفعله ان شاء الله فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم ۔ قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب اني اجد امة اذا اشرف احدهم على شرف كبر الله واذا هبط وادياً حمد الله ۔ الصعيد لهم طهور والارض لهم مسجد حيث ما كانوا يتطهرون من الجنابة طهورهم بالصعيد كطهورهم بالماء حيث لا يجدون الماء غر محجلون من آثار الوضوء فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم ۔ قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال رب اني اجد امة مرحومة ضعفاء يرثون الكتاب واصطفيتهم فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات ولا اجد احدا منهم الا مرحوما فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم ۔ قال كعب انشدك بالله هل تجد في كتاب الله المنزل ان موسى نظر في التوراة فقال يا رب اني اجد في التوراة امة مصاحفهم في صدورهم يلبسون الوان ثياب اهل الجنة يصفون في صلاتهم كصفوف الملائكة اصواتهم في مساجدهم كدوي النحل لا يدخل النار منهم احد الا من برئ من الحسنات مثل ما برئ الحجر من ورق الشجر فاجعلهم امتي قال هم امة احمد قال الحبر نعم ۔ فلما عجب موسى من الخير الذي اعطاه الله محمدا وامته قال ياليتني من امة احمد فاوحى الله اليه ثلاث آيات يرضيه بهن يا موسى اني اصطفيتك على الناس برسالاتي وبكلامي الآية فرضي موسى كل الرضا ۔

واخرج ابو نعيم عن سعيد بن ابي هلال ان عبد الله بن عمرو قال لكعب الاحبار اخبرني عن صفة محمد صلى الله عليه وسلم وامته قال اجدهم في كتاب الله ان احمد وامته حمادون يحمدون الله على كل خير وشر يكبرون الله على كل شرف ويسبحون الله في كل منزل نداؤهم في جو السماء لهم دوي في صلاتهم كدوي النحل على الصخر يصفون في الصلاة كصفوف الملائكة ويصفون في القتال كصفوفهم في الصلاة اذا غزوا في سبيل الله كانت الملائكة بين ايديهم ومن خلفهم برماح شداد اذا احضروا الصف في سبيل الله كان الله عليهم مظلا واشار بيده ۔ كما تظل النسور على وكورها لا يتأخرون زحفا ابدا حتى يحضرهم جبرئيل عليه السلام ۔

واخرج ابو نعيم في (الحلية) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله الى موسى نبي بني اسرائيل انه من لقيني وهو جاحد باحمد ادخلته النار قال يا رب ومن احمد قال ما خلقت خلقا اكرم علي منه كتبت اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات والارض ان الجنة محرمة على جميع خلقي حتى يدخلها هو وامته قال ومن امته قال الحمادون يحمدون صعودا وهبوطا وعلى كل حال يشدون اوساطهم ويطهرون اطرافهم صائمون بالنهار رهبان بالليل اقبل منهم اليسير وادخلهم الجنة بشهادة ان لا اله الا الله قال اجعلني نبي تلك الامة قال نبيها منها قال اجعلني من امة ذلك النبي قال استقدمت واستأخر ولكن ساجمع بينك وبينه في دار الجلال ۔

و اخرج ابو نعیم في (الحلية) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوحى الله الى موسى نبي بني اسرائيل انه من لقيني و هو جاحد باحمد ادخلته النار قال يارب و من احمد قال ما خلقت خلقا اكرم علي منه كتبت اسمه مع اسمي في العرش قبل ان اخلق السموات و الارض ان الجنة محرمة على جميع خلقي حتى يدخلها هو وامته قال و من امته قال الحمادون يحمدون صعودا و هبوطا و على كل حال يشدون اوساطهم و يطهرون اطرافهم صائمون بالنهار رهبان بالليل اقبل منهم اليسير وادخلهم الجنة بشهادة ان لا اله الا الله قال اجعلني نبي تلك الامة قال نبيها منها قال اجعلني من امة ذلك النبي قال استقدمت و استأخر ولكن ساجمع بينك و بينه في دار الجلال ﴿
(الخصائص الکبریٰ جلد 1، صفحہ 12)

ابو نعیم نے "حلیہ" میں حضرت انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد مجتبیٰ کا منکر ہے تو میں اُسے جہنم میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب! احمد کون ہیں؟ فرمایا:۔ "میں نے کسی مخلوق کو اُن سے بڑھ کر مکرم نہیں بنایا۔ اور میں نے اُن کا نام تخلیق آسمان وزمین سے پہلے عرش پر لکھا۔ بلاشبہ میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک وہ اُن کی امت میں داخل نہ ہو۔" موسیٰؑ نے کہا اُن کی امت کیسی ہے؟ فرمایا وہ بہت زیادہ حمد کرنے والی امت ہے جو چڑھتے اور اُترتے ہر حال میں خدا کی حمد کرنے والی ہے۔ وہ اپنی کمریں باندھیں گے اور اعضاء کو پاک کریں گے۔ وہ دن میں روزہ دار اور شب میں ذکر و اذکار اور عبادت گزار ہوں گے اُن کے قلیل عمل کو قبول کروں گا اور لا الہ الا اللہ کی شہادت پر ان کو جنت میں داخل کروں گا عرض کیا اس امت کا نبی مجھے بنا دے؟ فرمایا اس امت کا نبی اُنہیں میں سے ہو گا۔ عرض کیا مجھے اُس نبی کا امتی بنا دے! فرمایا تمہارا زمانہ پہلے ہے اور اُن کا زمانہ آخر میں، لیکن بہت جلد میں تم کو اور ان کو بیت الجلیل میں یک جا کر دوں گا۔

Abu Naeem quoting in Hulya has narrated from Hazrat Anas, Allah be pleased with him, that the Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, has said:- Allah the exalted revealed to Moses, peace be upon him, the Prophet of Israelites, that any person who meets me while denying Ahmad Mujtaba, I shall cast him into Hell. Moses, peace be upon him, enquired, who is Ahmad? Allah said, I have not made any of the creation more honoured than him, and I did write his name on the Throne before the creation of the heaven and earth. No doubt, the entire creation has been barred from Paradise, until it enters in his Ummah. Moses enquired what kind of Ummah he has. Allah said, that Ummah is praising extensively who is eulogizing God in each state of affairs whether progressing or retrogressing. They will grid up their loins and purify their organs.They would keep fasts during day

and shall spend night in remembering God and worshipping Him. I shall accept the least of their action, and shall made them enter Paradise on their bearing witness of ' There is no God but Allah'. Moses begged Allah to make him a Prophet of this Ummah. Allah said, the Prophet of this Ummah would be from among themselves. Moses requested to make him a follower of that Prophet. Allah said, your period is of the past and their age is of the last. However, I shall gather you together with them soon in Baitul Jaleel.

(Al Khasais ul Kubra vol 1 page 12)

In "Hulya" zitiert Abu Naim eine Überlieferung von Hadhrat Anas[ra], wonach der Heilige Prophet[saw] sagte: "Dem Propheten der Juden, Moses[as] offenbarte Gott, Der Erhabene: 'Wenn Mich jemand in dem Zustand trifft, in dem er den Erwählten Ahmad leugnet, so werde Ich ihn in die Hölle führen.' Moses fragte darauf: 'O Gott, wer ist dieser Ahmad? ' Gott sagte: 'Keinem Wesen meiner Schöpfung gebührt mehr Ehre als ihm und sein Name wurde vor der Erschaffung von Himmel und Erde auf den Thron geschrieben. Keiner unter Meiner Schöpfung wird in das Paradies eingehen, solange er nicht zu seiner Gefolgschaft (Umma) gehört. ' Moses fragte: 'Wie ist seine Gefolgschaft? ' Er (Gott) sagte: 'Diese Umma lobpreist Gott in besonderem Maße; sie lobpreisen ihn immer, ob im Zustand des Aufstiegs oder im Zustand des Niedergangs. Sie werden zum Aufbruch bereit sein und ihre Körperteile reinigen. Am Tage werden sie fasten und die Nächte werden sie in Lobpreisung und Anbetung Gottes verbringen. Ich werde jede Tat von ihnen annehmen, mag sie auch noch so klein sein. Und ob ihrer Bezeugung, La ilaha ilallah (niemand ist anbetungswürdig außer Allah), werde ich sie ins Paradies einführen.' Moses bat Gott: 'Mache mich zu einem Propheten dieser Umma!' Gott sagte darauf: 'Ihr Prophet wird aus dieser Umma selbst sein.' Darauf flehte Moses zu Gott: 'Mache mich zu einem der Gefolgsleute dieser Umma.' Gott sagte: 'Deine Zeit liegt vor ihrer Zeit, aber bald werde ich dich mit ihnen im Bait-ul-Jalil (Ein besonderer Platz im Himmel).'"

(Al Khasais ul Kubra Bd 1 Seite 12)

تأليف

الإمام الحافظ خادم السنة وقامع البدعة

جلال الدين عبد الرحمن بن أبى بكر السيوطى

المتوفى سنة ٩١١ هجرية

وبالهامش :

كنوز الحقائق فى حديث خير الخلائق

للامام عبد الرءوف المناوى

القاسى (فر) . أبغض الحلال إلى الله الطلاق (د) . أبغض الخلق إلى الله من آمن ثم كفر (تمام) . أبغض العباد إلى الله من
يقتدى بسيئة المؤمن ويدع حسنته (فر) . (٦) آخر أربعاء فى الشهر يوم نحس مستمر (قط) . آخر سورة نزلت
كاملة براءة (ن) . آخر
وطأة وطئها الله بوج
(حم) . آفة العلم النسيان
(مطين) آفة الكذب
النسيان (مطين) . آكل
كما يأكل العبد وأنا
جالس (كر) . آل القرآن
آل الله (خط) . آمروا
النساء فى بناتهن (د) .
آمن شعر أمية بن أبى
الصلت وكفر قلبه (خط) .
آمين درجة فى الجنة
(فر) . آيبون تائبون
عابدون لربنا حامدون
(حم) . أبخل الناس من
بخل بالسلام (فر) .
أبايعكم على أن لا تسألوا
أحدا شيئا (ط) . ابدءوا
بما بدأ الله به (قط) .
ابدأ بنفسك فتصدق
عليها (م) ابدأ بالرجل
قبل المرأة (ه) . أبردوا
بالطعام فانه أعظم للبركة
(حم) . أبردوا بالطعام
فان الحار لا بركة فيه
(فر) أبشر يا عمار تقتلك
الفئة الباغية (ت) .
أبشر يا على حياتك
وموتك مى (عب) .
أبعد القلوب من الله القلب
القاسى (فر) . أبغض
الناس من الإسلام العباد٧
والروم (فر) . أبغض الحق
إلى الله الطلاق (د) . أبغض الخلق إلى الله من ضن على عياله (فر) أبغض الخلق إلى الله الأله عن
الخصم (ق) أبغض إله عبد عند الله فى الأرض الهوى (ط) . ابكوا فإن لم تبكوا فتباكوا (ض) . ابن أخت القوم منهم (د)

ابنوا المساجد وأخرجوا القمامة منها فمن بنى لله بيتا بنى الله له بيتا فى الجنة وإخراج القمامة منها مهور الحور العين (طب) والضياء فى المختارة عن أبى قرصافة (صح) ✲ أبن القدح عن فيك ثم تنفس. سمويه فى فوائده (هب) عن أبى سعيد ✲ ابن آدم أطع ربك تسمى عاقلا ولا تعصه فتسمى جاهلا (حل) عن أبى هريرة وأبى سعيد (ض) ✲ ابن آدم عندك ما يكفيك وأنت تطلب ما يطغيك ، ابن آدم لا بقليل تقنع ولا بكثير تشبع ، ابن آدم إذا أصبحت معافى فى جسدك آمنا فى سربك عندك قوت يومك فعلى الدنيا العفاء (عد هب) عن ابن عمر (صح) ✲ ابن أخت القوم منهم (حم ق ت ن) عن أنس (د) عن أبى موسى (طب) عن جبير بن مطعم وعن ابن عباس وعن أبى مالك الأشعرى (صح) ✲ ابن السبيل أول شارب يعنى من زمزم (طص) عن أبى هريرة (ح) ✲ أبو بكر وعمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين إلا النبيين والمرسلين (حم ت ه) عن على (ه) عن أبى جحيفة (ع) والضياء فى المختارة عن أنس (طص) عن جابر وعن أبى سعيد ✲ أبو بكر وعمر منى بمنزلة السمع والبصر من الرأس (ع) عن المطلب بن عبد الله ابن حنطب عن أبيه عن جده قال ابن عبد البر وما له غيره (حل) عن ابن عباس (خط) عن جابر ✲ أبو بكر خير الناس إلا أن يكون نبى (طب عد) عن سلمة بن الأكوع ✲ أبو بكر صاحبى ومؤنسى فى الغار سدوا كل خوخة فى المسجد غير خوخة أبى بكر (عم) عن ابن عباس ✲ أبو بكر منى وأنا منه وأبو بكر أخى فى الدنيا والآخرة (فر) عن عائشة (ض) ✲ أبو بكر فى الجنة وعمر فى الجنة وعثمان فى الجنة وعلى فى الجنة وطلحة فى الجنة والزبير فى الجنة وعبد الرحمن بن عوف فى الجنة وسعد بن أبى وقاص فى الجنة وسعيد بن زيد فى الجنة وأبو عبيدة ابن الجراح فى الجنة (حم) والضياء عن سعيد بن زيد (ت) عن عبد الرحمن بن عوف (صح) ✲ أبو سفيان ابن الحرث سيد فتيان أهل الجنة . ابن سعد (ك) عن عروة مرسلا ✲ أتاكم أهل اليمن هم أضعف قلوبا وأرق أفئدة الفقه يمان والحكمة يمانية (ق ت) عن أبى هريرة (صح) ✲ أتانى جبريل بالحمى والطاعون فأمسكت الحمى بالمدينة وأرسلت الطاعون إلى الشأم فالطاعون شهادة لأمتى ورحمة لهم ورجس على الكافرين (حم) وابن سعد على أبى عسيب (صح) ✲ أتانى جبريل فقال بشر أمتك أنه من مات لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت يا جبريل وإن سرق وإن زنى قال نعم قلت وإن سرق وإن زنى قال نعم قلت وإن سرق وإن زنى قال نعم وإن شرب الخمر (حم ت ن حب) عن أبى ذر (صح) ✲ أتانى جبريل فبشرنى أنه من مات من أمتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة فقلت وإن زنى وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق (ق) عن أبى ذر ✲ أتانى جبريل فقال يا محمد كن عجاجا ثجاجا (حم) والضياء عن السائب بن خلاد ✲ أتانى جبريل فقال يا محمد كن عجاجا بالتلبية ثجاجا بنحر البدن . القاضى عبد الجبار فى أماليه عن ابن عمر ✲ أتانى جبريل فأمرنى أن آمر أصحابى ومن معى أن يرفعوا أصواتهم بالتلبية (حم ٤ وحب ك هق) عن السائب ابن خلاد (صح) ✲ أتانى جبريل فقال لى إن الله يأمرك أن تأمر أصحابك أن يرفعوا أصواتهم بالتلبية فانها من شعائر الحج (حم ه حب ك) عن زيد بن خالد (صح) ✲ أتانى جبريل فقال ان ربى وربك يقول لك تدرى كيف رفعت ذكرك قلت الله أعلم قال لا أذكر إلا ذكرت معى (ع حب) والضياء فى المختارة عن أبى سعيد (صح) ✲ أتانى جبريل فى خضر تعلق به الدر (قط) فى الافراد

☆ أبو بكر خير الناس إلا أن يكون نبيٌّ
(الجامع الصغیر ، زیر عنوان حرف الهمزه ، جلد1،صفحہ 6)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں :ابو بکرؓ اس اُمت کا بہترین انسان ہے سوائے اس کے کہ بعد میں کوئی نبی پیدا ہو جائے۔

The Holy Prophet, peace and blessings of Allah be upon him, says:- "Abu Bakr is the best of people except that there be a prophet after me."

(AlJami ul Saghir vol 1 page 6)

Der Heilige Prophet[saw] sagte: "Abu Bakr ist der Beste (in der Umma), es sei denn, es erscheint ein Prophet."

(AlJami ul Saghir Bd 1 Seite 6)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (الاعراف:36)

اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو (آئندہ کے لئے) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ (ماضی کی کسی بات پر) غمگین ہوں گے۔

Sura 7:36 O children of Adam ! if Messengers come to you from among yourselves, rehearsing My Signs unto you, then whoso shall fear God and do good deeds, on them shall come no fear nor shall they grieve.

Sura 7:36 O Kinder Adams, wenn zu euch Gesandte kommen aus eurer Mitte, die euch Meine Zeichen verkünden - wer dann gottesfürchtig ist und gute Werke tut, keine Furcht soll über sie kommen, noch sollen sie trauern.

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (اٰل عمران:82)

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب اللہ نے (اہل کتاب سے) سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت مَیں تمہیں دوں پھر تمہارے پاس کوئی (ایسا) رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (اور) فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میری (طرف سے) ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ (اور) انہوں نے کہا تھا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں، فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے (ایک گواہ) ہوں۔

Sura 3:82 And remember the time when Allah took a covenant from the people through the Prophets, saying: "Whatever I give you of the Book and Wisdom and then there comes to you a Messenger, fulfilling that which is with you, you shall believe in him and help him." And He said: " Do you agree, and do you accept the responsibility which I lay upon you in this matter?" They said, "We agree;" He said, "Then bear witness, and I am with you among the witnesses."

Sura 3:82 Und (gedenket der Zeit) da Allah (mit dem Volk der Schrift) den Bund der Propheten abschloß (und sprach): "Was immer Ich euch gebe von dem Buch und der Weisheit - kommt dann ein Gesandter zu euch, erfüllend, was bei euch ist, so sollt ihr unbedingt an ihn glauben und ihm unbedingt helfen." Er sprach: "Seid ihr

einverstanden und nehmet ihr diese Verantwortung Mir gegenüber an?" Sie sprachen: "Wir sind einverstanden." Er sprach: "So bezeugt es, und Ich bin mit euch unter den Zeugen."

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ۸

(الاحزاب :8)

اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے نبیوں سے ان پر عائد کردہ ایک خاص بات کا وعدہ لیا تھا اور تجھ سے بھی (وعدہ لیا تھا) اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی اور ہم نے ان سب سے ایک پختہ عہد لیا تھا۔

Sura 33:8 And remember when We took from the Prophets their covenant, and from thee, and from Noah, and Abraham, and Moses, and Jesus, son of Mary, and We indeed took from them a solemn covenant;

Sura 33:8 Und (gedenke der Zeit) da Wir mit den Propheten den Bund eingingen, und mit dir, und mit Noah und Abraham und Moses und mit Jesus, dem Sohn der Maria. Wir gingen mit ihnen einen feierlichen Bund ein;

مصنفین کتب کا سوانحی خاکہ

1- علامہ طبری

علامہ ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری (224 - 310ھ) کا آبائی وطن طبرستان تھا۔ بارہ سال کی عمر میں طلب علم کے شوق سے گھر سے نکلے اور مختلف دیار، مصر، شام، عراق میں اپنے شوق کی پیاس بجھاتے رہے اور بالآخر بغداد کے ہو کر رہ گئے۔ آپ ایک بلند پایۂ تاریخ دان، محدّث و مفسر، فقیہ اور مجتہد تھے۔ آپ کی تصانیف میں جامع البیان فی تفسیر القرآن ، تاریخ الامم الملوك ، کتاب القراءت ، کتاب العدد والتنزیل ، احکام شرائع الاسلام اور التبصر فی اصول الدین ، اہل علم و فن میں سند مانی جاتی ہیں۔

2- حضرت امام احمد بن حنبلؒ

حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ حیان بن عبد اللہ بن انس البغدادی ابو عبد اللہ 780ء میں پیدا ہوئے اور 855ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کا آبائی وطن بغداد تھا۔ وہیں آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور بزرگوں سے حدیث سنی۔ پھر کوفہ، بصرہ، مکہ مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ کا سفر اختیار کیا۔ آپ حدیث اور فقہ میں بڑا مقام رکھتے تھے اور حنبلی مسلک کے امام تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف المسند احمد بن حنبل ، کتاب الزھد ، المعرفة والتعلیل والجرح والتعدیل ہیں۔

3- امام محمد بن علی ترمذیؒ

امام محمد بن علی بن بشیر الحکیم ابو عبد اللہ تیسری صدی ہجری کے آغاز میں پیدا ہوئے۔ اپنے آبائی وطن ترمذ کی مناسبت سے آپ کو ترمذی کہا گیا ہے۔ حدیث کے لئے آپ نے عراق خراسان کا سفر کیا۔ پھر نیشاپور گئے۔ آپ حافظ، صوفی اور محدث تھے۔ فقہی ترتیب پر مشتمل جامع ترمذی جو صحاح ستہ میں شامل ہے، کے علاوہ آپ کی مشہور تصانیف ریاضة النفس ، نوادر الاصول فی معرفة الاخبار لرسول الله صلی الله علیه وسلم ، علل العبودیة ،کتاب ختم الأولیاء ہیں۔

4-   امام ابو داؤد سجستانیؒ

آپ کا نام سلیمان ہے۔ ابو داؤد آپ کی کُنیت ہے اور نسب نامہ سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازری سجستانی ہے۔ آپ 202ھ میں پیدا ہوئے اور 16 شوال 275ھ کو بصرہ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہیں۔ آپ کا آبائی وطن سجستان ہے۔ حدیث کے لئے بغداد، نیشاپور اور اصفہان کا سفر اختیار کیا۔ حدیث میں مقتدیٰ مانے گئے۔ فقہ واجتہاد میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ بعض علماء نے آپ کو فقہ واجتہاد میں امام بخاری کے بعد دوسرا درجہ دیا ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد تین صد کے قریب ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف سنن ابی داؤد جو صحاح ستہ میں بھی شامل ہے، کے علاوہ کتاب الناسخ والمنسوخ، کتاب المسائل، مسند مالك، کتاب المصابیح والمصاحف، کتاب التفسیر زیادہ مشہور ہیں تاہم آپ کی تصانیف کی مجموعی تعداد تقریباً 22 ہے۔

5-   امام مسلم بن الحجاجؒ

علامہ ابوالحسین بن مسلم القشیری بن دروین 206ھ میں پیدا ہوئے اور 24 رجب 261ھ کو وفات پائی۔ خراسان کا مشہور شہر نیشاپور آپ کا وطن تھا۔ ابتدائی تعلیم نیشاپور میں حاصل کی۔ تحصیل علم کے لئے حجاز، شام، مصر، یمن، بغداد کا سفر اختیار کیا۔ محدیثین کرام سے احادیث کو حاصل کیا۔ امام مسلم نے جمع حدیث کے ضمن میں جس صحت کا اہتمام کیا، اس کے سبب امام مسلمؒ کو علم حدیث میں امام مانا جاتا ہے۔ آپ کی تصانیف صحیح مسلم شریف کے علاوہ کتاب مسند کبیر، کتاب الاسماء والکنی، کتاب العلل، کتاب اوہام المحدثین اور کتاب الطبقات وغیرہ ہیں۔

6-   امام ابن ماجہؒ

علامہ ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ الربعی قزوینی۔ 824ء میں ایران کے صوبہ آذربائیجان کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے اور 886ء میں آپ نے وفات پائی۔ حدیث نبوی کے لئے آپ خراسان، عراق، حجاز مصر و شام کے لئے سفر کیا۔ اس کے علاوہ کوفہ، بغداد، ہمدان، نیشاپور وغیرہ بھی گئے۔ آپ کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد 300 سے زائد تھی۔ امام ابن ماجہ کی امامت، جلالت شان کے ائمہ تک معترف تھے۔ علامہ ذہبی، حافظ ابن کثیر اور حافظ ابن حجرؒ نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ آپ نے تفسیر، حدیث اور تاریخ پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں، جن میں سے التفسیر، سنن ابن ماجه اور التاریخ زیادہ مشہور تصانیف وغیرہ ہیں۔

7- علامہ محمد بن سعد البصریؒ

آپ کا نام محمد بن سعد بن منیع البصری الدھری المکنّٰی بابی عبد اللہ ہے۔ آپ 168 ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور 230ھ میں بغداد میں وفات پائی۔ دینی تعلیم کی خاطر آپ نے بغداد، مدینۃ المنورہ اور کوفہ کی طرف بھی سفر کیے۔ اس دوران بڑے بڑے شیوخ سے علم حاصل کیا۔ آپ اپنے زمانے کے حدیث کے بڑے بڑے عالموں میں سے تھے۔ آپ محدث اور حافظ تھے۔ آپ کی مشہور کتاب الطبقات الکبیر ہے۔

8- علامہ ابوالحسن علی بن عمرؒ

علامہ ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن نعمان بن دینار عبد اللہ 306ھ میں پیدا ہوئے اور 385ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کا آبائی وطن بغداد تھا اور محلہ قطن میں پیدا ہوئے۔ زمانے کے مشاہیر محدثین سے حدیث کا علم حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں بصرہ، کوفہ شام اور مصر پہنچے۔ ادبیات، قرأت وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کو امیر المومنین فی الحدیث کا لقب بھی دیا گیا۔ آپ کی مشہور تصانیف کتاب السنن الدّارالقطنی، کتاب علل الحدیث ، الالزامات علی الصحیحین، الاستدراکات و التتبع اور کتاب الاربعین ہیں۔

9- امام الراغب الاصفہانی

علامہ ابوالقاسم الحسین بن محمد بن المفضل المعروف بن امام الراغب الاصفہانی پانچویں صدی ہجری کے مشہور عالم اہل لغت ہیں۔ بعض لوگ انہیں معتزلی کہتے ہیں جبکہ امام رازی نے انہیں اہل سند اور صحیح العقیدہ قرار دیا ہے۔ آپ ایک مستند اہل زبان، ادیب اور مفسر تھے۔ آپ کی تصنیف لطیف مفردات لألفاظ القرآن شہرہ آفاق ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے لغت و ادب کے حوالہ سے بعض اور ثقہ کتب بھی تصنیف فرمائی ہیں۔

10- علامہ ابوالقاسم محمود بن عمر

مشہور ایرانی الاصل عالم ابوالقاسم محمود بن عمر 467ھ میں اپنے آبائی وطن خوارزم میں پیدا ہوئے اور 538 ھ میں وفات پاگئے۔ لڑکپن میں ہی طلب علم کے شوق میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ علم کلام میں آپ نے معتزلہ خیالات کی پیروی کی۔ اور مندرجہ ذیل ضخیم کتب تصنیف کیں۔ مختصر الموافقۃ بین اہل البیت والصحابہ، خصائص العشرۃ الکرام البررۃ۔

11- علامہ ابوالحسن علی ابن احمد الواحدی نیشاپوری

شیخ الاسلام ابوالحسن علی ابن احمد الواحدی نیشاپوری الشافعی۔ آپ نے نیشاپور میں 468ھ میں وفات پائی۔ آپ نے مدینہ اور کوفہ میں تعلیم حاصل کی۔ واحدی ثعلبی جو کہ صاحب التفسیر ہیں اُن کے شاگرد ہیں۔ اُن سے تفسیر کا علم حاصل کیا۔ آپ مفسر، نحو اور لُغت کے ماہر تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف اسباب النزول، التعبیر فی شرح اسماء اللہ تعالیٰ الحسنٰی، شرح دیوان ابی الطیب المتبنی ہیں۔

12- علامہ فخر الدین رازیؒ

علامہ فخر الدین الرازی ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسین القرشی الطبرستانی 543ھ میں ایران کے مشہور شہر "رے" میں پیدا ہوئے اور 606 ہجری میں عید کے دن آپ نے وفات پائی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ضیاء الدین ابوالقاسم سے جو علم الکلام کے ماہر تھے، سے حاصل کی۔ ثمرقند، ہندوستان اور دیگر مقامات میں پناہ گزیں ہوگئے۔ اسلام کے مشہور ترین علماء دین، مفسرین قرآن میں ایک بلند پایہ مفسر، نادرالوجود عالم تھے۔ عالموں کے لئے سرچشمہ تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف التفسیر الکبیر، تفسیر الفاتحہ، التفسیر الصغیر، نہایۃ العقول، المعالم فی اصول الفقیھہ، الاربعین فی اصول الدین وغیرہ ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد قریباً 68 ہے۔

13- علامہ علی بن محمد

علامہ علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد المعروف بابن الاثیر الجزری 1160ء میں پیدا ہوئے اور 1233ء میں آپ نے وفات پائی آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ ابن خلکان نے آپ کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ تحصیل علم کے لئے بغداد گئے وہاں سماعت کی پھر شام اورالقدس سے ہوتے ہوئے موصل پہنچ گئے جہاں آپ نے علم حدیث میں مہارت حاصل کی۔ آپ مؤرخ، محدث حافظ اور ادیب تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، الکامل فی التاریخ، الجامع الکبیر فی علم البیان اور کتاب الجہاد شامل ہیں۔

14- علامہ محی الدین ابن عربی

حضرت محمد بن علی بن محمد بن احمد بن عبد اللہ الطائی الحاتمی المعروف بہ الشیخ الاکبر ابن عربی محی الدین 560ھ / 1165ء میں بمقام اَندلس پیدا ہوئے۔ اور 638ھ / 1240ء میں وفات پائی۔ 30 سال حصولِ علم میں سرگردان رہے۔ اشبیلیہ منتقل ہونے

کے بعد آپ نے مصر، حجاز، بغداد اور بلاد روم کا سفر اختیار کیا۔ لوگ آپ کو کامل ولی، قطب زمان اور علم باطنی میں سند رکھنے والے مانتے ہیں۔ فتوحات مکیّہ میں مختلف مذاہب اور مسلک پر بحث کی گئی ہے۔ فصوص الحکم تصوّف اور فلسفے کے مسائل اور الہامات پر ایک مستند کتاب ہے۔ آپ کی ڈیڑھ سو سے زیادہ تصانیف ہیں۔

15- علامہ محمد بن یوسف الاندلسی

علامہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الغرناطی الجیانی۔ الأندلسی 1256ء میں غرناطہ میں پیدا ہوئے اور 1344ء میں وفات پائی۔ آپ نے قرأت، عربی، حدیث اور تفاسیر کے متعلق تعلیم اپنے زمانہ کے بلند پایۂ علماء سے پائی تھی۔ ان کے متعلق ذکر ملتا ہے کہ 450 شیوخ سے اُنہوں نے حدیث کا علم سیکھا۔ آپ بلند پایہ ادیب، مفسر، محدّث اور مؤرخ تھے۔ علم نحو اور لغت میں بھی آپکو کمال حاصل تھا۔ آپکی مشہور تصانیف البحر المحیط فی تفسیر القرآن، الاعلام بارکان اسلام، الفوائد و تکمیل المقاصد فی النحو وغیرہ ہیں۔

16- علامہ احمد بن عبد الحلیمؒ

آپ کا نام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن تیمیہ الحرانی ثم الدمشقی الحنبلی شیخ الاسلام تقی الدین ابو العباس تھا اور ابن تیمیہ کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ 661 ہجری میں حران کے مقام پر پیدا ہوئے اپنے گھر والوں کے ساتھ دمشق کی طرف سفر کیا۔ آپ نے 728 ہجری میں وفات پائی۔ آپ نے دمشق اور مصر میں تعلیم حاصل کی۔ قاہرہ کے قلعہ میں قید کئے گئے۔ اسی طرح اسکندریہ اور دمشق میں بھی دو دفعہ قید کئے گئے۔ آپ محدث، حافظ، مفسّر، فقیہ مجتہد مانے جاتے ہیں۔ آپ کی چند مشہور تصانیف میں سے مجموعہ فتاویٰ، السیاسۃ الشرعیہ فی اصلاح الراعی والرعیہ، بیان الجواب الصحیح عن بدل دین المسیح، منہاج السنۃ النبویہ، الرسالۃ العرشیہ وغیرہ ہیں۔

17- علامہ علاؤالدین علی المتقی الہندی

علامہ علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی 1480ء میں بمقام دکن (ہندوستان) میں پیدا ہوئے اور 1567ء میں آپ نے وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں تحصیل علم کے لئے مقیم رہے۔ پھر ایک طویل عرصہ مکہ مکرمہ میں قیام کیا۔ جہاں سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ آپ فقیہہ، محدث، واعظ، پرہیز گار، متقی عالم دین مشہور تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف کنز العمال، ارشاد العرفان و عبارۃ الایمان البرہان الجلی فی معرفۃ الولی، الرق المرقوم فی غایات العلوم ہیں۔

18- علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد الاندلسی

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الاندلسی القرطبی نے 671ھ میں وفات پائی۔ آپ کا شمار مفسرین العارفین، الوارثین اور الزاھدین فی الدنیا میں ہوتا ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف دس جلدوں پر مشتمل الجامع الاحکام القرآن، الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنی، التذکار فی افضل الاذکار، التذکرہ بأمور الآخرہ ہیں۔

19- علامہ ابن قیم جوزیہ

علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن بکر بن ایوب سعد زرعی دمشقی المعروف ابن قیم جوزیہ بمقام دمشق 691ھ میں پیدا ہوئے اور 751ھ میں انکی وفات ہوئی۔ آپ کے والد دمشق کے المدرسہ الجوزیہ کے قیّم و مہتمم تھے۔ اس لئے انہیں ابن قیم جوزئی کہا جانے لگا۔ آپ بلند پایہ مفسر قرآن، علم نحو کے امام، فن کلام کے استاد اور اپنے وقت کے بہت بڑے مجتہد اور متکلم تھے اور اپنی اس قابلیت کے پیش نظر ابن تیمیہ کے صحیح جانشین سمجھے جاتے تھے۔ آپ کے علمی کارناموں میں اعلام الموقعین من رب العالمین کتاب بدائع الغائد، کتاب الصراط المستقیم، اجتماع الجیوش الاسلامیہ، مدارج السالکین، زاد المعاد، مفتاح دار السعادۃ، الوابل الصیب فی الکلم الطیب سر فہرست ہیں۔ ابن العماد نے اپنی کتاب شذرات الذہب میں علامہ موصوف کی 45 کتب کی فہرست دی ہے۔

20- علامہ ابن کثیرؒ

آپ کا نام اسمٰعیل، کُنیت ابو الفداء اور لقب عماد الدین جبکہ ابن کثیر آپ کا عرف ہے۔ آپ 701ھ میں پیدا ہوئے اور 774ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کا آبائی گاؤں مَجْدَل ملک شام میں ہے۔ بڑے بھائی سے فقہ اور شیخ برہان الدین اور شیخ کمال الدین سے فن حدیث کی تکمیل کی۔ علم حدیث کے علاوہ فقہ، تفسیر اور تاریخ میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ چنانچہ بڑے بڑے علماء نے آپ کی خدمت میں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ کی مشہور تصانیف تفسیر القرآن الکریم، البدایہ والنہایہ، طبقات الشافعیہ، الاجتہاد فی طلب الجہاد، رسالۃ فی فضائل القرآن اور کتاب المقدمات ہیں۔

21- علامہ مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی

علامہ مسعود بن عمر بن عبد اللہ التفتازانی المعروف بہ سعد الدین 712 ہجری بمطابق 1312ء میں پیدا ہوئے اور 791ھ بمطابق 1389ء میں وفات پائی۔ آپ نساء کے ایک نواحی گاؤں تفتازان کے رہنے والے تھے۔ آپ عربی گرائمر الصرف والنحو نیز علم

المعانی والبیان کے عالم بے بدل تھے۔ فقہ و منطق میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔

22- امام محمد بن عبد اللہ التبریزیؒ

علامہ ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی العمری آپ کا نام تھا۔ آپ کی پیدائش کا کچھ پتہ نہیں کہ کب ہوئی تھی۔ صرف یہ ذکر ملتا ہے کہ آپ نے 737ھجری میں مشہور عالم کتاب مشکوٰۃ المصابیح تالیف فرمائی۔ آپ بہت بڑے عالم حدیث تھے اور آپ کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح ہے، علاوہ ازیں آپ نے مشہور کتاب مصابیح السنہ کی شرح بھی لکھی۔

23- علامہ عبد الکریم بن ابراہیم القادری

علامہ عبد الکریم بن ابراہیم بن عبد الکریم الجبلی القادری المعروف بہ قطب الدین 768ھ میں پیدا ہوئے اور 811ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ بغداد کے رہنے والے بتائے جاتے ہیں۔ آپ طریقہ قادریہ کے پیروکار تھے۔ آپ کے خیالات شیخ الکبیر علامہ محی الدین ابن عربی کی تعلیمات کے مطابق تھے۔ انسان کامل فی معرفۃ الاواخر والاوائل، الاسفار عن رسالۃ الانوار، النوادر العینیۃ فی البوادر الاالغیبیۃ، الکھف والرقیم، الکاشف عن اسرار بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم آپ کے علمی شاہکار ہیں۔

24- امام عبد الرحمان بن ابی بکر السیوطی

علامہ عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد ابی بکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب من محمد بن عمام الدین المصری الشافعی جلال الدین (ابو القفل) سیوطی 1445ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور 1505ء میں فوت ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد مصر کے شہر سیوط میں آکر آباد ہوئے۔ اسی وجہ سے سیوطی مشہور ہوئے۔ آپ کے والد فقہ کے بہت بڑے عالم اور مدرس تھے، آپ نے بھی علوم نقلیہ و عقلیہ میں مہارت حاصل کی اور اپنے باپ کی جگہ مدرّس بن گئے۔ آپ علوم شریعت قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، لُغت اور تاریخ و تصوف میں ماہر تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف ترجمان القرآن فی التفسیر المسند القرآن، تفسیر الدرّ المنثور، الاتقان فی علوم القرآن، الجامع الصغیر فی الحدیث ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد ہے۔

25- علامہ اسماعیل حقی الاستنبولی

علامہ اسماعیل حقی بن مصطفی الاستنبولی، البروسوی ابو الفداء 1063 ہجری میں ایدوس میں پیدا ہوئے اور 1137 ہجری میں وفات

پائی۔ شیخ فضل اللہ عثمان کی تعلیم و تربیت سے مستفیض ہونے کا موقع ملا۔ اُنہیں سے علم کے اعلیٰ مدارج اور طریقہ تصوف کی منازل طے کیں۔ آپکی مشہور تصانیف روح البیان فی التفسیر القرآن ، کتاب التوحید ، کتاب النجاۃ ، شرح الاربعین فی الحدیث ہیں۔ آپ نے ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔

26- حضرت شاہ ولی اللہؒ

حضرت عظیم الدین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ابن عبد الرحیم شاہ 1703ء میں ضلع مظفر نگر ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر میں ہی حاصل کی۔ سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کا علم حاصل کیا۔ آپ کا تعلق سلسلہ نقشبندیہ سے تھا۔ آپ عظیم محدث ، جیّد عالم ، فقیہہ ، مجتہد اور عربی زبان کے ماہر تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف فتح القرآن ، الفوز الکبیر ، حجۃ البالغۃ اور تفہیمات الٰہیّہ وغیرہ ہیں۔

27-علامہ سید محمود آفندی

آپ کا نام سید محمود آفندی، کنیت ابو الثناء لقب شہاب الدین ہے۔ آپ 1217ھ میں بغداد کے محلہ کرخ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اکابر علماء سے فیض حاصل کیا۔ 13 سال کی عمر میں تدریس و تالیف میں لگ گئے۔ آپ اپنے زمانہ کے معقولات کے مستند اور جامع عالم اور عدیم المثال محدث و مفسر تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف روح المعانی فی تفسیر القرآن ، شرح السلم فی المنطق وغیرہ ہیں۔

28- نواب صدیق حسن خان

آپ 1248ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن بریلی یو۔پی ہند ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے محلہ میں ہی حاصل کی۔ فرخ آباد گئے۔ آپ کی مساعی کی وجہ سے برصغیر میں علوم دینیہ کا احیاء ہوا اور مذہبی حلقوں میں جمود ٹوٹ کر علمی تحقیق کا شوق پیدا ہوا۔ علوم کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس پر آپ کی کوئی غیر معمولی تصنیف نہ ہو۔

29- علامہ محمد قاسم نانوتویؒ

آپ 1248ھ میں پیدا ہوئے اور 1297ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کا آبائی وطن نانوتہ ضلع سہارنپور اترپردیش بھارت تھا۔ اپنے وطن کے مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد مختلف بزرگوں سے عربی اور فارسی کی کتب پڑھیں۔ صدق و دیانت، تقویٰ و دینداری اُمت محمدیہ سے ہمدردی، خیر خواہی اور راہِ حق میں سرفروشی و جانبازی کی روشن مثالیں قائم کیں۔ آپ

کی مشہور تصانیف حاشیہ صحیح بخاری، تحذیر الناس، آب حیات ، انتصار الاسلام، تصفیۃ العقائد، حجۃ الاسلام، مباحثہ شاہ جہاں پور وغیرہ ہیں۔ آپ نے ہندستان کے عظیم دینی مدرسہ دار العلوم دیوبند کی بنیاد رکھی۔

30- علامہ عبد الحئی بن عبد الحلیم

علامہ عبد الحئی بن محمد امین بن محمد اکبر بن مفتی احمد 26 ذیعقدہ 1264ھ میں پیدا ہوئے اور 1304ھ میں آپ نے وفات پائی۔ آپکا آبائی وطن باندہ ہندوستان ہے۔ دس برس کی عمر میں آپ نے قرآن کریم حفظ کیا۔ تمام علوم و فنون اپنے والد مولوی عبد الحلیم سے سیکھے۔ آپ طلیق اللسان، کریم النفس اور فصیح البیان اور متبع سنت تھے۔ آپ نے صرف و نحو، علم مناظرہ، منطق، علم الکلام، طب، تاریخ، فقہ، علم حدیث کے بارہ میں کئی تصانیف لکھیں۔ آپکی مشہور تصانیف الفوائد البہیۃ ، اثر ابن عباس فی دافع الوساوس ، ظفر الأمانی ، الہدیۃ المختاریۃ الندیہ ہیں۔

31- علامہ سید قطب شہیدؒ

علامہ قطب سید شہیدؒ کا اصل نام سید تھا۔ جبکہ قطب آپ کا خاندانی نام ہے۔ آپ کا سن پیدائش 1906ء تھا۔ 1966ء میں آپ کو قتل کر دیا گیا تھا۔ آپ حافظ قرآن تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے مقامی مدرسہ سے حاصل کی اور اعلیٰ ڈگری قاہرہ کی یونیورسٹی سے لی۔ امریکہ میں بھی رہ کر تحصیل علم کیا۔ آپ اخوان المسلمین کی تحریک آزادی کے علمبر دار تھے۔ عربی زبان کے بلند پایۂ انشاء پرداز۔ آپ کی کتب میں القصص الدینیہ ، اشوك، طفل ، من القریۃ اور المدینۃ المسحورۃ ، مشاہدۃ القیامۃ فی القرآن العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام ، فی ظلال القرآن، دراسات الاسلامیۃ مشہور ہیں۔

32- مولانا ثناء اللہ امرتسری

ابو الوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری 1287 ہجری میں پنجاب کے شہر امرتسر میں پیدا ہوئے اور 1368 ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔ انکا آبائی وطن کشمیر تھا۔ آپ کا شمار ہندوستان کے بڑے بڑے علماء اور مناظر میں ہوتا تھا۔ آپ اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں تفسیر القرآن بکلام الرحمن تفسیر ثنائی مشہور ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفین میں سے تھے۔

33- حضرت امام بخاریؒ

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری تھا۔ آپ 810ء میں بخارہ (وسط ایشیاء) میں پیدا

ہوئے۔ آپ نے بچپن ہی سے احادیث زبانی یاد کرنی شروع کر دی تھیں۔ آپ نے احادیث کو اکٹھا کرنے کے لئے سفر کا آغاز صرف 16 سال کی عمر میں حج بیت اللہ سے کیا اور آپ اس غرض سے مختلف اسلامی ممالک میں گئے۔ آپ نے روایات کا سخت تنقیدی نظر سے جائزہ لے کر مستند احادیث پر مشتمل ایک جامع کتاب مرتب کی جو الصحیح البخاری کے نام سے معروف ہے اور اسے علماء نے قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب قرار دیا ہے۔ امام بخاری کا شمار جید علمائے حدیث میں ہوتا ہے۔ ایک اختلاف کی بناء پر آپ کو جلاوطن کر کے سمرقند کے نزدیکی مقام Kartank میں رہنے پر مجبور کر دیا گیا۔ آپ کی وفات 870ء میں ہوئی۔ آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں، جن میں التاریخ الکبیر جیسی ضخیم تصنیف بھی ہے۔

Biographies of the Authors

1. Alama Tibri ®

The native land of Alama Abu Jafer Mohammed bin Jareer bin Yazeed Al Tibri (224-310 Hijri) was Tabaristan.[1]
In quest of knowledge he departed from his home at the age of twelve. He traveled to various countries like Egypt, Syria and Iraq to quench his thirst for knowledge and lastly settled in Baghdad. He was one of the greatest historians muhhadis, faqih and mushtahid. He is the author of Jamaya tul bayaan fi tafseer ul Quran[2], Tareekh ul Umum ul mulook, Kitaab ul Qiraeet[3], Kitaab ul Addad wa tanzeel[4], Ehkaam sharayatul Islam[5], Al tabseer fi usool id din[6].
His writings are considered to be authoritative in the field of knowledge.

2. Hazrat Imaam Ahmad bin Humble ®

Hazrat Imaam Ahmad bin Abdullah Humble bin Hilaal bin Assad bin Abdullah Hayaan bin Abdullah bin Annas Al Baghdadi Abu Abdullah was born in 780 AD and deceased in 855 AD. His native land was Baghdad where he enjoyed his primary education, learned Ahadith and Sunna from his elders and then passed through Kufah[7], Basra[8], Mecca-Medina, Yemen, Syria and Algiers.
He held a high position in hadith and fiqah and became the Imam of Humbali Masslaq[9].
The prominent books written by Hazrat Imam Ahmad bin Humble are the following: Al Massnad Ahmad bin Humble[10], Kitaab ul Zohad[11], Al Mo-erifa wal taleel wan jirra wal tadeel

---

1 A place located south of the Caspian Sea in Iran.

2 A complete exegesis of the Holy Quran.

3 Correct recitation with accurate pronunciation of the Holy Quran.

4 The sequence of the revelation of the quranic verses.

5 Instruction referring the Shari-at of Islam, which is the Islamic jurisprudence.

6 Review on the teachings of religion.

7 A city located in southern Iraq.

8 city, capital of Al Basra province in Iraq.

9 School of thought

10 Statements of Ahmad bin Humble

11 Manuscript about the abstinence

3. Imam Mohammad Bin Ali Tirmizi ®

Imam Mohammad bin Ali bin Basheer al Haqeem Abu Abdallah was born at the beginning of the third century of the hijra calendar. In accordance to the name of his residence Tirmaiz, he is called Tirmizi. In order to gather Ahadith he travelled to Iraq, Khurasa[12] and Nishapur[13]. He was a hafiz, sufi and muhaddis.
In addition to his book "Jamaee Tirmizi[14]", which is reckoned among the Saha-Sitta, he has written Riyazatul nafs[15], Nawadir al asool fi maraffat al aghbaar ul susool ullah , Allal al aboodiya khat mue oliya

4. Imam Abu Daud Bahustani ®

His name is Sulaiman, his patronymic name Abu Daud and his pedigree Sulaiman bin Asha-at bin Ishaaq bin Basheer bin Shahad bin Umrao bin Imran al Azri Sabbastani.
He was born in 202 AH and deceased at the 16th Shawal 275AH in Basra where he was buried. His native land was Sabastan. On the lookout for Ahadith he travelled to Baghdad, Nishapur[16] and Isfahan[17]. In the field of hadith he is regarded as a trustworthy person. He holds an eminent status in fiqah and ijtehaad.
In the field of fiqah and ijthaad several scholars have granted him with the rank next to Imam Bukhari.
The number of his saints amounted to 300. One of his prominent writings, "Sannan Abu Daud[18]" is amongst the Saha-Sitta.
In sum he wrote 22 books. Some of the well-known are complied below:
Kitaab ul misail, Massnatt malik, Kitaab ul Massabbi wa-al musahif, Kitaab ul tafseer

5. Imam Muslim bin Al Hajaaj ®

Alama Abul Hassan bin Mulsim al Kasheri bin Daruan was born in 206 AH and deceased at 24.Rajjab 261 AH. He was an inhabitant of Nishapur[19], which is a well-

---

12 Province in north-east Persia.

13 Also called Neyshabur, town in north-eastern Iran

14 Collection of Ahadith

15 The austerity of ego

16 Also called Neyshabur, town in north-eastern Iran

17 City in central Iran.

18 Sunna complied by Abu Daud

19 Also called Neyshabur, town in north-eastern Iran

known city of Khurasa[20] where he received his basic education. In order to obtain knowledge he made his way to Hijaaz[21], Syria, Egypt, Yemen and Baghdad. He collected several Ahadith from muhaddaseen.
The way of preserving authenticity and accuracy, in regard of assembling Ahadith made Imam Muslim the principal of the knowledge of hadith.
Besides Sahi Muslim, he wrote various other books:
Kitaab Massnat Qabeer, Kitaab al Asma wal qanni, Kitaab al Allal, Kitaab wahaam ul muhaddaseen, Kitaab al tabkhaat etc.

6. Imaam Ibn-e-Majah ®

Alama Abu Abdallah Mohammad bin Yazeed bin Abdallah Ibn-e-Majah Aler Yaii fazo yani was born in 824 AD. in Khazuyan which is located in the province of Azerbaijan in Iran and deceased in 886 AD. Aimed at the collection of Ahadith he passed through Khurasan[22], Iraq, Hijaz[23], Egypt and Syria. Additionally he was in Kufah[24], Baghdad, Hamadan[25], Nishapur[26]. etc.
The number of his pedagogues and educationalists is more than three hundred. Even spiritual intellectuals acknowledged his headship and grandeur. Hafiz Ibn-e-Qaseer, Hafiz Ibn-e-Hijer and Alama Zohbi praised him greatly. He composed several books on the subject of tafseer[27], hadith and history. The well-known books are the following ones: Al Tafseer, Sannan Ibn-e-Majah[28], Al Tareekh

7. Alama Mohammad bin Saad Al Bisri ®

Mohammad bin Saad bin Maina Al Bisrai Al Lodi Al Makkanni Baa-bi Abdullah is his proper name. He was born in 168 AH in Basra and deceased in 230 AH in Baghdad. In order to gain religious knowledge he made his way to Medina tul Munawara and Kufah[29]. All through he acquired knowledge from various

---

20 Province in north-east Persia.

21 Located in western Saudi-Arabia

22 Province in north-east Persia

23 Located in western Saudi-Arabia.

24 A city located in southern Iraq

25 Also called Neyshabur, town in north-eastern Iran

26 Sunna of the holy prophet (p.b.u.h) complied by Ibn-e-Majah

27 Exegesis of the Holy Quran

28 Sunna of the holy prophet (p.b.u.h) complied by Ibn-e-Majah

29 A city located in southern Iraq

sophisticated personalities. He is considered to be one of the most brilliant scholars among his contemporaries. He was a muhaddis and hafiz. His famed book is called “Al Tabkhatul Qabeer”.

8. Alama Abu Al Hassan bin Ali Umar ®

Alama abul Hassan Ali bin Umar bin Ahmad bin Mehdi bin Masood bin Nauman bin Dinar Abdullah was born in 303 AH and deceased in 385 AH.
His national state was Baghdad and he was born in the municipality of Qatn. He has obtained the knowledge of Hadith from the most prominent muhadaseen of his age. For this purpose he reached Kufah, Syria and Egypt where he gained knowledge of literature, qiraat etc.
He was honored with the title of “Ameer ul Momineen fil Hadith”.
One of his well-known writings are:
Kitaab ul Sunnal al darull qatni, Kitaab allal hadith, Al ilzamaat ali al saheheen,
Al astaad rakaat wa-al tashbi, Kitaab al arba-ien.

9. Imam Ar-Raghib Al-Asfahani ®

Alama Abdul Qasim al Husain bin Mohammad bin Al-fazal al maroof bin Imam ar-Raghib was an exceedingly celebrated scholar and philologist.
Several people described him as a non-conformist despite the fact that Imam Razi confirmed him as a true believer. He was a reliable philologist, litterateur and muffasir. His writing “ Mufaradatul Alfaaz ul Quraan” is vastly renowned. Additionally he composed various authoritative books on the subjects of literature and philology.

10.Alama Abul Qaim Mohammad bin Umar ®

The famed Iranian scholar Abul Qasim Mohammad bin Umar was born in 467 AH in his native land Quarham and deceased in 538 AH.
In search of knowledge he left his home at adolescence.
In scholastic philosophy he pleaded the thought of Moahtazallah.
He composed voluminous books such as:
Mukhtassar al muwaffaqaat bail ehl ul bait wa as-asahab,
Kasa-is al ashtarul al akraam al-barrah

---

[30] Plural of *muhaddis.*

[31] A city located in southern Iraq

[32] Correct recitation and pronunciation of the holy Quran

[33] Head of the Muslims who are acquainted with Ahadith

11. Alama Abul Hassan Ali Ihn Ahmad Wahidi Nishapuri ®

Shaikh ul Islam Abul Hassan Ali Ihn Ahmad al Wahidi Nishapuri al Shafaii deceased in 468 AH in Nishapur. In Medina und Kufah he acquired his knowledge. Wahedi Salebi, a master of exegesis, was a student of him and obtained the knowledge of exegesis. He was a mufassir and an expert in syntax and lexicon.
His renowned books are:
Babul as baab ul hazool, Al tabeer fir sharah asma-ullah talah al husna,
Sharraah dewaan abbi al tayyal muttabbanni

12.Alama Faqhrud din Razi ®

Alama Faqhrud din Razi Abu Abdullah Mohammad bin Umar bin Hussain al Kharshi al Tabristani was born in the on at the day of Eid.
Alama Faqhrud din Razi obtained the basic knowledge from his father Zia ud Din Abul Qasim who himself was a master of scholastic philosophy. He accommodated in various places like Samerqand and Hindustan.
Among the most famous Islamic scholars and exegetical writers of his time he was a brilliant and unique personality. For many scholars he was a source of knowledge.
His celebrated books are:
Al tafseer ul kabeer, Tafseer ul fateha, Tafseer ul Sagheer, Nahayatul Aqool,
Al Malam fi usool al faqiha, Al arbaien fi usool id din etc.
The amount of his books is approximately 68.

13. Alama Ali bin Mohammad®

Alama Ali bin Mohammad bin Abdul Kareem bin Abdul Waheed al Ma-roof ba-bin al Asheer as Jisri was born in 1160 AD and deceased in 1233 AD. His patronymic name was Abul Hassan. Ibne Kuldoom marked about his life that he set out to Baghdad in order to obtain knowledge. From there on he proceeded to Musil through Syria and Jerusalem. At Musil he developed into a master of Hadith. He was a great historian, muhaddis-e-hafiz[38] and a litterateur.

---

[34] Also called Neyshabur, town in north-eastern Iran.

[35] A city located in southern Iraq

[36] Islamic festival

[37] city and capital of Samarqand Wiloyat (Samarqand Oblast), central Uzbekistan. Located in the irrigated valley of the Zeravshan River. It is the oldest city in Cenral Asia.

[38] A person who has memorised the entire collection of Ahadith.

His well-known books are:
Az Daad ul ghabeta fi mahra fatul sahabiya, Kamil fi al tareekh,
Al Jame-a al kabeer fi il-mul bayaan, Kitaab ul Jihaad

14. Alama Mohi Uddin Ibne Arabi®

Hazrat Mohammad bin Ali bin Mohammad bin Ahmad bin Abdullah Al Ta-i al Hatami al Ma-roof be al Sheikh al Akbar Ibn Arabi Mohi Uddin was born in 560 AH (1165AD) and deceased in 638 AH (1240AD).
He spent 30 years in gathering knowledge. After moving to Ashbelia he travelled to Egypt, Hijaaz, Baghdad and Rome. People regarded him as a saint, a polestar and an authority in devout knowledge of his age. In "Futoohaat-e-Makkiya" diverse religious sects are discussed. Fasoos-ul-Makaam is a trustworthy book on the themes of mysticism, issues of philosophy and revelations. He wrote more than 150 books.

15. Alama Mohammad bin Yousuf Al Andaloosi®

Alama Mohammad bin Yousuf bin Ali bin Yousuf bin Hayyan Al Gharnati Al Jilani Al Andaloosi was born at Gharnata in 1256 AD and deceased in 1344 AD. He acquired the knowledge of qiraat, Arabic, hadith and tafseer from the most brilliant scholars of his times. It is said that he gained comprehension of Ahadith from more than 450 educators. He was a wonderful litterateur, muffassir, muhaddis and historian. Moreover he had proficient in the understanding of syntax and lexicon.
His prominent writings are:
Al Behrul Moheed fi tafseer ul Quran
Al Alaam ba-arkaan ul Islaam
Al fawaid o takmeel al maqasid fi al-nahu etc.

16. Alama Ahmad bin Abdul Haleem®

His name was Ahmed bin Abdul Haleem bin Abdus Salam bin Abdullah bin Al-Khizar bin Mohammad bin Al-Khizar bin Ali bin Abdullah bin Tamimiya Al Harani sum Al-Damashki al Hambali Sheikh ul Islam Taqi-Uddin Abul Abbas. He was known under the title of Ibne Tameema. He was born at Haraan in 661 AH. In company with his family he travelled to Damascus[39]. He deceased in 728 AH. He expanded knowledge in Damask[21] and Egypt. He was imprisoned in the fort of Cairo. In the same way he was detained twice in Alexandria[40] and Damask. He was regarded as muhaddis, hafiz, muffassir, faqih and mushtehid.

[39] Capital and chief city of Syria.

[40] City and major seaport in northern Egypt.

Few of his books are:
Majmoo-ah fatawa, Al sayasatul sharriya fi islah al ra-ii wal raiyya,
Bayanul jawaab al sahi an badal din al Massih, Minhaaj ul sunnat al nabwiya,
Al risalatul arshiya etc.

17. Alama Ala-Uddin Ali al Mutaqaii al Hindi®

Alama Ala-Uddin Ali al Mutaqai bin Hassam ud din al Hindi was born in southern Dhakkan –Hindustan[41] in 1480 AD and deceased in 1567 AD.
He resided in Medina-Munawar for the sake of education. After that he accommodated for a long period in Mecca where he obtained knowledge of Hadith. He was a famous faqih, muhaddis, sermonizer, abstinent, pious and religious scholar. His renowned writings are:
Kanzool ul amal irshaad ul irfaan wa ibaratul imaan al burhaan al jalli fi marafatul wali, Al raq al ,arqoom fi ghayaat ul uloom.

18. Alama Abu Abdullah Mohammad bin Ahmad Al Andaloosi®

Alama Abu Abdullah Mohammad bin Ahmad bin Abi Baker bin Farha al Ansari al Andaloosi al Qurtabi departed his life in 671 AH. He was considered among the mufassireen-e-arifeen al wareseen and Al-zahedeen fi dunya.
His famous writings embrace ten volumes:
Al Jaame-a al ehkaam al Quran, Al Suni fi shara asma-ul husna,
Al Taz-kaar fi al-fazal al as-kaar, Al Tazkiri ba amoor al akira

19. Alama Ibn Qeem Juziya®

Alama Shams Uddin Abu Abdullah Mohammad bin Bakr bin Ayoob Saad Zarri Damaski al maroof Ibn Qayyim[42] Juziya was born at Damask[43] in 691 AH and passed away in 751 AH. His father was the chief administrator of Madarsatul Jawaziya[44]. That is the reason he is called Ibn Qeem Jawaziya.
He was a great muffasir-e-Quran[45], Imam of the understanding of syntax, master of rhetoric, a great mushtahid and scholastic philosopher. Due to his abilities he was reckoned as a successor of Ibn-e-Tameema.

---

41 The entire Indian subcontinent

42 Qeem means chief administrator

43 Capital and chief city of Syria.

44 Name of a school

45 A person who elaborates the verses of the holy Quran.

Among his outstanding works are
Alaam ul moqe neen mir rabbul alameen kitaan badi-ul aqa-id,
Kitaab ul siratul mustaqeem, Ishtama-ul jayoosh al islamiyah, Madare jul sale qeen, Zaad-ul-me-aad, Fatah darul sada, Al wa-bil al seeb fee al kalam al tayyab
the most prominent. Ibne Mayaad listed 45 of his books in his manuscript entitled Shaz raat-ul-zeheb.

20. Alama bin Akseer®

His name was Ismail, patronymic name Abul Fidah, his title Amadud-Deen whereas he was usually called Ibne Kaseer. He was born in 701 AH and deceased in 774 AH. His native village was Mujdall which is located in Syria. He acquired knowledge of fiqah from his elder brother and terminated his schooling of Hadith from Sheikh Burhan-ud-Din and Sheikh Kamal-ud-Din. Besides the knowledge of Hadith he had a perfection over fiqah, tafseer and history. That is the reason why outstanding scholars paid high tribute to him.
His celebrated writings are:
Tafseer ul Quran-e-Kareem, Al Badaya wall nahaya, Tab-kaat ul Shafiya,
Al-Ijtehaad fee talb al-jihaad, Rasala fee faza-il Quran, Kitaab al fi muqqaddamaat

21. Alama Masood bin Umar bin Abdullah Al Taftazani®

Alama Masood bin Umar bin Abdullah Al Taftazani al Maroof ba Saad ud Din was born in 712 AH (i.e. 1312 AD) and died in 791 (1389 AD). He was the inhabitant of Taftazann which is located next to Nisa. He was incomparable in Arabic grammar, syntax, etymology, rhetoric and its branch dealing with the metaphorical use language. In addition he owned dexterity in fiqah and logic.

22. Imam Mohammad bin Abdullah al Tabreezi®

His name was Alama Wali ud Din Mohammad bin Abdullah al Qateeb al Tabreezi al Umri. There are no references about the date and place of his birth. The only referral which can be found is that he wrote the world famous book Mishkatul Masabih in the year 737 AH. He was a luminous scholar of Hadith. In addition to his prominent book Mishkatul Masabih he composed an explanation of this book.

23. Alama Abdul Kareem Ibne Ibraheem al Qadri®

Alama Abdul Kareem bin Ibraheem bin Abdul Kareem al Jibbili al Qadri al Maroof Ba-qutub ud Din was born in 768 AH and passed away in 811 AH.
It is said that he was an inhabitant of Baghdad. He was a follower of Tariqa-e-Qadriya. His thoughts were in accordance to the teachings of the great Sheikh Alama Mohi ud Din Ibne Arabi.

The following books are cerebral masterpieces:
Imsaan-e-kamil fi mora fatull wa akhir wa awwal, Al asfaar an risaalatul al anwaar, Al nawa dir al aina fill bawadir al ghabiya, Al kai-happ wal raqeem, Al kashif an as-raar bismilla hir rahmaan nir raheem

24. Imam Abdul Rahman Ibn Abi Bakr al Sayooti®

Alama Abdul Rehman bin Abi Bakr bin Mohammad Abi Bakr bin Usmaan bin Mohammad bin Khizar bin Ayoob Mann Mohammad bin Amaad Uddin Al Misri Al Shifai Jalaal Uddin (Abu Al Kufl) Sayooti was born at Cairo in the year 1445 AD and deceased in 1505 AD. His ancestors settled down in the famous city of Sayoot in Egypt. That is the ground why he is known as Sayooti. His father was a great scholar and educator of fiqah. Moreover he had proficiency in the fields of aphorism and rationalism and finally became an educator as well.
He was an expert in Sharyat-e-Quran[46], tafseer, hadith, fiqah, literature, lexicon, history and mysticism.
His well-known books are:
Tarjamatul Quran fi Tafseer al Massnad al Quran, Tafseer ad daarul mansoor,
Al adkhaan fi uloom il Quran, Al jama-e-al sagheer fi al-hadith
The number of his books is more than 500.

25. Alama Ismail Haqqi Al Astanbuli®

Alama Ismail Haqqi bin Mustafa al Astanbuli al Buroosi Abu al Fuda was born at Odesa in 1063 AD and deceased in 1137 AD.
He got the opportunity to obtain knowledge and training from Sheikh Fazl Ullah Usmaan. Under his guidance he attained the highest positions in the fields of mysticism and Sufism.
His famed books are:
Roo-hul bayaal fi tafseer ul Quraan, Kitaab al toheed, Kitaab al Nijaat, Sharra ul arba-I-een fi al hadith
He wrote down more than 100 books.

26. Hazrat Shah Wali-Ullah®

Hazrat Azeem ud Din Shah Wali Ullah Mohaddis Dehallwi Ibn Abdul Raheem Shah was born in the district Muzaffar Nagar of Hindustan[47] in 1703 AD. He obtained his primary education at his own home. At the age of seven year he memorised the entire Holy Quran. Afterwards he acquired knowledge of tafseer, hadith, fiqah and mysticism. He had a link to the followers of Naqsh-Bandiya.

---

[46] Divine law of Quran

[47] The entire Indian subcontinent

He was an outstanding muhaddis, an excellent scholar, faqih, mushtahid and an connoisseur of Arabic language.
His eminent books are:
Fatah ul Quran al Fauz ul Kabeer,
Hijja tul balagha, Tafhi maatul haa-ya

27. Alama Syed Mahmood Aafandi®

His name was Syed Mohammad Aafandi, his patronymic name Abu Al Sana and title Shahab ud Din. He was born in Karkh, Baghdad in 1217 AH. He obtained the basic education from his father. In addition he acquired knowledge from great scholars. At the age of 13 he started teaching and writing.
He was a reliable scholar of philosophy and logic, a perfect scholar and an unparalleled muhaddis and mufassir of his times.
His illustrious books are:
Rooh ul maani fi tafseer ul Quran,
Sharra ul Salam fi al-mantaq etc.

28. Nawaab Siddeeq Hassan Khan®

He was born in the year 1248 AH. His home town was Bareeli/ U.P.(Utter Pradesh) – India.
After acquiring his principal education in his town he travelled to Farakhabad. Due to his endeavours religious knowledge revived in the subcontinent and the inactivity of the religious sectors was surrogated by the enthusiasm for informative researches. There is not even a single field of knowledge in which he did not write a unique and unparalleled book.

29. Alama Mohammad Qasim Nanotwi®

He was born in 1248 AH and passed away in 1297AH. His home town was Nanota, district Saharan-Pur, U.P. (Utter Pradesh) in India. He acquired education from the school of his country. Afterwards he was taught Arabic and Persian books by various wise men. He established a luminous role model for sincerity , honesty, piety, religiousness, sympathy with Ummat-e-Mohammadiya[48], well-wishing and sacrifice for the path of justice.
His famous books are:
Hashiya sahi Bukhari, Tahzeer un naas, Aab-e-hayaat, Intesaar ul Islam,
Taswiya al aqaidah, Hujja tul Islam, Mubahisa Shah Jahan Pur etc.
Besides he was the founder of the great religious academies of Deoband in India.

[48] Followers of the holy Prophet Mohammad(peace be upon him)

30. Alama Abdul Hai bin Abdul Haleem®

Alama Abdul Hai bin Mohmmad Ameen bin Mohammad Akbar bin Mufti Ahmad was born at 26th Zeeqat[49] 1262 AH and deceased in 1304 AH.
Banda of Hindustan was his home town. At the age of ten years he memorised the entire Holy Quraan-e-Kareem.
All skills and knowledge he got taught by his father Maulwi Abdul Haleem.

31. Alama Qutab Syed Shaheed ®

His real name was Alama Qutab Shaheed[50] whereas his family name was Qutab. He was born in 1906 and was murdered in 1966. He was a hafiz. He got skilled at the school of his home town and finally got hold of a first-rate certificate from the Cairo university. Furthermore he expanded his knowledge in America. He was the supporter of the movement Akhwaan ul Muslemeen. He was a magnificent writer of Arabic prose.
His famed writings are:
Al qassas al deeniyah, Ashook, Tifl, Min al qarriyah, Al madinatul mas-hoora,
Mush-haa-heda tul qayamaa iil Quran al adliyaa ul ij-temaya fil islam,
Fi zalaal ul Quran Darasaa tul Islamiya.

32. Alama Maulana Sana Ullah Amritsari ®

Abu Al wafa Maulana Sana Ullah Amritsari was born in a famous city of Punjab called Amritsar in 1287 AH and passed away in 1368 AH. Kashmir was his native land. He was considered among the greatest scholars and polemical writer and voice of Hindustan[51] among the Muslims in India. He was associated with Ehl-e-Hadith[52]. Among his writings Tafseer ul Quran ba-kalaam ur rahmaan Tafseer e Sanai is famous. He was one of the most ruthless adversaries of the Ahmadiyya Muslim Jamma’t in Islam.

33. Alama Ismail al-Bukhari ®

His full name was Abu Abdallah Mohammad Ibn Ismail Al-Bukhari. He was born at Bukhara[53], Central Asia in the year 810. As a youth he began travelling throughout

---

[49] Name of an Islamic month

[50] Martyr

[51] The entire Indian subcontinent

[52] An Islamic sect

[53] Now in Uzbekistan

Muslim world collecting Ahadith. Alama Bukhari began learning the utterances and actions of the Prophet by heart while still a child. His travels in search of more information about them began with a pilgrimage to Mecca when he was 16. He then went to Egypt, and for 16 years he sought out informants from Cairo to Merv in Central Asia. Al-Bukhari was an extremely scrupulous compiler, showing great critical discrimination and editorial skill in his selection of traditions as authentic ones. He was one the greatest compilers and scholars of Hadith. Of the more than 600,000 traditions al-Bukhari collected, some 7,275 of them were compiled, with full genealogies of transmitters stretching back to the prophet, in a work he entitled Kitaab al-Jami as-Sahih[54]. Following a theological dispute, al-Bukhari was banished to Kartank, near Samarkand[55], where he died in 870. His tomb has been the destination of many pilgrimages. As a preliminary to his Sahih, al-Bukhari wrote at-Tarikh al-kabir[56]. is the most famous and voluminous book.

[54] Arabic: The genuine book

[55] Now in Uzbekistan

[56] Arabic: The Large history

Explanation

Bin = Arabic word for „son of"

Hijri =(abbreviation AH) the Islamic era is known as that of the hijra since its starting point is the year in which Prophet Muhammad peace be upon him migrated from Mecca to Medina (AD 622), an event known in Muslim tradition as the hijra. This calendar is based on the Moon rather than the Sun, a year consisting of 12 months, each counted as the time between the appearance of one new moon and that of the next. The year thus lasts for about 354 days, approximately 11 days less than the solar year used in the common calendar.

Muhaddis = Collector of the A'Hadith of Holy Prophet Mohammed (p.b.u.h)
Hadith = in Islam, the record of the precepts, actions, and life of the Prophet Mohammed, (pbuh) which constitutes his Sunna, or example. It is accepted as a main source of Islamic belief and practice and is placed in secondary in authority after Holy Quran. The plural form of Hadith is A'hadith.

Mufassir = a person who comments and elaborates on the meaning of Quranic verses.

Fiqah = Islamic law that direct the conduct of individuals and the Islamic community.

Faqih = a person who has the authority to explain Islamic law as determined in the Holy Quran, Hadith and Sunna.

Sunna = (plural form is sunnan) Islamic custom or the Way of life of Prophet Mohammed (p.b.u.h).

Mushtahid = a jurist entitled to independent notes referring the Islamic law.

Shawal= the Islamic month after Ramadan.

Imaam= Islamic Title "The one who leads the prayer". It may also signify the head of a community or group.

Hafiz = a person who memories the Holy Quran.

Sufi= an Islamic mystic

Saha-sitta= the seven most authentic collections of Hadith.

Ijtehaad = independent clarification of Islamic law based on all four sources i.e. Quran, Sunnah, Hadith & Ijmah.

Rajjab = Islamic month

Biographien von Autoren

1. Alama Tibri®

Das Heimatland von Alama Abu Jafer Mohammad Bin Jareer Al Tibri (224-310 H) war Tabristan (südlich des kaspischen Meers im Iran). Auf der Suche nach Wissen machte er sich auf den Weg nach Ägypten, Syrien und Irak und ließ sich schließlich in Bagdad nieder. Er war einer der herausragendsten Historiker, Hadith-Gelehrter, Quran-Kommentator, Rechtsgelehrter und Rechtsgutachter.
Er verfasste folgende Bücher: Jamaya tul bayaan fi tafseer ul Quran, Tareekh ul Umum ul mulook, Kitaab ul Qiraeet[1], Kitaab ul Addad wa tanzeel[2] , Ehkaam sharayatul Islam[3], Al tabseer fi usool id din[4]. Seine Werke besitzen unter Fachleuten große Autorität.

2. Hazrat Imaam Ahmad bin Humble® (780 bis 855 n.Chr.)

Er stammte aus Bagdad, wo er in den frühen Jahren seines Lebens unterrichtet wurde, dort lernte er Ahadith und Sunna und begab sich auf eine Reise nach Kufah[5] , Basra[6], Mekka, Medina, Jemen, Syrien und Algerien. Er nahm eine hohe Stellung in Hadith und Fiqah ein und wurde daher zum Imam von Humbli-Rechsschule. Die bekanntesten Büchern von Hazrat Imaam Ahmad bin Humble sind nachstehende: Al Massnad Ahmad bin Humble[7], Kitaab ul Zohad[8]

---

1 Fehlerfreie Rezitation und richtige Aussprache des Heiligen Qurans

2 Die Reihenfolge der Offenbarung der Verse des Heiligen Qurans

3 Anweisungen der Shariyat (Islamische Rechtswissenschaft) betreffend

4 Die Rezension der Lehren der Religion.

5 Eine Stadt im Süden Iraks

6 Eine irakische Provinz

7 Stellungnahme von Ahmad bin Humbel

8 Manuskript über Besonnenheit

3. Imam Mohammad Bin Ali Tirmizi (3. Jh der Hidjra)

Wegen seiner Heimat Tirmiz wurde er Tirmizi genannt. Um Ahadith zu sammeln, bereiste er Irak, Khorasan und Nishapur. Er war ein Hafiz, Sufi und Muhaddis.
Außer seinem Buch „Jamaee Tirmizi[9]“, welches zu den Saha Sitta gehört, hat er weitere Werke verfasst: Riyazatul nafs[10], Nawadir al asool fi maraffat al aghbaar ul susool ullah, Allal al aboodiya khat mue oliya.

4. Imam Abu Daud Bahustani

wurde im Jahre 202 H geboren und verstarb am 16. Shawal 275 H in Basra[11]. Sein Vaterland war Sabastan. Auf der Suche nach Ahadith durchreiste er Bagdad, Nishapur[12] und Isfahan[13]. Im Fach Hadith wird er als eine Autorität anerkannt. Er nimmt auf dem Fachgebiet Hadith und Fiqah eine hohe Stellung ein. In Fiqah und Ijtehaad räumten ihm viele Gelehrten den zweiten Rang nach Imam Bukhari ein. Die Zahl seiner Werke beläuft sich auf 300. Eines seiner vielbeachteten Werke „Sannan Abu Daud[14]“ gehört zu den Saha-Sitta. Die Gesamtanzahl seiner Werke beträgt 22. Einige der bekanntesten Werke sind: Kitaab ul misail, Massnatt malik, Kitaab ul Massabbi wa-al musahif, Kitaab ul tafseer.

5. Imam Muslim bin al Hadjaadj: (206 H bis 24. Rajjab 261 H.).

Er lebte in Nishapur[15], eine wohlbekannte Stadt von Khorasan[16], wo er in seinen jungen Jahren Bildung erhielt. Um sich Wissen anzueignen, reiste er nach Hijaaz[17], Syrien, Ägypten, Jemen und Bagdad. Er notierte zahlreiche Ahadith von Muhaddasien.
Die Methode, wie er bei der Aufstellung von Ahadith die Authentizität und Exaktheit bewahrte, machte Imam Muslim zur Hauptperson im Fachbereich Hadith. Außer Sahi Muslim Shareef hat er noch weitere Bücher geschrieben: Kitaab Massnat Qabeer, Kitaab al Asma wal qanni, Kitaab al Allal, Kitaab wahaam ul muhaddaseen, Kitaab al tabkhaat etc.

---

9 Sammlung von Ahadith

10 Die Mäßigung des Selbstbewusstseins

11 eine irakische Provinz

12 (auch Neyshabur genannt) befindet sich in nord-östlichem Iran.

13 Eine Stadt in Iran

14 Zusammenstellung der Ahadith vom Abu Daud

15 (auch Neyshabur genannt) befindet sich in nord-östlichem Iran.

16 Eine Provinz in Persien.

17 Befindet sich in Saudi Arabien.

6. Imaam Ibn-e-Majah: (824 n.Chr 889 n.Chr)

Geboren in Khazuyan in der Provinz von Azerbaijan in Iran, geboren. Für die Aufstellung von Ahadith begab er sich auf den Weg nach Khorasan[18], Irak, Hidjaaz[19], Ägypten und Syrien. Ferner reiste er nach Kufah[20], Bagdad, Hamadan[21], Nishapur[22] etc. Er hatte mehr als 300 Lehrer. Sogar große spirituelle Gelehrte erkannten seine Erhabenheit an. Hafiz Ibn-e-Qaseer, Hafiz Ibn-e-Hijer und Alama Zohbi rühmten ihn sehr. Er schrieb diverse Bücher über Tafseer, Hadith und Geschichtswissenschaft nieder: Al Tafseer , Sannan Ibn-e-Majah[23], Al Tareekh[24]

7. Alama Mohammad bin Saad Al Bisri ®: 168 H bis 230 H.

Um religiöses Wissen erwerben, machte er sich auf den Weg nach Medina und Kufah[25]. Dabei war er Schüler bedeutender Lehrer. Er wird als einer der exzellentesten Gelehrten seiner Zeitgenossen angesehen. Er war ein Muhaddis und Hafiz. Sein berühmtes Werk heißt „Al Tabaqatul Qabeer".

8. Alama Abu Al Hassan bin Ali Umar ®: (303 bis 285 H)

Seine Heimat war Bagdad, er wurde im Stadtteil Qutn geboren. Das Wissen über Ahadith eignete er sich von den berühmten Muhadaseen[26] seiner Zeit an. Für diesen Zweck reiste er nach Kufah[25], Syrien und Ägypten, wo er das Wissen über Literatur, Qiraat etc. erlernte. Er wurde mit dem Titel „ Ameer ul Momineen fil Hadith[27]" ausgezeichnet. Einige seiner geschätzten Werke sind: Kitaab ul Sunnal al darull qutni, Kitaab allal hadith, Al ilzamaat ali al saheheen, Al astaad rakaat wa-al tashbi, Kitaab al arba-ien.

---

18 eine Provinz in Persien.

19 befindet sich in Saudi Arabien.

20 eine Stadt im Süden Iraks

21 eine Stadt im Westen Irans

22 (auch Neyshabur genannt) befindet sich in nord-östlichem Iran.

23 Sammlung von Sunnat, die von Ibn-e-Majah zusammengetragen wurde.

24 Die Geschichtswissenschaft

25 Eine Stadt im Süden Iraks

26 Pluralform von Muhaddis

27 Das Oberhaupt der Muslime, die sich mit Ahadith auskennen.

9. Imam Ar-Raghib Al-Asfahani ®:

Ein berühmter Gelehrter und Philologe. Einige Leute beschrieben ihn als Anhänger des puren Rationalismus; Imam Razi bestätigte jedoch, dass Imam Raghib an die Grundlehren des Islam glaubte. Er war ein zuverlässiger Philologe, Literat und Quran-Kommentator. Sein Werk „Mufaradat li Alfaaz ul Quran“ ist weit anerkannt. Überdies hat er weitere äußerst bedeutende Bücher über die Themen Literatur und Philologie verfasst.

10. Alama Abul Qaim Mohammad bin Umar®: 467-538 H.

Geboren wurde er Quarhan. Bereits als Heranwachsender verließ er in der Suche nach Wissen sein Zuhause. In scholastischen Philosophie befolgte er den Überlegungen von Moahtazallah. Er verfasste vielbändige Werke wie: Mukhtassar al muwaffaqaat bail ehl ul bait wa as-asahab, Kasa-is al ashtarul al akraam al-barrah.

11. Alama Abul Hassan Ali Ibn Ahmad Wahidi Nishapuri ®:

Shaikh ul Islam Abul Hassan Ali Ihn Ahmad al Wahidi Nishapuri al Shafaii starb im Jahre 468 H in Nishapur[28]. In Medina und Koofa eignete er sich Wissen an. Wahedi Salebi, ein meisterhafter Exeget, war sein Student und erlernte von ihm die Wissenschaft der Exegese. Er war ein Mufassir und ein Experte auf dem Gebiet der Morphologie und Syntax. Seine bekannten Bücher sind: Babul as baab ul hazool, Al tabeer fir sharah asma-ullah talah al husna, Sharraah dewaan abbi al tayyal as muttabbanni.

12. Alama Fakhrud din Razi®: 543 bis 606 H.

Geburt in der berühmten Stadt Ray im am Tage des Id-Fests[29]. Grundkenntnisse erwarb er von seinem Vater Zia du Din Abul Qasim, der selbst ein Fachmann der scholastischen Philosophie war. Er lebte in verschiedenen Gegenden wie Samerqand[30] und Hindustan[31]. Unter den geehrtesten islamischen Gelehrten und Exegeten seiner Zeit war er eine einzigartige und ausgezeichnete Persönlichkeit. Für viele Gelehrten galt er als eine Quelle des Wissens. Seine bekannten Bücher sind: Al

---

28 (auch Neyshabur genannt) befindet sich in nord-östlichem Iran.

29 Islamischer Feiertag

30 Gebietshauptstadt im Zentrum Usbekistans, in der Flussoase des Serawschan gelegen.

31 Bezeichnung für die Region, die im Allgemeinen die gesamte Gangesebene in Nordindien umfasst.

tafseer ul kabeer, Tafseer ul fateha, Tafseer ul Sagheer, Nahayatul Aqool, Al Malam fi usool al faqiha, Al arbaien fi usool id din etc.Die Gesamtsanzahl seiner verfassten Werke beläuft sich auf ungefähr 68.

13. Alama Ali bin Mohammad®: 1160-1233 n. Chr.

Der Name seines Vaters war Abul Hassan. Ibne Khuldoun vermerkt über ihn, dass er nach Badgag reiste, um dort Wissen zu erwerben. Von hier setzte er seinen Weg nach Musil über Syrien nach Jerusalem fort. In Musil entwickelte er sich zu einem meisterhaften Kenner der Ahadith. Er war ein hervorragender Historiker, muhaddis-e-hafiz[32] und Literat. Seine berühmten Werke sind: Assad ul ghabeta fi mahra fatul sahabiya, Kamil fi al tareekh, Al Jame-a al kabeer fi il-mul bayaan, Kitaab ul Jihaad

14. Alama Mohi Uddin Ibne Arabi®

Hazrat Mohammad bin Ali bin Mohammad bin Ahmad bin Abdullah Al Ta-i al Hatami al Ma-roof be al Sheikh al Akbar Ibn Arabi Mohi Uddin wurde in 560H (1165 n.Chr.) geboren und verstarb in 638H (1240 n.Chr.).
Er verbrachte 30 Jahre, um sich Wissen anzueignen. Nach einem Umzug nach Ashabelia reiste er nach Ägypten, Hijaaz[33], Bagdad und Rom. Er wurde als ein Heiliger, ein Wegweiser und ein beachtlicher Fachmann im spirituellen Wissensbereich hochangesehen. In „Futoohaat-e-Makkiya“ werden diverse religiöse Vereinigungen besprochen. Außerdem ist Fasoos-ul-Hikam ein authentisches Werk den Themen der Mystik, philosophischen Fragen und Offenbarungen betreffend. Er verfasste mehr als 150 Bücher.

15. Alama Mohammad bin Yousuf Al Andaloosi® (1256-1344 n. Chr.)

Alama Mohammad bin Yousuf Al Andaloosi Geboren in Gharnata. Das Wissen über Qiraat (Quran-Rezitation), arabische Sprache, Hadith und Tafseer erlernte er von den hervorragendsten Gelehrten seiner Zeit. Es wird berichtet, dass er sich das Wissen über Ahadith von mehr als 450 Mentoren beibringen ließ. Er war ein ausgezeichneter Literat, Mufassir, Muhaddis und Historiker. Überdies war er ein genialer Sachkenner von Grammatik.
Seine hervorragenden Werke sind: Al Behrul Moheed fi tafseer ul Quran, Al Alaam ba-arkaan ul Islaam, Al fawaid o takmeel al maqasid fi al-nahu etc.

---

[32] Eine Person, die die gesamte Sammlung von Hadith auswendig gelernt hat.

[33] Befindet sich in Saudi-Arabien.

16. Alama Ahmad bin Abdul Haleem®:
(661 H. in Haraan geboren)

Er war unter dem Titel Ibne Tameema bekannt. Zusammen mit seiner Familie reiste er nach Damaskus[34] . In der Festung von Kairo wurde er gefangengehalten. Ebenso wurde er zweimal in Alexandria[35] und Damaskus eingesperrt. Er wird als ein Muhaddis, Hafiz, Mufassir, Faqih und Mudjtahid angesehen.
Einige seiner Bücher sind: Majmoo-ah fatawa, Al sayasatul sharriya fi islah al ra-ii wal raiyya, Bayanul jawaab al sahi an badal din al Massih, Minhaaj ul sunnat al nabwiya, Al risalatul arshiya u. a.

17. Alama Ala-Uddin Ali al Mutaqi al Hindi®:

Alama Ala-Uddin Ali al Mutaqi bin Hassam ud din al Hindi (1480-1567 n.Chr.) wurde in Süddhakken (Hindustan[36]) geboren. Um sich Wissen anzueignen, wählte er Medina-Munawara als seinen Wohnsitz. Anschließend verweilte er einen langen Zeitraum in Mekka, um dort sein Wissen über Hadith auszudehnen. Er war ein anerkannter Faqih, Muhaddis, Prediger, ein enthaltsamer, gottesfürchtiger und religiöser Gelehrter.
Seine bekannten Bücher sind: Kanzool ul amal irshaad ul irfaan wa ibaratul imaan al burhaan al jalli fi marafatul wali, Al raq al ,arqoom fi ghayaat ul uloom.

18. Alama Abu Abdullah Mohammad
bin Ahmad Al Andaloosi® (verst. 671 H).

Er war als mufassireen-e-arifeen al warsaeen und Al zahedeen fi dunya hochangesehen.
Sein Werk umfasst zehn Bände: Al Jaame-a al ehkaam al Quran, Al Suni fi shara asma-ul husna, Al Taz-kaar fi al-fazal al as-kaar, Al Tazkiri ba amoor al akira

19. Alama Ibn Qayyam Juziya®: (691-751 H)

Er wurde in Damaskus[37] geboren. Sein Vater war der Hauptverwalter von Madarsatul Jawaziya[38]. Das ist auch der Grund, warum er als Ibn Qayyam Jawaziya

---

34 Hauptstadt Syriens.

35 Stadt und wichtigster Seehafen im nördlichen Ägyptens.

36 Bezeichnung für die Region, die im Allgemeinen die gesamte Gangesebene in Nordindien umfasst.

37 Hauptstadt Syriens.

38 Name einer Akademie.

bekannt war. Er war ein großartiger muffasir-e-Quran[39], Spezialist in Satzlehre, Herr der Rhetorik, ein brillanter Mudjtahid und scholastischer Philosoph (ilme kalam). Aufgrund seiner Fähigkeiten zählt man ihn zu den Nachfolgern von Ibn-e-Tameema. Die Bekanntesten unter seinen Werken sind: Alaam ul moqe neen mir rabbul alameen kitaan badi-ul aqa-id, Kitaab ul siratul mustaqeem, Idjtama-ul jayoosh al islamiyah, Madare jul saleqeen, Zaad-ul-meaad, Fatah darulsada, Al wabil al seeb fee al kalam al tayyab. Ibne Mayaad zählt 45 seiner Bücher in seinem Manuskript mit dem Titel Shaz raat-ul-zeheb auf.

20. Alama bin kaseer® 701 bis 774 Hidjra.

Sein Name war Ismail, Name des Vaters Abul Fidah, Titel Amadud-Deen, wobei er üblicherweise Ibne Kaseer genannt wurde. Sein Heimatort war Mudjall in Syrien. Das Verständnis von Fiqah eignete er sich von seinem älteren Bruder an und absolvierte ein Studium von Hadith unter der Aufsicht von Sheikh Burhan-ud-Din und Sheikh Kamal-ud-Din. Neben den Kenntnissen von Hadith war er Meister von Fiqah, Tafseer und Geschichtswissenschaft. Dies ist der Grund, warum erstklassige Gelehrte ihm Achtung zollten. Seine anerkannten Werke sind: Tafseer ul Quran-e-Kareem, Al Badaya wall nahaya, Tab-kaat ul Shafiya, Al-Ijtehaad fee talb al-jihaad, Rasala fee faza-il, Kitaab al fi muqqaddamaat.

21. Alama Masood bin Umar bin Abdullah Al Taftazani® (1312-1389 n. Chr.)

Er war ein Bewohner von Taftazann, welches in der Nähe von Nisa liegt. Er war einmalig in arabischer Grammatik, Syntax, Etymologie und Rhetorik. Zudem war er in Fiqah und Logik versiert.

22. Imam Mohammad bin Abdullah al Tabreezi® :

Es gibt keine Angaben über Ort und Datum seiner Geburt. Den einzigen Hinweis gibt es über das Jahr 737 H, in dem er das Buch Mishkatul Masabih niederschrieb. Er war ein außerordentlicher Gelehrter von Hadith. Neben seinem bekannten Werk Mishkatul Masabih verfasste er auch eine Erläuterung dieses Buches.

23. Alama Abdul Kareem Ibne Ibraheem al Qadri® (768-811 Hidjra).

Es wird gesagt, dass er ein Bewohner von Bagdad gewesen sei. Er war ein Anhänger von Tariqa-e-Qadriya. Sein Denken war im Einklang mit den Lehren des

39 Eine Person, die sich mit der Auslegung des Heiligen Qurans beschäftigt und diese auch näher beleuchtet.

vortrefflichen Sheikh Alama Mohiuddin Ibn Arabi. Die nachstehenden Bücher gehören zu den Meisterwerken: Imsaan-e-kamil fi mora fatull wa akhir wa awwal, Al asfaar an risaalatul al anwaar, Al nawa dir al aina fill bawadir al ghabiya, Al kai-happ wal raqeem, Al kashif an as-raar bismilla hir rahmaan nir raheem

24. Imam Abdul Rahman Ibn Abi Bakr al Sayooti® (1445 bis 1505 n.Chr.):

Geboren in Kairo. Seine Vorfahren ließen sich in Sayoota (Ceuta) nieder. Dies ist auch die Begründung, warum er als Sayooti bekannt war. Sein Vater war ein ausgezeichneter Gelehrter und Mentor von Fiqah. Überdies war er versierter Logiker, Philosoph, Quran-Kommentator und nahm die Stelle seines Vaters als Lehrer an. Seine geschätzten Bücher werden nachstehend aufgezählt: Tarjamatul Quran fi Tafseer al Massnad al Quran, Tafseer ad daarul mansoor, Al adkhaan fi uloom il Quran, Al jama-e-al sagheer fi al-hadith. Die Zahl der von ihm verfassten Werke beläuft sich auf mehr als 500.

25. Alama Ismail Haqqi Al Astanbuli®

Alama Ismail Haqqi bin Mustafa al Astanbuli al Buroosi Abu al Fuda wurde im Jahre 1063 n.Chr. in Odessa geboren und verstarb 1137 n.Chr. Er hatte die Gelegenheit bekommen, sich von Sheikh Fazl Ullah Usmaan unterrichten und ausbilden zu lassen. Unter seiner Anweisung konnte er eine hohe Stellung auf dem Gebiet der Mystik erlangen.
Seine berühmten Bücher sind: Roo-hul bayaal fi tafseer ul Quraan, Kitaab al toheed, Kitaab al Nijaat, Sharra ul arba-I-een fi al hadith. Er verfasste mehr als 100 Bücher.

26. Hazrat Shah Wali-Ullah®

Hazrat Azeem ud Din Shah Wali Ullah Mohaddis Dehallwi Ibn Abdul Raheem Shah wurde im Jahre 1703 n.Chr. im Stadtteil Muzaffar Nager in Dehli (Hisdustan[40]) geboren. Grundbildung erwarb er sich in seinem Heimatort. Im Alter von sieben Jahren lernte er den gesamten Heiligen Quran auswendig. Nachher erweiterte er sein Wissen über Tafseer, Hadith, Fiqah und Mystik. Er hatte außerdem Beziehungen zu den Anhängern von Naqsh-Bandiya. Er war nicht nur ein ausgezeichneter Muhaddis, sondern ebenfalls ein exzellenter Gelehrter, Faqih, Mudjtahid und Kenner der arabischen Sprache. Seine bedeutendsten Bücher sind: Fatah ul Quran al Fauz ul Kabeer, Hijja tul balagha, Tafhi maatul haa-ya.

40 Bezeichnung für die Region, die im Allgemeinen die gesamte Gangesebene in Nordindien umfasst.

27. Alama Syed Mahmood Aafandi®

Syed Mohammad Aafandi war sein Name, Name des Vaters Abu Al Sana und Anrede Shahab ud Din. Er wurde im Jahre 1217 n.Chr. in Karkh/Bagdad geboren. Grundbildung gab ihm sein Vater. Des weiteren ließ er sich von vorzüglichen Gelehrten ausbilden. Im Alter von 13 Jahren fing er an Unterricht zu erteilen und Bücher zu verfassen. Er war ein zuverlässiger Gelehrter der Philosophie und Logik, ein perfekter Gelehrter und ein einmaliger Muhaddis und Mufassir seiner Zeiten. Seine bedeutendste Bücher sind: Rooh ul maani fi tafseer ul Quran, Sharra ul Salam fi al-mantaq.

28. Nawaab Siddeeq Hassan Khan®:

Er wurde im Jahr 1248 Hidjra geboren. Sein Heimatort war Bareeli in U.P (Uttar Pradesh[41]). Nachdem er die grundlegende Bildung in seiner Heimatstadt abgeschlossen hatte, reiste er nach Farakhabad. Aufgrund seiner außerordentlichen Anstrengungen lebte das religiöse Bewusstsein auf dem Subkontinent wieder auf und Begeisterung für wissenschaftliche Forschung trat an die Stelle der Untätigkeit in den religiösen Vereinigungen. Es existiert kein einziges Fachwissen, in dem er kein überragendes Schrift verfasst hat.

29. Alama Mohammad Qasim Nanotwi®:

Er wurde im Jahre 1248 Hidjra geboren und verstarb in 1297 H. Sein Heimatort war Nanota, Stadtteil Saharan-Pur in U.P. (Uttar Pradesh[41]). Seine Bildung schloss er in seiner Heimat ab. Danach ließ er sich von verschiedenen Gelehrten arabische und persische Bücher lehren. Er war ein leuchtendes Beispiel an Aufrichtigkeit, Ehrlichkeit, Frömmigkeit, Religiosität, Mitgefühl mit der Ummat-e-Mohammadiya[42], Gutmütigkeit und Selbstlosigkeit für den rechten Weg. Seine bekannten Bücher sind: Hashiya sahi Bukhari, Tahzeer un naas, Aab-e-hayaat, Intesaar ul Islam, Taswiya al aqaidah, Hujja tul Islam, Mubahisa Shah Jahan Pur. Überdies war er der Begründer der erstklassigen religiösen Akademien von Deoband in Indien.

30. Alama Abdul Hai bin Abdul Haleem®:

Geb. am 26. Dhilqad 1262 Hidjra, verstorben im Jahre 1304 Hidjra. Banda in Indien war sein Heimatort. Im Alter von zehn Jahren lernte er den gesamten Heiligen Quran auswendig. Alle sein Können und sein Wissen hatte er sich von seinem Vater Maulwi Abdul Haleem erworben.

[41] Bundesstaat in Indien.

[42] Nachfolger des heiligen Propheten Mohammad.

31. Alama Qutab Syed Shaheed ®:

Sein Name war Alama Qutab Shaheed[43] , sein Familienname war Qutab. Er wurde im Jahre 1906 geboren und wurde in 1966 ermordet. Grundschule besuchte er in seinem Heimatort und mit einem exzellenten Zertifikat der Kairo Universität ausgezeichnet. Studienaufenthalte in Amerika. Er war ein Befürworter der Bewegung Akhwaan ul Muslemin. Er war auch ein bedeutender arabischer Schriftsteller. Seine wichtigsten Bücher sind u.a.: Al qassas al deeniyah, Ashook, Tifl, Min al qarriyah, Al madinatul mas-hoora, Mush-haa-heda tul qayamaa iil Quran al adliyaa ul ij-temaya fil islam, Fi zalaal ul Quran, Darasaa tul Islamiya.

32. Alama Maulana Sana Ullah Amritisri ®:

Abu Al wafa Maulana Sana Ullah Amritsari wurde in 1287 Hidjra in der bekannten Stadt Amritsar in Punjab geboren und starb i. J. 1368 Hidjra. Seine Heimat war Kaschmir. Er war einer der großartigen Gelehrten und Schriftstellern und Rednern in ganz Hindustan. Er gehörte der Vereinigung von Ehl-e-Hadith an. Unter seinen Werken ist Tafseer ul Quran ba-kalaam ur rahmaan tafseer e sanai bedeutend. Er war einer der erbitterten Gegner der Ahmadiyya-Muslim-Gemeinde.

33. Alama Ibn-Ismail Bukhari®:

Sein vollständiger Name war Ibn-Ismail Bukhari. Er wurde im Jahre 810 n.Chr. in Bukhara[44] geboren. Als Jüngling begann er, in der muslimischen Welt zu reisen, um Ahadith zu sammeln. Von den über 600 000 Überlieferungen, die Alama Ibn Ismail Bukhari sammelte, wurden etwa 7 275 mit vollständigen Genealogien der bis zu dem Propheten zurückreichenden Übermittler in einem Werk zusammengetragen, das er Al-Sahih[45] betitelte. Im Anschluss an eine theologische Auseinandersetzung wurde Al-Bukhari nach Kartank bei Samarqand verbannt, wo er starb. Sein Grab ist das Ziel vieler Pilger.

---

[43] Märtyrer

[44] Heurte Uzbekistan.

[45] Arabisch: das Echte

Erläuterungen

Bin = arabische Bezeichnung für „Sohn von"

Hidjra = (Abkürzung H) bezeichnet insbesondere die Auswanderung 622 n. Chr. des heiligen Propheten Mohammad (Friede Allahs sei mit ihm) aus Mekka nach Medina. Kalif Omar I. legte das Jahr der Hidjra als erstes Jahr der islamischen Zeitrechnung fest. Somit wurde das Jahr 622 zum Jahr 1 ah (anno hegirae) im islamischen Kalender.

Muhaddis = Sucher und Aufbewahrer der Ahadith.
Hadith= (Pl. Ahadith) Dies ist nach Quran und Sunnat die dritte wesentliche Quelle des Islams. Ahadith sind Überlieferungen des Heiligen Propheten (s), d.h. alles, was er jemals äußerte wie auch die Ereignisse seines Lebens, die von Augenzeugen berichtet wurden und die von denen, die die Überlieferungen sammelten, schriftlich festgehalten wurden.

Sunnat = (Pl.=Sunnan) Die Sunnat is gleich nach dem Heiligen Quran die wichtigste Quelle, aus der sich die Lehren des Islams herleiten. Im Islam steht Sunnat für die tatsächliche Verfahrensweise des heiligen Propheten Mohammad (s) hinsichtlich einer religiöser Angelegenheit, die seine Anhänger zu seinen Lebzeiten und unter seiner persönlichen Leitung ausgeübt haben.

Mufassir = eine Person, die sich mit der Auslegung des Heiligen Qurans beschäftigt und diese auch näher beleuchtet.

Fiqah = Islamisches Recht, das das Verhalten der Individuen und das Zusammenleben in einer Gemeinde festlegt.

Faqih= eine Person, die die Legitimation zur Erläuterung und Deutung von islamischen Recht, wie dieser in dem Heiligen Quran, Hadith und Sunnat festgelegt ist.

Mushtahid = ein Rechtswissenschaftler, dem eine unabhängige Anmerkung zum islamischen Recht genehmigt ist.

Shawaal = islamischer Monat nach dem Fastenmonat Ramadan.

Imam = (arabisch : derjenige, der das Gebet leitet) Vorbeter in einer Moschee, der das rituelle Gebet der Gläubigen leitet. Als Imam kann auch das Oberhaupt einer Gemeinschaft oder Gruppe bezeichnet werden.

Hafiz = eine Person, die den gesamten Heiligen Quran auswendig gelernt hat.

Sufi = islamischer Mystiker

Saha-sitta = die sieben authentischsten Sammlungen von Ahadith

Ijtehaad = unabhängige Erläuterung des islamischen Rechts

Rajjab = Islamischer Monat

اظہار تشکر

اس کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں بہت سے احباب نے نہایت محنت سے حصہ لیا۔ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم کے بعد امیر جماعت جرمنی محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب کی ہدایت پر شعبہ تصنیف نے اس اہم کام کو جاری رکھا۔ چنانچہ اس تالیف کے مختلف مراحل پر مربیان سلسلہ محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، محترم مبارک احمد صاحب تنویر، محترم محمد الیاس صاحب منیر، محترم جاوید اقبال صاحب ناصر اور محترم ساجد نسیم صاحب اور ان کے ساتھ محترم میر عبد اللطیف صاحب، مکرم مرزا محمود احمد صاحب اور عزیزم عبد الاعلیٰ صاحب نے گرانقدر خدمت سرانجام دی نیز اس کی تیاری کے دوران بزرگوارم محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی، مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب، مکرم راجہ محمد یوسف خان صاحب اور مکرم رانا نعیم احمد صاحب کا تعاون رہا۔ انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کا کام ابتدائی طور پر مکرم طاہر محمود صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم جرمنی، محترمہ ساجدہ وسیم شاہ صاحبہ، عزیزہ ثناء مریم، عزیزہ ماریہ چیمہ اسی طرح مکرم عبد الرفیق احمد صاحب نے سرانجام دیا جبکہ محترم سید منصور شاہ صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اور عزیزم عاصم خان صاحب نے انگریزی ترجمہ اور محترم فضل الٰہی انوری صاحب نیز مکرم یحییٰ سیربے صاحب(Jan Zerbe)اور مکرم طارق ہبش صاحب نے جرمن ترجمہ پر نظر ثانی کی۔

اور یہ فہرست نامکمل رہے گی اگر کارکنان شعبہ تصنیف جرمنی مکرم نوید حمید صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تصنیف، مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری تصنیف اور عزیزم طارق محمود کا ذکر نہ کیا جائے، جنہوں نے بے پناہ محنت اور مسلسل کام کر کے اس کتاب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب مخلص اور فدائی کارکنان سلسلہ کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج شعبہ تصنیف۔ جماعت احمدیہ جرمنی

Acknowledgment

Many people have contributed to the success of this book. First and foremost, it was the late Maulana Ataullah Kaleem who laid the foundation of this work. After the demise of the former, under the instructions of Amir Jama'at Germany Mr. Abdullah Wagishauser, Shoba Tasneef (Publication Section) of Jamaat Germany carried on with this project.

We are thankful to our missionaries Maulana Haider Ali Zafar Sahib Missionary In-charge Germany-, Mr. Mubarak A. Tanveer, Mr. Muhammad Ilyas Munir, Mr. Javaid Iqbal Nasir and Mr. Sajid Naseem as well as Mr. Mir Abdul Latif and Mr. Abdul A'ala who all have significantly participated in this hard work. Also included among the scholars and writers, who have extended valuable support to us during the compilation of this book, are Mr. Masood Ahmad Dehlawi, Mr. Habib-ur-Rahman Zeervi, Raja Mohammad Yousuf Khan and Rana Naeem Ahmad.

The translation into English and German was initially done by Mr. Tahir Mahmood, Mrs. Sajida Waseem Shahid, Ms. Sana Mariam und Ms. Maria Cheema. The final work on the English translation was done by Mr. Seyd Mansoor Shah, editor of „Review of Religions", and Mr. Asim Khan. While Mr. F.I. Anweri and Mr. Jan Zerbe and Tariq Hübsch have revised the German translation.

This list would remain incomplete, however, if the names of Mr. Naveed Hameed, additional Secretary Tasneef, Mr. Daud Majoka, assistant Secretary Tasneef, and Mr. Tariq Mahmood, who converted the book into electronic data for computer use, were not mentioned here.

May Allah's special blessings descend upon all the brethren who offered their time and knowledge to grant a successful conclusion of the book in hand.

In-Charge Shoba Tasneef
Ahmadiyya Muslim Jamaat Germany

Danksagung

Zahlreiche Personen haben durch ihre Arbeit dieses Projekt zum Abschluss gebracht. Denen sei hier herzlichst gedankt. Besondere Erinnerung verdient die grundlegende Bemühung von Maulana Ataullah Kaleem zur Sammlung der Zitate dieses Buches. Möge Allah ihm dies aufs beste belohnen. Nach seinem Tode unter der Anleitung des Amirs der Jamaat Deutschland Herrn Abdullah Wagishauser führte Shoba Tasneef (Publikations- Abteilung) dieses Projekt weiter.

Wir möchten Dank sagen den Imams Herrn Maulana Haider Ali Zafar Leitender Imam in Deutschland, sowie Herrn Mubarak A. Tanveer, Herrn Muhammad Ilyas Munir, Herrn Javaid Iqbal Nasir, Herrn Sajid Naseem, des weiteren den Herren Mir Abdul Latif, Mirza Mahmood Ahmad und Abdul A'ala, welche die Arbeit zum Abschluss brachten. Während der Anfertigung dieses Buches standen uns der Gelehrte Herr Masood Ahmad Khan Dehlawi und Herr Habib-ur-Rahman Zeervi und Raja Mohammad Yousuf Khan und Rana Naeem Ahmad durch ihre tatkräftige Unterstützung zur Seite.

Die Übersetzung ins Englische und Deutsche nahmen zunächst Herr Tahir Mahmood, Frau Sajida Waseem Shahid, Frau Sana Mariam, Frau Maria Cheema und Herr Abdur Rafik Ahmad vor. Eine abschließende Überarbeitung des Englischen wurde von Herrn Seyd Mansoor Shah, dem Herausgeber von „Review of Religions" sowie von Herrn Asim Khan vorgenommen. Die Deutsche Übersetzung wurde revidiert von Herrn F. I. Anweri und Herrn Jan Zerbe und Tariq Hübsch.

Diese Liste wäre jedoch nicht vollständig, wenn Herr Naveed Hameed, Additional Sekretär Tasneef, Herr Mohammad Daud Majoka, Assistent-Sekretär Tasneef, und Herr Tariq Mahmood, der für die elektronische Datenverarbeitung zuständig war, nicht erwähnt würden.

Ihnen allen möchten wir an dieser Stelle für Ihre Unterstützung danken. Möge Gott Sie belohnen und Sie segnen.

Leiter Abteilung Tasneef
Ahmadiyya Muslim Jamaat Deutschland